# نقشِ حیرت
# عکسِ حیرت

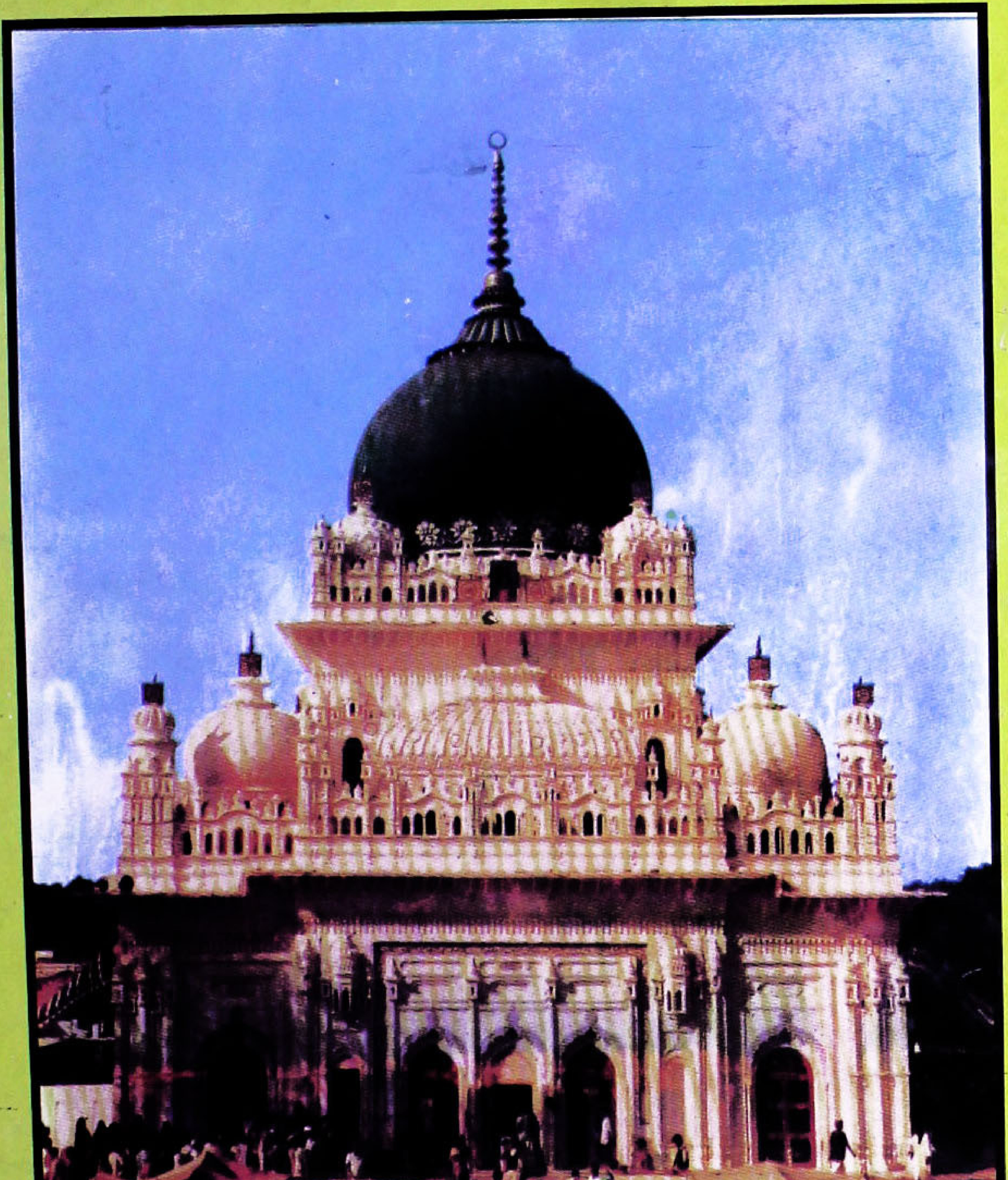

حقائق و معارف آگاہ۔ بادہ کش اَلست وَبلیٰ صوفی الحاج

ابوالارشاد حضرت حیرت شاہ صاحب حیرت وارثی رحمتہ اللہ علیہ

پیشکش: حضرت عنبر شاہ وارثی پبلیکشنز پاکستان

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب لا تذرنی فردا وانت

# نقش

# عکس حیرت

از تصنیف لطیف

## الحاج بابا حضرت حیرت شاہ صاحب حیرت

پیشکش: حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلیکشنز پاکستان

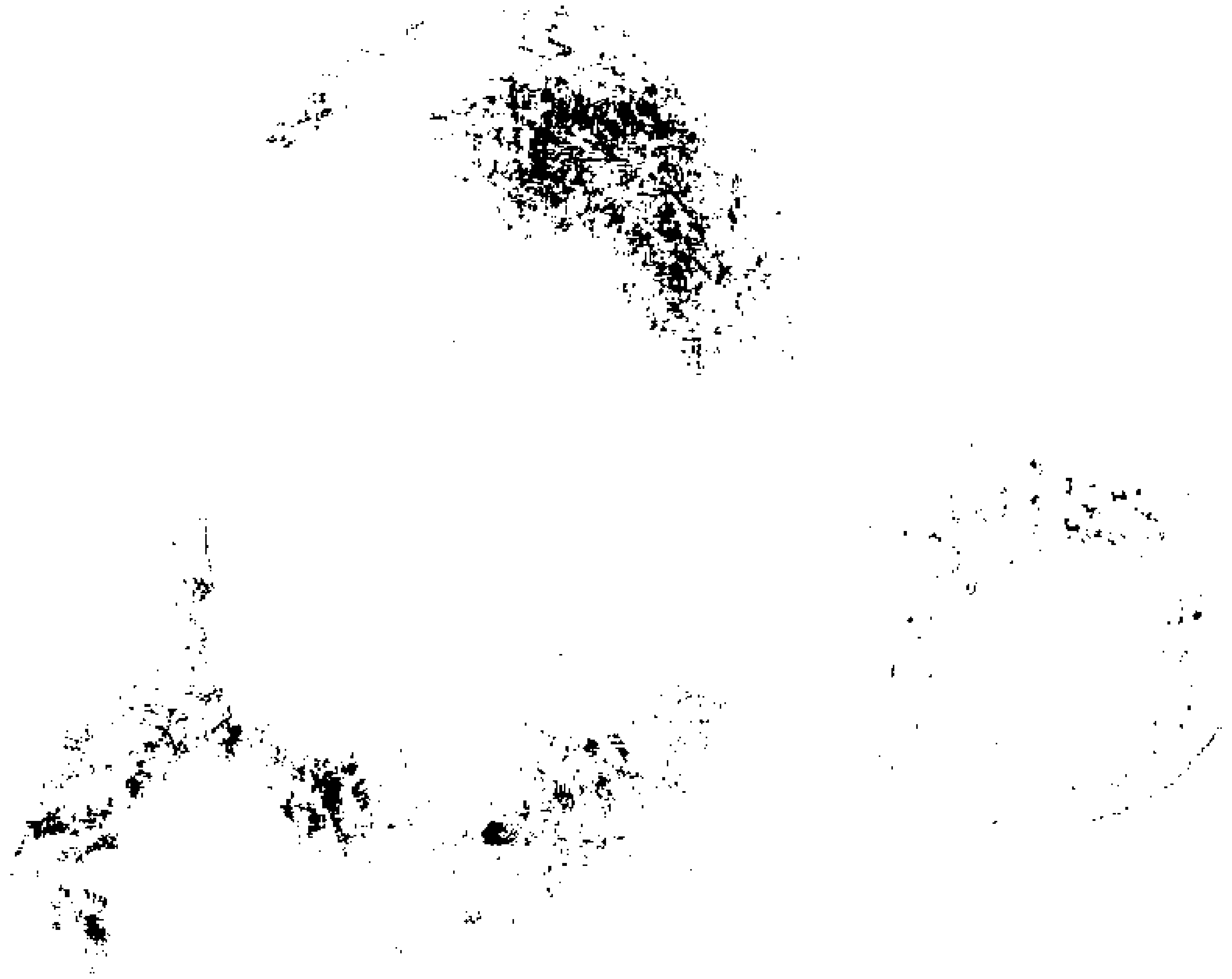

الحاج بابا حضرت حیرت شاہ صاحب حیرت وارثی رح

# هوالوارث الکریم


بنام مجموعہ کلام ـــــــــــــــــــــــ عکس حیرت و نقش حیرت

مصنف ـــــــــــــــــــــــ عارف باللہ شہید محبت حضرت الحاج بابا حیرت شاہ وارثیؒ

طبع جدید ـــــــــــــــــــــــ ۲۸ جمادی اوّل ۱۴۲۷ھ بمطابق ۲۵ جون ۲۰۰۶ء

تعداد ـــــــــــــــــــــــ ایک ہزار

زیر اہتمام ـــــــــــــــــــــــ حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان

ہدیہ ـــــــــــــــــــــــ


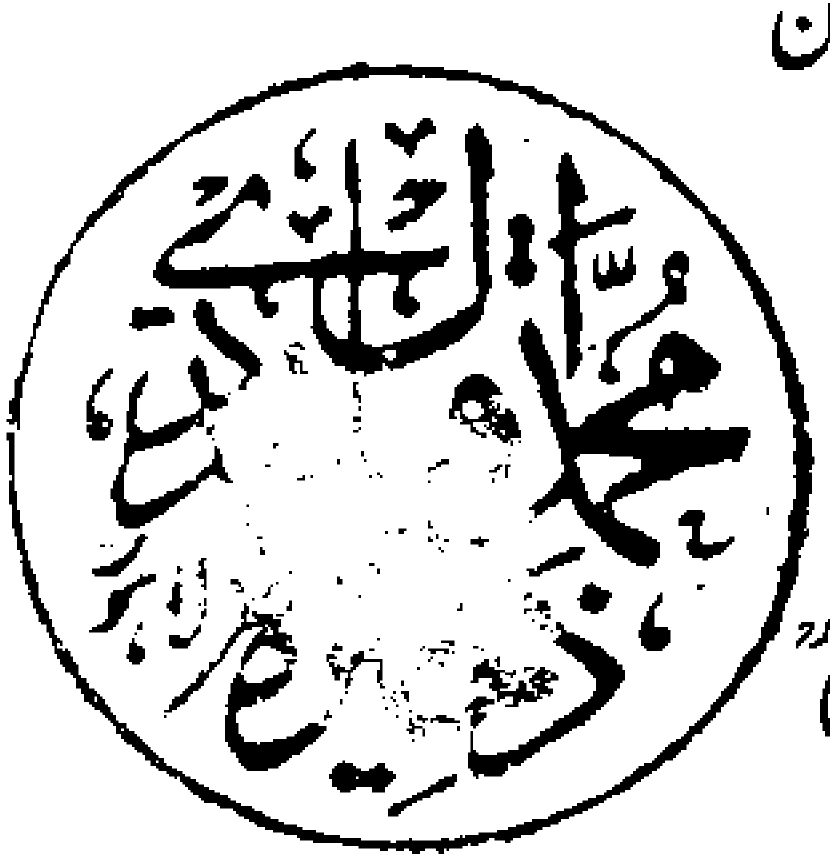

(مجموعہ ھذا ملنے کے پتے)

1۔ آستانہ عالیہ وارثیہ برمزار پرانوار حضرت الحاج بابا حیرت شاہ وارثیؒ
پاپوش نگر قبرستان ناظم آباد کراچی

2۔ مکتبہ وارثی مین بازار بورے والہ (پنجاب)

3۔ 464۔ اسٹریٹ 63۔ جی 9/4 اسلام آباد، پاکستان

4۔ خانقاہ عالیہ جامعہ وارثیہ ٹرسٹ میانوالی کالونی اندرون میوہ شاہ قبرستان
منگھوپیر روڈ، سائٹ ایریا کراچی۔ فون 2566910

5۔ الوارث گولڈ سمتھ، پکی ٹھٹی روڈ سمن آباد نزد مسجد حافظ والی لاہور۔

## نوٹ

ہر جمعرات دن 2 بجکر 50 منٹ پر گل پوشی و قل شریف دعا خیر بعد تقسیم لنگر
ماہانہ قمری چاند کی 28 تاریخ دن 2 بجکر 50 منٹ پر گل پوشی و قل شریف دعا خیر بعد لنگر
یکم صفر سالانہ عرس وارث پاک قدس سرہ
28 جمادی اول سالانہ عرس مبارک حضرت بابا حیرت شاہ وارثیؒ

بمقام آستانہ عالیہ وارثیہ برمزار مبارک حضرت بابا حیرت شاہ صاحب وارثیؒ پاپوش نگر قبرستان ناظم آباد کراچی۔

عقیدت مند حضرات شرکت فرما کر فیضان روحانی حاصل فرمائیں۔

۴

هوالوارث الکریم

135185

# نذرِ جدید

محترم قارئین، حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان اپنی اس پیشکش کو

شیخ الشیوخ عالم زہد الانبیاء فریدِ الملت والدین

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر قدس اللہ سرالعزیز

کے منظور نظر

## دیوان

حضرت میاں دیوان مسعود مودود چشتی فریدی دام ظلکم

کی خدمت بابرکت میں بخیالِ خصوصی قلبی

وبلحاظ وموانستِ روحی ہدیتاً

پیش کر کے آرزومنہ قبولیت ہیں

زبیر احمد گلزاری

حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

## ھوالوارث الکریم

معزز قارئین

السلام علیکم

جیسا کہ آپ کے علم میں با خوبی ہے کہ حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان زیرِ سرپرستی حضرت مخدومی قبلہ خواجہ دلبر علی شاہ وارثی مدظلہ ۱۹۹۳ء سے دینی وروحانی قدیم وجدید اشاعت میں مصروفِ عمل ہے۔

پبلی کیشنز ھذا کی اول پیشکش حضرت بابا الحاج سید عنبر علی شاہ وارثیؒ کے باراول مجموعہ کلام بنام العشق ھو اللہ کی اشاعت تھی پھر عقیدت مند اہل ادب حضرات کے بے حد اسرار پر اگست 1999ء میں کلیاتِ عنبر وارثیؒ شائع کیا جو ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہوگیا۔ پھر 2005ء میں صد سالہ جشن وارث پاکؒ کے موقع پر ایک عظیم الشان مجلّہ بیادگار امام وارث الاولیاء شائع کیا پھر مارچ 2006ء میں حضرت بابا کمال شاہ وارثی دیوہ باشی کا کلامِ بکمال کتابچہ شائع کیا، اب کلیات عنبر وارثی حسب فرمائش جناب فاروق احمد صاحب اور سلامِ اہلبیتؑ از نتیجہ فکر جناب استاد باقر حسین باقر شاہجہانپوری مرحوم زیرطباعت ہے۔ غرضیکہ اب آپ کے پیش نظر حسبِ فرمائش جناب محترم زبیر احمد گلزار صاحب سلسلہ عالیہ وارثیہ کے جلیل القدر علمی وروحانی بزرگ شخصیت عارف باللہ شہید محبت حضرت الحاج بابا حیرت شاہ وارثیؒ کے مجموعہ کلام

نوٹ: خدا کے لئے مجھے اور یہ کتاب چھپوا کر بعد شاہ صاحب کو دے دی گئیں
خدا کے لئے مجھے بعد میں کچھ نہ سمجھنا ہوں

بنام عکس حیرت ونقش حیرت ایک ہی جلد میں یکجا زیور طباعت سے آراستہ پیش خدمت ہیں ۔ حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان مستقبل میں سلسلہ عالیہ وارثیہ و دیگر بزرگان دین کے تمام شعری خزانہ کو منظرِ عام پر لانے کا خواہشمند ہے جو ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ نہیں ہو سکے لہذا اس سلسلے طباعت روحانی میں ان تمام حضرات سے التماس ہے کہ جن کے پاس بزرگانِ سلسلہ عالیہ وارثیہ و دیگر بزرگان کا کلام موجود ہے لیکن کسی بھی وجہ سے طباعت سے محروم ہے اور عقیدت منداُن کے کلام سے نہ صرف نہ آشنا ہیں بلکہ اُنکے روحانی فیضان سے بھی محروم ہیں۔

لہذا حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان کو وہ ادبی روحانی مسودے عنایت فرمائیں تاکہ انہیں طباعت سے آراستہ کرکے اشاعت کی سعادت کے ساتھ ساتھ عقیدت مندوں تک شعری سرمایہ پہنچا کر بزرگان دین کی خدمت کی سعادت حاصل کر سکیں ، ہمیں قوی امید ہے کہ آپ اس کارِ خیر میں جلد از جلد ہم سے تعاون فرمائیں گے

اے وارثِ دو عالم اب اسکی لاج رکھنا

تیری ہی رحمتوں سے حیرت کی آبرو ہے

طالب دعا

میاں نور محمد وارثی

سیکریٹری جنرل پبلی کیشنز ھذا

Marfat.com

# بیانِ حیرت

اب تو ہر عنوان حیرت، حیرت عنوان ہے
حیرت خاموش گویا حیرت گفتار ہے۔

حیرت، حیرت آفرین، حیرت افزا، حیرت زدہ، حیران

ان سب لفظوں کی لغوی تاثیر حضرت قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کی پُر نور روحانی شخصیت میں ظاہرو باطن آشکار نظر آتی ہے۔

وارثی حیرت جہاں پر چھا گئی
صدقے اپنے جامہ احرام کے

گویا کہ سارا کا سارا اندازِ زندگی حیرت ہی حیرت میں گم و محو تھا
کیونکہ جس وقت آپ اس دنیائے فانی میں ظہور پزیر ہوئے تو عکس حیرت بن کر چھا گئے

زمانے پہ چھائے نہ کیوں بن کے حیرت
تمہاری نظر میں سمایا ہوا دِل

پھر اس دنیائے فانی میں ۷۶ سال جمال حیرت کی کرشمہ سازی فرماتے رہے۔

میری حیرت کے نقشے میں سمایا گلشن عالم
ہر اک ذرے کو پایا اپنی حیرت کا نشاں ہم نے

پھر اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی تو نقش حیرت ہو گے

مرتے مرتے بھی رہا آپ کا ارماں مجھکو
چلتے دم خوب ملا حشر کا ساماں مجھکو
حسن آئینہ ہوا عشق کی حیرت نہ گئی
ان کی حیرت نے کبھی چھوڑا نہ حیراں مجھکو

معزز قارئین

سلسلہ عالیہ وارثیہ کی اس حیرت کو باوضو ملاحظہ فرمائیں۔

یقیناً آپ کو عکس حیرت اور نقش حیرت کا مطالعہ روحانی حیرت میں گم کر دے گا۔

اور جب آپ روحانی حیرت میں گم ہو جائے گے تو آپ پر روحانی ابرِ حیرت برسے گی

شعر حیرت فزائے عالم میں
سب کا ان میں بیاں ہے گویا

میں حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان کی اس حیرت انگیز پیشکش پر محترم المقام قبلہ خواجہ دلبر شاہ صاحب وارثی اور جملہ اراکین کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ

اُن کی حیرت نصیب ہو جاتی
میں بھی آئینہ ساز ہو جاتا

خیر اندیش

**زبیر احمد گلزاری**

ساکن اسلام آباد پاکستان

Marfat.com

عارفِ باللہ شہید محبت سراپا حسن حیرت جمالِ نقشِ حیرت

# حضرت الحاج فقیر بابا حیرت شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ

## جن کا فیضانِ محبت آج بھی جاری وساری ہے

تحریر: ــــــــــــــــــــــ حضرت خواجہ دلبر علی شاہ وارثی صاحب مدظلہ

سرپرست اعلیٰ:

حضرت عنبر شاہ وارثی پبلی کیشنز پاکستان

خداوندِ عالم جس کو خوبی عطا فرماتا ہے، اس کو ہر اعتبار سے گلدستہ قدرت بنا کر اہل عالم کے روبرو پیش کرتا ہے تو اہل دانش ہی نہیں ساری کی ساری دنیا اُسے حیرت سے دیکھتی اور حیران ہوتی ہے کہ

وہ مصور کیسا ہوگا

جس کی یہ تصویر ہے

یہ مجسمہ حیرت ۱۸۸۷ء کو شہر جالندھر حویلی حسن خان کے ایک دین دار آرائیں خاندان مین ظہور پزیر ہوا، والد بزرگ نیک سیرت کا نام میاں احمد بخش صاحب وارثیؒ تھا، والدین نے مجسمہ حیرت کا نام عبدالرحیم رکھا۔

حضرت سید بابا عنبر علی شاہ صاحب وارثیؒ اپنی قلمی تصنیف میں بزرگانِ جالندھر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ عزیز واحباب اس مجسمہ حیرت کو دیکھ کر محو حیرت رہ جاتے اور بے ساختہ جوش عقیدت سے آپ کے والدین کو مبارک باد پیش کرتے۔

تجلی جمالِ روئے جاناں

تجھے اے دیدۂ حیراں مبارک

گویا کہ آپؒ نہایت ہی حسین وجمیل ظہور پزیر ہوئے تھے کہ ہر خاص وعام آپؒ کے حُسنِ مُطلق کو دیکھ کر محو حیرت ہو جاتا، آپکو ظاہری حُسن وجمال کے ساتھ باطنی طور پر بھی حق تعالیٰ نے حسن ظن وحسنِ اخلاق کی

دولت سے مزین فرمایا تھا۔

آپ کا جلوہ بھی کیا چیز ہے اللہ اللہ
جس کو آ جائے نظر وہ بھی تماشا ہو جائے

دیگر یہ کہ بچپن ہی سے آپؒ پاکیزگی و پاک دامانی سے آراستہ تھے، یعنی نماز اور روزہ کا حد درجہ شوق دامن گیر تھا، والدین سے اذان کی آگاہی کرتے کہ اذان کب ہوگی مجھے مسجد جانا ہے جب اذان ہوتی تو آپ وضو فرما کر بڑی ہی عقیدت و محبت سے مسجد میں جا کر نماز با جماعت ادا فرماتے شہر جالندھر کے صاحبِ باطن بزرگان آپ پر خصوصی شفقت و محبت فرماتے تھے کیونکہ وہ آپ میں درویشی کے جوہر عیاں دیکھ رہے تھے

حریم ناز میں اور چھپ کر بیٹھنے والے
کبھی تو اہل نظر بے نقاب دیکھیں گے

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم و تربیت اپنے گھر ہی پر حاصل فرمائی پھر شہر جالندھر کے ایک ہائی اسکول سے میٹرک اعلیٰ درجہ پاس کر کے بعدہ سینٹ اسٹیفن کالج دہلی سے انٹر پھر اسلامیہ کالج لاہور سے گریجویشن کیا مگر دوران تعلیم حاصل کرنے کے باوجود آپ نماز سے غافل نہ ہوئے گریجویشن کرنے کے بعد گورنمٹ پنجاب کے مختلف محکموں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ پھر **ICS** کر کے پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف میں اسسٹنٹ ڈائیریکٹر سے ترقی کر کے ڈپٹی ڈائریکٹر مقرر ہوئے اسی دوران **1927**ء میں ایک روز شہر جالندھر میں سرِ راہ حضور امام وارث الاولیا و قدس سرہ کے مرید خاص و خرقہ پوش فقیر عاشقِ رسولؐ فدائے وارث کونین حضرت قبلہ میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ کی چشمِ کرم آپ میاں عبدالرحیم پر پڑی تو بے ساختہ نگاہیں بول اٹھیں کہ "وہ لے لیا دل" بقول از خود میاں عبدالرحیم کہ!

یہ حضور قبلہ میاں (بیدم شاہ) وارثیؒ کی چشمِ نیم باز کا اعجاز حسن تھا کہ کرشمۂ عشق وارث کہ جسنے مجھ کو محو تحیر کر دیا بس پھر کیا تھا دل کی دنیا ہی زیر و زبر ہو کر رہ گئی شب و روز ایسی کیفیات میں گم و بسر ہونے لگے، آخر ایک شب عالم رویا میں مجھ ناچیز کو حضور سیدنا امام وارث الاولیاء سرکار عالمپناہ قدس سرہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا کہ اوّل حضور سرکار عالم پناہ قدس سرہ نے مجھ ناچیز کو طلب فرمایا تو خادم خاص حضرت میاں فیضو شاہ صاحب وارثیؒ نے میرے نام کی منادی کی تو میں سرکار کے حضور حاضر ہو کر قدم بوس ہوا تو سرکار عالم پناہ

Marfat.com

قدس سرہ نے اپنے دست مبارک سے مجھے شرینی نوش کروائی پھر میری آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور میرا ہاتھ (حضرت) قبلہ میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ کے دست مبارک میں دے کر ارشاد فرمایا

"لو یہ ہماری حیرت ہے، اِسکو حفاظت سے رکھو"

جب صبح بیدار ہوا تو صبح صادق کا وقت تھا، اور میری آنکھیں نور علیٰ نور ہو گئیں تھی مجھے زمین و آسمان کی ہر مخفی شے نظر آ رہی تھی، اسی عالم میں وضو کر کے نمازِ فجر کے لئے مسجد چلا اور نماز با جماعت ادا کی مسجد میں سب نمازی مجھے حیرت سے دیکھنے لگے اس وقت میری آنکھیں روشن چمک دار منہ اور جسم سے خوشبوں کی مہک جاری تھی امام صاحب نے بڑی شفقت و محبت سے میری پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا کیا شب کو حاجی وارث پاکؒ کی زیارت تو نہیں ہو گئی جس کی وجہ سے تم محو حیرت ہو میں امام صاحب کی مبارک باد کے ساتھ ہی گھر آ گیا مگر میری دلی کیفیات میں اور بھی بے قراری طاری ہوتی گئی۔

اسی بے قراری کے عالم میں میں دلی روانہ ہو گیا تو اوّل دہلی شریف میں درگاہ حضرت شیخ کلیم اللہ چشتیؒ میں قدم بوسی و سلامی پیش کی پھر حضرت سرمد مست قلندر شہیدؒ کے مزار مبارک پر قدم بوسی پیش کی وہاں ایک مست درویش نے با آواز بلند صدا لگائی کہ (حضرت) نصیر الدین محمودؒ دہلی شریف کا روشن چراغ ہیں حضرت امیر خسروؒ محبت ہیں حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی ہیں اور ساری دہلی کے قطب اقطاب خواجہ بختیار کاکیؒ ہیں، پھر میں نے اس درویش کے اشارہ پر ان سب بارگاہ خواجگان میں قدم بوسی و سلامی دی اور آخر درگاہ سرکار قطب اقطابؒ مہرولی میں شب باشی کی کہ شب کو حضور سرکار قطب اقطابؒ نے ارشاد فرمایا کہ پھر حضرت سرمد مست قلندر شہید کی بارگاہ میں سلامی پیش کرو میں یہ حکم پا کر صبح ہی جامع مسجد دہلی مزار پر انوار سرمد مست قلندر شہید میں حاضر ہوا قدم بوسی و سلامی پیش کی تو پھر اُسی درویش نے صدا دی کہ تم کو حضور حاجی وارث پاکؒ قصبہ دیوہ شریف بلاتے ہیں اُس درویش سے یہ خبر پا کر میں اور بھی بے قرار ہو گیا

دل اڑائے لئے جاتی ہے ہوا دیویٰ کی　　　　ملتی جلتی ہے مدینہ سے فضا دیویٰ کی

اور دہلی شریف سے لکھنو، لکھنو سے بارہ بنکی قصبہ دیوہ شریف آستانہ عرش نشان سرکارِ عالم پناہ امام وارث الاولیا قدس سرہ شب کو حاضر ہوا، دیکھا کہ آستانہ شریف کے صدر دروازے پر حضور قبلہ میاں (بیدم شاہ صاحب) وارثیؒ رونق افروز ہیں کہ جیسے کسی کے انتظار میں ہوں جب میں صدر دروازے کے قریب حاضر

Marfat.com

ہوا تو حضور قبلہ میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ نے مجھے مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کہ "عبدالرحیم آ گئے تو میں نے باادب عرض کیا کہ حضور غلام حاضر ہے" بس پھر کیا تھا حضور قبلہ میاں (بیدم شاہ) صاحب وارثیؒ مجھے لیکر باحضور سرکارِ عالم پناہ قدس سرہ کے آستانے شریف میں حاضر ہوئے بیعت وارث پاکؒ سے مشرف فرما کر میرے دنیاوی کپڑے اُتار کر زرد کفن پوشی فرمادی اور ارشار فرمایا

کہ "اب تم پریشان نہ ہو سرکارِ عالم پناہ قدس سرہ نے اپنی حیرت تم کو عطا فرمادی ہے آج سے تمہارا نام عبدالرحیم نہیں حیرت شاہ وارثی ہے جو بھی تم کو دیکھے گا وہ خود ہی حیرت زدہ ہو جائے گا

یارے من بکمال رعنائی

خود تماشا ہو خود تماشائی

جناب میاں حاجی عطاء اللہ ساگر وارثی (مرحوم) اپنی تصنیف خیرالواثین میں روایت نقل کرتے ہیں کہ "جس شب آستانہ معلّٰے دیوہ شریف آپ حضور قبلہ میاں حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کی احرام پوشی ہوئی تو صبح مبارک باد کی محفل منعقد ہوئی سارے قصبہ دیوہ شریف میں مٹھائی تقسیم حضرت قبلہ حافظ پیاری شاہ صاحب وارثیؒ نے کروائی تھی" بعد محفل حضور قبلہ میاں (بیدم شاہ) صاحب وارثیؒ نے مجھ حیرت زدہ کو کچھ ضروری ہدایات و آداب خرقہ پوشی و ریاضیت تعلیم فرما کر رخصت کر دیا

جس طرف دیکھتا ہوں جلوۂ جانانہ ہے

اب نظر میں کوئی اپنا ہے نہ بیگانہ ہے

جس وقت آپ اپنے شہر جالندھر پہنچے تو ہر شخص آپ کو دیکھکر حیرت زدہ تھا، مگر آپ فرماتے ہیں کہ سب لوگ ہم کو ہی دیکھتے تھے مگر ہم کو اپنا ہوش نہیں تھا۔

نیرنگِ حُسن یار نے دیوانہ کر دیا

ہوشِ بہار ہے نہ خزاں کی خبر مجھے

شب کو ہم حضرت سیدنا ناصرالدین شاہؒ کے دربار میں شب باشی میں مصروف تھے کہ گھر سے خبر آئی کہ ہماری اہلیہ صاحبہ رحلت فرما گئی ہیں اور محمد ارشاد احمد کو یتیم کر گئی ہیں مگر ہمیں اپنی اہلیہ کی رحلت اور اپنے فرزند کی یتیمی کا غم و افسوس نہ ہوا۔

یہ نہیں معلوم کوئی زینتِ آغوش ہے

بے نیازِ ہوش کتنا بے نیازِ ہوش ہے

درگاہ شریف کے خادمین نے اہل خانہ وعزیز واحباب کو سمجھایا کہ اب یہ حضور سرکار حاجی وارث پاک قدس سرہ کے فقیر ہو گئے ہیں اوران کو فقیری اختیار کرنے کے بعد دنیاداری کرنے کا حکم نہیں ہے برائے کرم ان کو پریشان نہ کرو! یہ تو پہلے ہی سے مدہوشی کے سی کیفیات میں محو وگم ہیں انہیں کسی بات کا ہوش ہی نہیں ہے۔

غرضیکہ آپ کچھ روز درگاہ شریف حضرت سید ناناصرالدین صاحبؒ قیام فرماکر کپورتھلہ کے جنگلوں میں شب وروز سخت مجاہدے کرتے رہے، اس مجاہدوں کے دوران آپ کا ماسوا اپنے رہنماء کامل (حضرت میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ ) کہ کسی سے رابطہ نہ تھا، آپ نے ایک عرصے کپورتھلہ کے جنگلوں میں وہ وہ مجاہدے سرکئے جسکو سن کر حیرت ہوتی ہے۔

غرضیکہ جب آپ نے عبادت وریاضیت ومجاہدوں سے کامل روحانیت حاصل فرمالی تو راہنمائے کامل حضرت میاں بیدم شاہ صاحب وارثیؒ نے آپ حیرت شاہ صاحبؒ کو مخلوقِ خدا کو بیعت کرنے کی اجازت عنایت کی اور سلسلہ عالیہ وارثیہ کی تبلیغ واشاعت کی ہدایت فرمائی۔

جب خیال یار کا مسکن مرا سینہ ہو

سامنے آنکھوں کے اک حیرت کا آئینہ ہوا

آپ قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ نے بحکم مرشد سلسلہ عالیہ وارثیہ کی تبلیغ واشاعت کے لئے جمعیۃ الوارثیہ کی بنیاد شہر جالندھر میں رکھی دیگر کرتار پور موضع نڈالہ (کپورتھلہ) ریلوے اسٹیشن ڈھلواں امرتسر، لاہور، ملتان، پاکپتن شریف، بھاولپور، چٹاگانگ ودیگر مقامات پر بلخصوص شہر کراچی تک جمعتیہ الوارثیہ کی رکن سازی جاری فرمائی اور ساتھ ہی دیگر ممالک ایران، عراق، ترکی، شام اُردن سوڈان، مصر، بیت المقدس، سعودیہ العربیہ آپ بذاتِ خود تبلیغ دینی وروحانی فرماتے رہے آپ تاحیات جمعتیہ الوارثیہ کے صدر رہے اور سیکریٹری جنرل آپ کے مرید خاص، خرقہ پوش فقیر برصغیر کے معروف صوفی نعت گوشاعر عاشق رسول حضرت الحاج سید عنبر علی شاہ صاحب وارثی چشتی اجمیریؒ المعروف شاہ میاں تھے۔

غرضیکہ آپ قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ نے تاحیات سلسلہ عالیہ وارثیہ کو فروغ دینے میں کمال فریضہ

انجام دیا، آپؒ نے 1927ء سے اکتوبر 1963ء تک سیاحی میں زندگی بسر فرمائی بحکم مرشد نہ کوئی گھر بنایا نہ کبھی زر و دولت یا کم سامانِ زندگی جمع کیا ساری زندگی توکل اللہ بسر فرمائی عقیدت مند و مریدین روپے یا سامان نذر کرتے وہ آپ اُسی وقت غریب اور مسکینوں میں تقسیم فرما دیتے۔

غرضیکہ آپؒ کے مزاج میں حیرت نما استقلال اور یک رنگی تھی کہ دیگر سلسلہ کے فقراء و مشائخین دیکھکر محو حیرت ہو جاتے اور حقیقتاً برصغیر کی معروف خانقاہوں کے مسند نشین حضرات آپ کی وضعداری پر حیرت زدہ تھے کہ آپ کی سالانہ اعراس بزرگانِ دین کی تقریبات میں شرکت وضع ضرب المثل تھی۔

اور از خود بھی بزرگانِ دین کے سالانہ و ماہانہ اعراس مختلف شہروں اور قصبوں میں عظیم الشان اہتمام سے منعقد فرماتے کیونکہ یہ عمل آپ کا تبلیغی مشن تھا جسمیں ہزاروں عقیدت مند آپؒ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر فیضانِ وارث پاکؒ حاصل فرماتے

کوئی میری آنکھوں سے دیکھے تو دیکھے

ہے ہر شکل میں جلوہ گر شانِ وارث

آپ ہی نے 1949ء میں حضرت قاضی حافظ اکمل شاہ صاحب وارثیؒ کے چہلم کے موقعہ پر بمقام چھپر شریف ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل و ضلع گوجر خان (پنجاب) میں بر مزار مبارک حضرت حافظ اکمل شاہ صاحب وارثی آستانہ عالیہ وارثیہ کی بنیاد رکھکر ۷ اور ۸ مارچ کو سالانہ عرس مبارک کی داغ بیل ڈالی اور ۹ مارچ کو از خود اپنی جانب سے مرکزی جلوس چادر شریف کا اہتمام شروع کیا جس کو آپ تا حیات احسن وضعداری سے منعقد کرتے رہے، جب آستانہ وارثیہ چھپر شریف کے خادمِ خاص حضرت میاں عبداللہ شاہ وارثیؒ کا وصال 1955ء میں ہوا تو آستانہ وارثیہ چھپر شریف کے جملہ انتظامات کیلئے آپ نے قاضی عزیز احمد کی احرام پوشی کر کے عزت شاہ وارثی کے خطاب سے نواز کر آستانہ وارثیہ چھپر شریف کا ناظم اعلےٰ مقرر فرمایا اور از خود قاضی عزت شاہ صاحب وارثیؒ کی تعلیم و تربیت فرماتے رہے اور انتظامات وارثی خانقاہ کے دستورِ عمل سے آگاہی و رہنمائی فرماتے رہے۔

غرضیکہ آپ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ نے سلسلہ عالیہ وارثیہ کی تنظیم و ترقی کے لئے کراچی سے ایک پندرہ روزہ رسالہ الوارث بھی جاری کیا جو آپؒ کے وصال کے بعد بھی کافی عرصہ جاری رہا آپ حضرت قبلہ حیرت

Marfat.com

شاہ صاحب وارثیؒ کو فنِ موسیقی پر بھی کامل دسترس حاصل تھی۔

حضرت امیر خسروؒ کی ایجادِ موسیقی سے باخوبی واقفیت تھی اور بڑے بڑے خاں صاحبانِ موسیقی آپ سے فنِ موسیقی میں اصلاحات طلب وحاصل کرتے تھے، اور آپ فن موسیقی کے وہ مخفی نکات بیان فرماتے جس کو سُن کر ماہرین موسیقی محوحیرت رہ جاتے تھے۔

بقول مشائخین عظام کہ اہتمامِ سماع کے آداب بجالانے کا حق وحصہ آپ قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ پر تمام تھا۔

آپ دورانِ سماع فارسی کلام میں وہ وہ اُردو کے برجستہ اشعار چسپاں کرتے کہ محفل سماع میں اور بھی جوش پیدا ہو جاتا، فن قوالی میں آپ نے مولوی مبارک علی خاں اور مولوی فتح علی خان مرحوم اور بین الاقوامی شہرت کے حامل قوال حاجی غلام فرید صابری المعروف عالم شاہ وارثیؒ برادران کی بلخصوص تعلیم وتربیت اور اپنی نیک دعاؤں سے نوازا کہ آج یہ حضرات فن قوالی کی دنیا میں وہ مقام پیدا کر گئے کہ دنیائے قوالی میں نقش عظیم ہو گئے، آپ فن قوالی کے ضمن میں خانقاہی قوالوں کی حوصلہ افزائی کے پیش نظر خطاب برائے تمغۂ حسنِ کارکردگی سے بھی نوازتے تھے۔ غرضیکہ آپ حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ جس محفل میں شرکت فرما ہوئے محفل کے میرِ مجلس ہو گئے برصغیر کی بڑی بڑی خانقاہوں کے مسند نشین آپ کا بے حد ادب واحترام کرتے نظر آتے۔

بقول:۔ حضور بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے دربار گوہر بار کے دیوان حضرت میاں دیوان غلام قطب الدین صاحب چشتی فریدیؒ کہ

"میں نے اپنی زندگی میں بے شمار علماء مشائخین عظام و درویشوں سے نیاز حاصل کیا مگر حضرت قبلہ فقیر حیرت شاہ وارثیؒ جیسا بکمال درویش نہیں دیکھا آپؒ کی چشم مست مئے توحید کا چلتا پھرتا ساغر تھی جس نے بھی ایک نظر دیکھا وہ محوحیرت ہو گیا" اور پیری میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب جیسا باصفات مجاہد پیر نہیں دیکھا

بقول:۔ حضرت استاد باقر حسین باقرؔ شاہجہانپوریؒ کہ

قیام پاکستان کے بعد اگر پاکستان میں قوالی کو روح شناس کرانے اور قوالی کو فروغ دینے کا سہرا اگر ہے تو وہ حضرت قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے سر ہے آپؒ ہی نے پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں اعراس

Marfat.com

بزرگانِ دین منعقد کر کے محفل سماع کو بااحترام فروغ دیا۔ شہر کراچی میں آپ ہی نے انجمن خواجگان چشت اہل بہشت رجسٹرڈ پاکستان قائم فرما کر حضور خواجہ غریب نواز سلطانِ الہند اا اجمیریؒ کا تین روزہ مرکزی عرس مبارک بمقام جہانگیر پارک صدر کراچی میں داغ بیل ڈالی تھی اور دیگر سلسلہ وارثیہ کے اعراس مبارک کی محافل خالق دینا حال ایم، اے جناح روڈ کراچی میں عظیم الشان منعقد کرتے رہے۔

کیونکہ آپ از خود فنِ موسیقی سے کامل طور پر باخبر اور صاحب دیوان بلند پایہ شاعر تھے۔ فن شعری میں بھی آپ نے توحید و تصوف کے وہ وہ نکات نظم فرمائے کہ جس سے اہل ادب بھی محو حیرت ہو جاتے تھے اور ہیں

۔

آپ جس مشاعرے میں غزل سرا ہوتے اہل مشاعرہ حیرت میں گم ہو جاتے تھے۔ بقول حضرت میاں آفتاب الکریم المعروف پاشامیاں یوسفی تاجی مسند آرا سلسلہ تاجیہ یوسیفیہ پاکستان کہ لکھنو کے ایک مشاعرے کا حال جناب جوش ملیح آبادی (مرحوم) نے حضرت باباذھین شاہ صاحب یوسیفی تاجیؒ سے دوران محفل خانقاہ تاجیہ میں بیان فرمایا کہ

" لکھنو میں ایک روز دوران مشاعرہ حضرت قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ آپہنچے تو نقیب مشاعرہ نے آپ کو باصد احترام غزل سرائی کی دعوت پیش کی تو آپؒ نے فرمایا کہ یہ تو طرحی مشاعرہ ہے تو نقیب مشاعرہ نے حضرت کو طرحی مصرع گوش گزار کیا اور آپ حضرت حیرت نے برجستہ غزل

کہ کسی کا تیرے نظر دل کے پار ہو کے رہا

تو دل نے دم بھی نہ مارا نثار ہو کے رہا

تمام اہل مشاعرہ پر حیرت طاری ہو گئی میں بھی آپکی حیرت سرائی میں محو ہو گیا پھر میں نے اپنا کلام پیش کرنے سے قبل حضرت حیرت کو حسن عقیدت باایں پیش کیا کہ

کچھ اس شان سے جو غزل پڑھی حضرت نے

نزولِ رحمتِ پروردگار ہو کے رہا

آپؒ نے **1947**ء ایک ادبی سب رنگ ڈائجسٹ بھی جاری کیا اور اپنے مجموعہ کلام نقش حیرت اور عکس حیرت بھی شائع کئے ۔آپ قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے ہم عصر شعراء میں جناب مولانا چراغ حسن حسرت

Marfat.com

، جناب خلیفہ عبدالحکیم، جناب جگر مراد آبادی، جناب جوش ملیح آبادی، جناب صوفی غلام مصطفےٰ تبسم، جناب عرش ملسیانی، جناب سر عبدالقادر، جناب مولانا تاجور نجیب آبادی، جناب مولانا حامد علی خان، جناب ساغر نظامی، جناب لبھو رام جوش، جناب احسان دانش، جناب قدیر لکھنوی جناب بہزاد لکھنوی، جناب سراج لکھنوی جناب عبدالحفیظ جالندھری، جناب عزیز الملک میاں عبدالعزیز سلیمانی، جناب استاد باقر حسین باقر شاہجہانپوری جناب مولانا کامل جونا گڑھی مولانا ذھین شاہ تاجی جناب افقر موہانی، سیماب اکبر آبادی وغیرہ ہم شامل تھے۔ غرضیکہ آپکی ادبی و روحانی شخصیت سراپا حیرت ہی حیرت تھی۔ اکثر آسیب زدہ مریضوں کا علاج آپ چشمِ حیرت اور موسیقی کی بندشوں سے فرمادیتے تھے آپ کی ذات بابرکات سراپا کشف وکانِ کرامت تھی۔ بقول حضرت الحاج سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیریؒ کہ

حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ سے اکثر بے ساختہ کرامات کا ظہور ہوجاتا تھا اور ہر آنے والے کی مخفی کیفایات دوسرے لوگوں پر لکھکر بیان فرمادیتے تھے اکثر شب کو ہم نے یہ بھی دیکھا کہ آپ قبلہ شاہ صاحبؒ کا سرِ مبارک اور ہاتھ جسم سے جُدا جُدا ہوجاتے تھے۔ غرضیکہ آپ قبلہ شاہ صاحبؒ سراپا تصویرِ عشقِ وارث کی حیرت نما تصویر تھے آپ سیف زبان ہونے کے ساتھ ساتھ سیف نظر تھے جس پر بھی نظرِ کرم ڈالی گویا کہ کام تمام کر گئی آپ صاحبِ حال بنانے والے کامل واکمل وارثی درویش تھے۔ اس ناچیز فقیر (حضرت عنبر شاہ وارثیؒ) کو ۳۲ سال حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ کے خدمتِ سفر وحضر میں حتی کہ حجاز مقدس میں بھی ہم رکاب رہنے کا شرف حاصل ہوا ہے" آپ قبلہ شاہ صاحب بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے آپ قبلہ شاہ صاحبؒ کے دست حق پرست پر بے شمار مخلوق خدا نے بیعت وارثیہ ہوکر فیضان وارث پاک حاصل کیا اور کافی مریدین نے نصف اور پورا احرام خرقہ وارثیہ حاصل فرما کر صاحبِ مقام روحانی پر فائز ہوئے۔ آخیر کار قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ تلاشِ محبوبِ حقیقی میں ۲۸ جمادی اول ۱۳۸۳ء بمطابق ۱۷ اکتوبر **1963**ء بروز جمعرات بمقام مکتبہ الوارث ۴۵ کے، ایم، سی، لی مارکیٹ کراچی اپنی جستجو میں کامیاب ہوئے یعنی بحرِ انوارِ حیرت میں غرق ہوکر فنافی الذات ہوگئے آپ کے وصال حق کی خبر ملک پاکستان کے تمام ریڈیو اسٹیشنز سے نشر کی گئی تو مکتبہ الوارث لی مارکیٹ پر عوام وعقیدت مندو مریدین وارثیہ علما کرام ومشائخین عظام غرضیکہ ہر خاص وعام کا اژدھام ہونا شروع ہوگیا، آپ کے غسل وتدفین کے فرائض آپ کے مرید صادق (حضرت عنبر شاہ

Marfat.com

وارثیؒ) نے انجام دیئے کثرتِ مخلوق خدا آپ کے جنازہ کے جلوس کو آرام باغ لایا گیا جہاں جامع مسجد آرام باغ کے وسیع تر میدان میں آپ کی نمازِ جنازہ حضرت علامہ مفتی عمر نعیمیؒ نے پڑھائی بعد آپ کو پاپوش نگر ناظم آباد قبرستان کے ایک وسیع حصے میں تدفین کیا گیا۔ بروز سویم حضرت خواجہ عنبر علی شاہ صاحب وارثیؒ کی درخواست پر میئر کراچی جناب ایس، ایم توفیق (مرحوم) نے اس حصہ زمین کو قبلہ حضرت حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے مزار مبارک کے لئے وقف کر دیا تھا بروز سویم آپ قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے حضور علماء اکرام و مشائخین عظام نے نذرانہ عقیدت پیش کئے اور آپ کے بعد جمعیۃ الوارثیہ پاکستان کے تبلیغ روحانی مشن کو جاری وساری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا تو حضرت شاہ عبدالرزاق بانسویؒ کے نبیرہ حضرت قبلہ درویش احمد موتی میاں رزاقیؒ نے سویم کی اس پُر ہجوم محفل میں حضرت خواجہ عنبر علی شاہ صاحب وارثیؒ کا انتخاب فرمایا جس کو تمام سلاسل کے ساتھ تمام سلسلہ عالیہ کے حاضر محفل فقراء وارثیہ نے بسر وچشم قبول ومنظور کیا۔ غرضیکہ حضرت قبلہ حیرت شاہ صاحب وارثیؒ کے بعد حضرت خواجہ عنبر علی شاہ صاحب وارثیؒ نے بھی تاحیات فروغ سلسلہ عالیہ وارثیہ کے لئے خوب ہی خدمت انجام دی کہ پاکستان سے لیکر ساوتھ افریقہ تک فیضان وارث کو عام کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا، آپ حضرت قبلہ سید خواجہ عنبر علی شاہ وارثیؒ کے وصال کے بعد یہ راقم الحروف نے خانقاہ جامعہ وارثیہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام فروغ سلسلہ وارثیہ کی اشاعت کے پیش نظر حضرت عنبر شاہ وارثیؒ پبلی کیشنز پاکستان قائم کی ہے جس کے زیر اہتمام گھر گھر پیغام محبت و اخوت پہنچانے کی خدمت انجام دینے کی جسارت کی جارہی ہے دعا فرمائیں کہ اللہ وارث الکریم اس کے جملہ خادمین کو حسنِ عقیدت کی دولت سے مالا مال فرمائیں آمین۔

Marfat.com

# انتساب (نقش سویم)

صاحبزادۂ محترم نورِعینینی حضرت شاہ وارثؒ حسین میاں بیدار بیدمی الوارثی کی شان عزیز کی نذر جو فقیر بے مایہ کے سرمایہ کونین مرشدی و مولائی حضرت بیدم وارثی رحمتہ اللہ علیہ کا حقیقی نشان (خلعت) ہیں۔

**شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را**

حیرت زدہ

**فقیر حیرت شاہ وارثی**

۷۸۶

حونے

# عرضِ حال

حدیث از مطرب و مے گو و رازِ دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمارا (حافظ)

وادیٔ حیرت یا دنیا جس میں حسن و عشق ازل سے ہی کارفرما ہیں ــــ رب عالمین کی صنعتِ جاوید کا وہ شاہکار ہے کہ جس کے آگے ہر ذی عقل انگشت بدنداں ہے۔ اسرارِ کائنات اس قدر رشد بدطریق پر مستور ہیں کہ باوجود گوناگوں دلفریبیوں کے جو عالم شہود میں ہر فطری نگاہ سے سمجھ میں آتے ہیں۔ ایک جھلک دکھا کر پھر پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور یہی عالم رنگ و بو ایک ایسا امتیاز پیدا کرتا ہے کہ جس کی شمیم سے روح ہر وقت کیف اندوز ہونا چاہتی ہے مگر اسے اس قدر تذبذب سے واسطہ پڑتا ہے کہ انسان بے اختیار چلا اٹھتا ہے۔ یہ ہمارے بس کا روگ نہیں کہ اسے ہم سمجھ سکیں یا سمجھا سکیں۔ بقول ڈاکٹر اقبال مرحوم و مغفور

عطا اسلاف کا جذب دروں کر  شریک زمرۂ لا یحزنون کر
خرد کی گتھیاں سلجھا چکا ہوں  میرے مولا مجھے صاحب جنوں کر

چنانچہ حافظ شیرازی بھی رازِ دہر سے اسی طرح پیچھا چھڑا کر صاحب صدق و یقین ہو کر دنیا میں ابدالآباد تک زندہ ہیں۔ خداوندِ عالمین نے خدائی کے اہتمام کیلئے کُن سے کیا کچھ نہیں بنا دیا ہے۔ محبت کو پیار کرنا تو اَلَستُ بِرَبِّکُم میں سکھلا دیا۔ پھر وہ نورِ مجسم جو ازل سے تا ابد درخشاں رہیگا۔ اُسے جامۂ بشریت سے مزین کر کے کفر و ظلمت کو نور کی قندیل میں مبتدل کر دیا اور عشق و محبت کا ڈنکا بجا دیا۔ حضرتِ انسان کو پیدا کیا۔ اور روح ربوبیت سے

Marfat.com

اس کی تربیت روحی فرمائی۔ دُنیا کے کسی گوشے میں جائیے تجسیم و ندامت اور اعضاء کے یکساں پائیے گا۔ اور شکل و شباہت میں سب کو ایک دوسرے سے مختلف جس طرف نظر اٹھاؤ، محبت کے نقوش رقصاں دکھائی دیتے ہیں۔ غرضیکہ دین و دُنیا میں محبت ہی کا جلوہ ہے اور محبت ہی ابتدا اور یہ ہی اِس کی انتہا ہے ؎

ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

طفلِ محبت تو محبت سے کھیلتا ہے لکھتا ہے پڑھتا ہے کماتا ہے کھاتا ہے کھلاتا ہے۔ اللہ کے بیشمار احسانوں کو پہچان کر محبت سے ہی سربسجود رہتا ہے۔ گویا پیمانِ الست کی تکمیل اس کے ہر بُنِ مُو میں ازل سے ہی پیوست ہے شاہ و گدا، امیر و غریب اِس عارضی جہانِ زندگی میں باوجود شدید اُلجھنوں کے کسی نادیدہ قدرت کو کہ جس کا جلوہ ہر ذرّے میں پاتا ہے۔ بیقرار و مُضطر ہو کر اُس عظیم طاقت کو کہ جس کے بس میں زندگی اور موت ہے دیکھنا چاہتا ہے حضرتِ موسےٰ ہی کو لیجئے کہ جن کا اصرار ایک حد تک ایسا افسانہ ہے جو بچے سے لیکر جوان اور بوڑھے کو از بر ہے۔ کون ہے جو اپنے مالک کو نہیں دیکھنا چاہتا۔ پھر مالک بھی وہ کہ جو حقیقی مالک ہے، جو انسان کو بطنِ مادری ہی میں محبت سے پرورش کرتا ہے اور ترقی کے تمام مدارج طے کرا دیتا ہے۔ قوتِ ممیزہ عطا کرتا ہے۔ خرد سے کام لینا سکھاتا ہے۔ خود بینی کے لئے آئینۂ اعمال دکھاتا ہے۔ اور پھر محبت سے فرماتا ہے کہ ذرا غور سے تو دیکھو کہ ابھی تمہارا سچا مالک جسے تم خدا کہتے ہو تمہیں دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ یعنی خرد سے خود بیں اور خود بیں سے خدا بیں بناتا ہے۔ یہ تو محبت کی خدائی ہے خدا محبت ہی سے ملتا ہے۔ ماں باپ محبت سے پالتے ہیں۔ اُستاد محبت سے پڑھاتا ہے۔ حصولِ علم محبت سے ہوتا ہے۔ دنیا کی ہر چیز محبت سے حاصل ہوتی ہے اور خدا بھی۔ میں خود بھی محبت سے پیدا ہوا۔ محبت کے آغوش میں پلا اور اب تک محبت کے بحرِ بیکراں میں غواصی کر رہا ہوں۔ میرے آنے کا باعث

محبّت ہے اور میرے جانے کا موجب بھی محبّت ہی ہوگی۔ جس جہانِ زندگی میں ساری دنیا اس وقت کھیل رہی ہے۔ اس سے بہترین جہان ہمیں اس وقت نصیب ہوگا جو وقت موت ہمارے اس لباس، رجسم اکو جس میں رُوح مستور ہے ہم سے الگ کردیگی حقیقی مالک ہمارے سامنے ہوگا اور ہماری رُوح کو ابدی مسرت نصیب ہوگی اور رفاءِ داخلی کی تکمیل ہوجائے گی۔ وہ سرچشمہ عشق و محبت جس نے لَقَدْ خَلَقْنَا الاِنْسَانَ فِی اَحْسَنِ تَقْوِیْم سے حضرتِ انسان کو بعد از خُدا بزرگ تو ئی قصّہ مختصر سے ہم آغوش کیا۔ اپنی صنعتِ کاملہ اور قدرتِ جاوید پر نازاں کر اپنے نیازمندوں کو اپنے دیدار رحمت انوار سے مشرّف فرمایا۔

وہ کون ہے جو محبّت کرنا نہیں چاہتا؟ یا محبّت کے مفہوم کو نہیں سمجھتا؟ وہ صرف کوئی بدبخت ہی ہوگا جو محبّت سے نفرت کرتا ہوگا کہ جو سراسر رحمتِ خداوندی ہے اور دین و دُنیا کے لئے مایۂ نجات و باعثِ صد بہبود ہے۔ میں اگر یہ عرض کرنے کی جُراَت کروں کہ میں محبّت کا بندہ ہوں تو بیجا نہ ہوگا۔ پل کر جوان ہوا دُنیا کو دیکھا۔ دنیا کی محبّت کو جانچا تو محبّت میں رعونت نظر آئی۔ حرص و آز سے مخمور خود غرضی میں چکنا چُور۔ یا اللہ! یہ کیا بلا ہے! جو مارِ آستین کیطرح درپئے آزار ہے۔ اللہ کی رحمت کو ٹٹولا۔ حزن و یاس کو بالائے طاق رکھا تو رحمتِ ربّانی نے اِس اسرار کو کھولدیا کہ نادان یہ سب تیرے دل کے وسوسے ہیں جو تجھے حقیقی محبّت کیطرف نہیں جانے دیتے اور آہنی دیوار بنکر تجھے اس کی جھلک سے محروم رکھتے ہیں۔ صدق و یقین شیوہ کر اور تسلیم و رضا والوں کو محبّت کر۔ اس کی مفتاح اُن کے پاس ہے۔ پھر کیا تھا ہمہ تن حقیقی محبت کے لئے دیوانہ وار تگ و دو شروع کی۔ محبّت کے بندوں کو دل نے سجدے کیئے آنکھوں نے آنسوؤں کے دریا بہائے۔ یہ قبلہ دین متین و کعبہ عشق حقیقی اعنی حضرت حاجی سید وارث علی حسنی الحسینی نیشاپوری رُوحی فداہ، جن کے بزرگ ہندوستان میں ظلمتِ کفر کو مٹانے نورِ وحدت و ضیاءِ رسالت کو چمکانے کیلئے تشریف لائے۔ دیوا شریف ضلع بارہ بنکی میں، مامون و مظفر ہوکر اقامت گزیں ہوئے۔ آپ کرامات ظاہری

135185

اور کشف باطنی کا مظہر تھے۔ اللہ کی محبت کا وہ استغراق تھا کہ ہر دم محبت کا کلمہ پڑھتا تھا۔ اور جو کوئی نگاہ کے سامنے آیا وہی مسخر ہوا۔ آپ محبت کا اوتار تھے اور کرامت کی بنسری سے وہ کلمے نکالتے تھے کہ جس سے کفر کے گورکھ دھندے سب چکنا چور ہو جاتے اور حق سے حق جلوہ نما ہو جاتا۔ اُن کے تصرفِ روحانی نے وہ سوز و گداز عطا فرمایا۔ کہ جس سے میں سرتا پا حیرت ہو گیا اور میرے نوار دات میں عالمگیر محبت کا رنگ پیدا کر دیا اور میرے جسم و جان کو حضرت قبلہ میاں بیدم شاہ صاحب کے توسل سے بیدمی الوارثی بنا کر اپنے غلاموں میں شامل کر لیا۔ محبت کرنا سکھایا ؎

محبت کو نہیں پرواہ گدائی اور شاہی کی | محبت کو محبت کا نقطۂ منتہا مل جائے

میرے اشعار میں وارثِ پاک کے فیضِ روحانی کے باعث تائیدِ ربانی ہے ان میں صرف محبت ہی محبت ہے۔ کہ جس سے روح میں ایک ایسا کیف پیدا ہوتا ہے کہ جس سے رعونت حرص و آز پادر ہوا ہو کر یکجہتی، امن و آشتی مبسوط ہو جاتے ہیں اور اقدام عمل کا مرقع آنکھوں کے سامنے یہ کہہ کر کھینچ دیتے ہیں ؎

تو اے مستِ نظر مجھ سے اگر ستانہ مل جائے
نشاطِ زندگی کو جاوداں میخانہ مل جائے
(آغا مجد)

فقیر حیرت شاہ وارثی

Marfat.com

# گوہر افشانیِ والا تبار - ادب نوازی با اقتدار - از ادیبِ شہسوار

# حضرت علامہ سید افقر موہانی وارثی مدظلہ العالی مالک و مدیر جامِ جہاں نما لکھنؤ

کلامِ حیرت "حیرت نمائے دیدۂ دل" ہوا۔ یہ نہیں کہ اپنے لختِ جگر کسے عزیز نہیں ہوتے بلکہ "نقشِ حیرت" ہر دلِ بیدار و دیدۂ بینا کیلئے معرفت کا پیغام ہے معرفت بھی وہ جو روح کو متجلی اور قلب کو آئینہ بنادے عام قاعدہ ہے کہ کسی دیوان کے دو چار منتخب اشعار لیکر مقالہ نگار اظہار خیال کرتا ہے مگر مجھ کو تو سب کچھ ایک حال میں نظر آتا ہے انتخاب کیا کروں اور لکھوں تو کہاں تک لکھوں جبکہ

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم　　کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

بہر کیف لکھنے سے کہیں بہتر اس کا مطالعہ ہے کیا ارباب ذوق بغیر ختم کئے نہ رہ سکیں گے یہ میرا ذمہ ہے حضرت بیدم شاہ وارثی رحمت خدا کی اُن پر ہو میرے محترم پیر بھائی تھے عزیزم حیرت شاہ انہیں کے شاگرد و مرید ہیں اور میرے بھائی کی یادگار۔ وہ مرحوم کی حیات سے مجھے محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور میں بھی اُن سے روحانی محبت رکھتا ہوں۔ اُن کے اصرار پر میں نے بھی ایک تنقیدی نظر طبع ثانی پیوستہ ڈالی ہے۔ کلام اگر کلامِ بشر ہے تو بے عیب ہونا اسکی زینت ہے لہٰذا میں نہیں کہہ سکتا کہ کلامِ حیرت بھی جزوی یا عرضی لغزشوں سے پاک و منزہ ہوگا پھر بھی میں مطمئن ہوں کہ جو کچھ بھی ہے بہت سے بہتر ہے ارباب نقد و نظر سے عرض گزار ہوں کہ

کہ قبا گر حریر است و گر پرنیان　　بہ ناچار حشوش بود درمیان

تو گر پرنیانی نیابی مجوش　　کرم کار فرما و حشوش بپوش

(سعدی شیرازی)

اب میں ایک مختصر قطعہ تاریخ طبع ثانی پر اپنے مطالعہ کو ختم کرتا ہوں میری تمنا ہی نہیں بلکہ استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نقشِ حیرت کو مقبولِ خاص و عام کرے اور مصنف کی دینی و دنیوی مدد فرمائے۔ آمین۔

Marfat.com

# قطعہ تاریخ طبع

ہر لفظ اشارت تمنّا
ہر شعر عبارت محبت

تخیّل بلند، حیرت بندش
تنظیم درست و خوبصورت

عرفان کی تجلیاں ہیں اسمیں
ایمان رہے نہ کیوں سلامت

ہر رنگ ہے صورتِ مجازی
ہر جلوہ ہے معنیِ حقیقت

تاریخ ہے طبع کی یہ افقرؔ
"طوفانِ سخن ہے نقشِ حیرت"
۱۹۳۹

(حضرت) سید افقرؔ موہانی الوارثی عفا اللہ عنہ

Marfat.com

# تقریظ دلپذیر پر اثر خامۂ حقیقت نگار شاعر شیریں مقال جناب مولوی آغا عبدالمجید صاحب آغا امجد وارثی کپورتھلوی زید ظلہ العالی

حضرت حیرت شاہ صاحب وارثی خود تو حیرت مبین ہیں مگر انکا کلام حیرت و استعجاب کو دور کرکے ایک گونہ مسرت و انبساط بخشتا ہے۔ کیا اربابِ ذوقِ سلیم اور کیا عامۃ الناس جب اسے سنتے ہیں تو اس میں ایک عالمگیر محبت کا ولولہ پاتے ہیں کیونکہ آپکو فیضانِ تلمذ حضرت سراج الشعراء لسان الطریقت حضرت بیدم وارثی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے جن کا رنگِ تغزل آپکے کلام میں ایک نمایاں جھلک رکھتا ہے جو فہم و ذکا حیرت شاہ صاحب کو عطا ہوا ہے اس میں محبت کا عنصر بکثرت معلوم ہوتا ہے ذرا اس شعر کو ملاحظہ فرمایئے۔

جب سے مانوسِ محبت ہے طبیعت میری ۔ میں سمجھتا ہوں مکمل ہوئی فطرت میری

دوسرا شعر ملاحظہ ہو

قلبِ مضطر کو تیری یاد سوا چین نہیں ۔ بھر گئی اب تو زمانے سے طبیعت میری

آپ کے کلام میں حقیقت کا رنگ اس قدر نمایاں ہے کہ مجاز بھی حقیقی ہی معلوم ہوتا ہے کیوں نہ ہو کہ جس مرشد دوراں یعنی سید حضرت حاجی وارث علی شاہ نور اللہ مرقدہٗ سے فیضانِ روحی کا حصول ہے انکی ذاتِ ستودہ صفات سپہرِ لاریب پر بطنِ مادر ہی سے آفتاب نصف النہار بنکر چمک رہی تھی اور عالم وجود میں پرتو فگن ہو کر مشرق سے مغرب تک درخشاں رہی اور تا قیامت رہیگی۔ چنانچہ فرماتے ہیں

ہمیں کچھ مطلب نہیں کیا عشق کا انجام ہے ۔ ان پہ صدقے ہو کے مر جانا ہمارا کام ہے

چنانچہ ایک شعر اور ملاحظہ ہو

ہم مر کے بھی نہ جائینگے کوچے سے آپ کے ۔ کچھ اب تو دل میں ایسی سمائی ہوئی سی ہے

عشق جن اجزا کا مجموعہ ہے اُن میں خودی غیرت استقلال یا ہمت ایسے شاندار ارکان ہیں کہ جن سے معشوق کو امتیازِ خصوصی نصیب ہوجاتا ہے۔ مر کر بھی دلدار کے

Marfat.com

کوچہ سے نہ جانا حضرتِ عشق کی ایک بیّن کرامت ہے۔ گویا وارداتِ ازلی کا عکس حضرتِ حیرتؔ ایسے دلآویز انداز سے ہر شیشۂ دل میں ڈالتے ہیں کہ جس سے ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

ذیل کی دو غزلیں جو کہ شہرۂ آفاق ہیں اِن کے مطلعوں سے بخوبی معلوم ہو جائیگا کہ حضرتِ حیرتؔ کے کلام میں کس قدر برجستگی ہے اور مضامین میں کس قدر ندرت ہے، حقیقت آشنا ہونے کیلئے ان غزلوں کے رنگِ تغزّل میں تائیدِ ربانی یا رحمتِ یزدانی کا ظہور روزِ روشن کی طرح دکھائی دیتا ہے۔

مطلع ـــ
یہ مندر مسجد سنبھالے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے
سب تیرے ہیں جاناں کاشانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

مطلع ـــ
تیری تعریف کیسے کروں میں بیاں میری طاقت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
مہر و ذرّے میں نسبت تو ہوتی ہے کچھ مجھ کو نسبت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں

تنگیٔ وقت کے باعث معذرت خواہ ہوں ورنہ حضرتِ حیرتؔ کے کلام میں وہ لآلی ہیں کہ میں اگر آپ کے بحرِ فکر میں غواصی کرتا تو بہت کچھ آبدار موتی نکال لاتا بدیں وجہ اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص
آغا عبد المجید مجدؔ وارثی کپورتھلوی
جون ۱۹۳۸ء

وارثؒ کارساز کے صدقے
مرشد بے نیاز کے صدقے
ہم فقیروں کو سربلند کیا
ایسے ذرّہ نوازؒ کے صدقے
میری حیرت انہیں کا صدقہ ہے
اپنے آئینہ ساز کے صدقے

Marfat.com

# عرضِ سلام

سلام اَے وارثِ حقیقت سلام اَے والئِ صداقت
سلام اَے کعبۂ ولایت سلام اَے مرکزِ امامت
سلام اَے پیشوائے وحدت سلام اَے رہنمائے کثرت
سلام اَے مُرشدِ محبّت سلام اَے ہادیٔ مروّت
سلام اَے سالکِ شریعت سلام اَے رفعتِ طریقت
سلام اَے جارِ ہلوازِ معنی سلام روحِ روانِ صورت
تو روحِ ایماں تو جانِ عرفاں ہر ایک دُکھ کا تو ہی ہے درماں
ہماری دُنیا ہماری عُقبےٰ تری عنایت تری محبّت
تمہارا کوچہ ہمارا کعبہ تمہارا نقشِ قدم ہے قبلہ
تمہاری صورت ہماری طاعت تمہاری چوکھٹ ہماری جنت

Marfat.com

ترے غلاموں کا ہوں میں بندہ ترے کمینوں کا ہوں کمینہ
مرے بھی حالِ تباہ پر ہو انہی کے صدقہ میں چشمِ رحمت

ترے ہی در کا ہوں میں بھکاری ہوں آستاں کا ترے پجاری
تری نگاہِ کرم ہی شاہا مرا خزانہ ہے میری دولت

کہاں سے لاؤں وہ حسن و خوبی جو تیرا کہلا سکوں جہاں میں
ازل سے میں ہوں خطا کا پتلا جو تو نوازے تو عین رحمت

جو آپ ہیں بیکسوں کے وارث تو بیشک ان کا خدا ہے وارث
ہماری بگڑی سنور رہیگی ہمیں ہو کیوں خدشۂ قیامت

تمہاری آئینہ سازیوں سے جہاں میں حیرت نہ بن چکا ہوں
سلام بھی ہو قبول میرا عطا ہو بس اتنی اور حیرت

Marfat.com

# حمد

تیری تعریف کیسے کروں میں بیاں میری طاقت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
ہر وہ ذرّے میں نسبت تو ہوتی ہے کچھ مجھ کو نسبت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
میرے وہم و گماں سے بھی باہر ہے تو میں تو قطرہ نہیں اور سمندر ہے تو
تیرا سودا ہو مجھ کو یہ ہستی کہاں دل کی وسعت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
تو سمایا جو مجھ میں ترا کام ہے میری ہستی ہے کچھ تو ترا نام ہے
تیری رحمت نے رتبہ یہ بخشا مجھے میری جرأت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
تیرا دامن جو پکڑا تو میں شہ ہوا میرا اس کے سوا اور مطلب ہے کیا
تیرے در کا گدا ہوں تو ہوں شاہ میں ورنہ قسمت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
تیرا در چھوڑ کر میں کہاں جاؤں گا جو یہاں کھوؤں گا تو کہاں پاؤں گا
تو خزانوں کا مالک ہے دیدے شہا اب کفایت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
میرا وارث ہے تو میرا مالک ہے تو میرا آقا ہے تو میرا داتا ہے تو
تیرے ہونے سے جینا ہے جینا مرا میری ہمت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں
جس نے دیکھا مجھے کیوں نہ حیران ہو میں جو پہلا سا ہوں میری پہچان ہو
تیری آئینہ سازی کی ہے یہ جلا ورنہ حیرت ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں

Marfat.com

# بہ سرزمینِ حجازِ مقدس ۱۹۳۰ء

(۱) وہ ریت کے نیلے چمکیلے ایمان کے روشن جلوے ہیں
وہ ڈھیر ہیں جنسِ ایماں کے جو اونچے اونچے تودے ہیں
(۲) اُن خشک پہاڑوں کے آگے سب دریا پانی بھرتے ہیں
پژمردہ دِلوں کی کھیتی کو سرسبز وہ پتھر کرتے ہیں
(۳) واں لاَ اِلٰہَ الاَّ اللہ ذرّہ ذرّہ کہتا ہے
خورشید بھی سچی اُلفت سے آغوش میں اُنکو لیتا ہے
(۴) وہ ارضِ مقدس مُلکِ عرب در عینِ حقیقت جلوۂ رب
قربان ہیں اُسپہ ساتوں فلک وہ فرشِ زمیں پر عرش لقب
(۵) واں دو نو جہاں کی رحمت والے آخری جلوے پنہاں ہیں
اُس بنجر ویراں خطے پر سب باغ جہاں کے قرباں ہیں
(۶) وہ آنکھ کہاں وہ قلب کہاں حیرت کی زباں سے کیا ہو بیاں
بس دیکھ لو جاکے کیا ہے وہاں اِک ذرّہ ہے سو جلوے ہیں عیاں

(بروا پسی جہاز میں عدن کے قریب)

ہم آستانۂ پیرِ مغاں سے آتے ہیں
کہ لامکاں سے بھی اونچے مکاں سے آتے ہیں

ہماری جان فدا جس کے اِک اشارے پر
ہم اپنی جان کے اُس پاسباں سے آتے ہیں

ہیں تجھ پہ جان سے صدقے نقوشِ جاناں
مری لحد میں یہ جلوے کہاں سے آتے ہیں

یہ مے یہ جام یہ ساقی تمام اے زاہد
خدا کے بھیجے نہیں تو کہاں سے آتے ہیں

مجھے مِٹا کے فلک گردشوں سے کہتا ہے
جلانے والے یہ نالے کہاں سے آتے ہیں

عیاں ہے حیرتِ انوارِ دید چہرے سے
نہ جانے حضرتِ حیرتؔ کہاں سے آتے ہیں

Marfat.com

# صلی اللہ علیہ وسلم

جلوۂ حق ہے رُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
عرشِ معلّیٰ کُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کعبۂ دِل ہے کُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
قبلۂ ایماں سُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
خُلقِ معظّم خوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
عطر معنبر بُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھو تو آ کر ملتا ہے کیا کیا دُنیا و عقبےٰ والی و مولا
کچھ تو بڑھو تم سُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
وارثِ حیرت والئِ حیرت مرشد حیرت ہادیِ حیرت
حیرت حیرت رُوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

# خمسہ

سازِ ازل سے مِل کر نغمہ نواز ہو جا
اُس نورِ والضحیٰ سے جلوہ طراز ہو جا
وَاللّیل پڑھ کے اُن کی زُلفِ دراز ہو جا
گر ہو سکے تو اے دل گردِ حجاز ہو جا
نورِ محمدیؐ کا سربستہ راز ہو جا

تجھ کو نصیب ہو گی عالم کی سرفرازی
قُربان تجھ پہ ہو گی سو جاں سے بے نیازی
عظمت کریگی تیری سب ترکی و حجازی
تجھ پر نثار ہو گی محمودؔ کی ایازی
طیبہ میں جا کے پہلے تو خود ایاز ہو جا

Marfat.com

مِٹ جا نو صدقِ دل سے اس پیکرِ وفا پر
کونین بھی فدا ہیں جس ماہِ پُر ضیا پر
نازاں ہے کبریائی جس عاشقِ خدا پر
تن من نثار کر دے تو خاکِ کربلا پر
صدقے حسینؑ پر ہو اور سرفراز ہو جا

اچھے ہیں یا بُرے ہیں جیسے ہیں آ چکے ہیں
اب تو انہیں نبھاؤ چوکھٹ پہ آ پڑے ہیں
سُن کر فغاں تمہاری دیکھو بلا رہے ہیں
اے عاصیانِ اُمت جنت کے در کھلے ہیں
فرماتے ہیں محمدؐ اے دل تو باز ہو جا

بندہ نوازیوں کی یہ دھوم ہے یہ کثرت
دیکھی کہیں نہ ہم نے یہ بات یہ کرامت
یہ اہلِ بیت کی ہے ادنیٰ سی شانِ رحمت
دونوں جہاں پہ حیرت چھا جائے تیری حیرت
کر مدح پنجتنؑ کی اور بے نیاز ہو جا

Marfat.com

# مناقبت

Marfat.com

۱

حضرت صدیق اکبر تھے نبی کے یارِ غار
کر دیئے نامِ نبی پر دین و ایماں سب نثار
کیوں نہ ہو کونین کی سلطنت ان پر فدا
تھے نبی کے بعد دینِ حق کے وہ سرمایہ دار

۲

حضرتِ فاروقِ اعظم مظہرِ اوجِ جلال
بیکسوں کیواسطے اپنے تھے لیکن خستہ حال
انکی ہیبت ہیبتِ الٰہی کی تھی شانِ نزول
نام ہی سے کانپتے تھے جبکے عدو لیتے قیل و قال

۳

وہ سخاوت کے رضی وہ حضرتِ عثمان غنی
راہِ حق میں صرف کر دی دولتِ دنیا سبھی
جامعِ قرآن و ذوالنورین ہیں جن کے لقب
ہر دو عالم میں حیا کی دھوم ہے جن کی مچی

# مدح حضرت علی کرم اللہ وجہہ

علی مرتضیٰؑ مشکلکشائے دو جہاں ٹھہرے
وہ شاہِ لافتیٰ خلوت نشینِ لامکاں ٹھہرے

وہ بابِ علم و زورِ دست و بازوئے محمدؐ تھے
وہ شاہِ ذوالفقار و پیشوائے انس و جاں ٹھہرے

اُخوت کے ولایت کے امامت کے خلافت کے
حقیقت میں اگر دیکھا تو وہ روحِ رواں ٹھہرے

شجاعت کے سخاوت کے مروت کے محبت کے
وہ دم ٹھہرے وہ خم ٹھہرے وہ دل ٹھہرے وہ جاں ٹھہرے

وہ سب کی سنتے آئے ہیں وہ سب کی سنتے جائیں گے
ازل کے روز ہی سے وہ انہیں یکساں ٹھہرے

کچھ اپنے فرزندوں کے صدقے میں عطا کیجے
ازل سے ہم گدا ہیں آپ شاہِ دو جہاں ٹھہرے

ہماری بیکسی کی لاج بھی اب آپ ہی کو ہے
مسیحا ہیں ہمارے آپ اور ہم ناتواں ٹھہرے

ترے حیرتؔ کو جب کوئی ٹھکانا مل نہیں سکتا
کہاں جائے کہاں آئے کہاں بیٹھے کہاں ٹھہرے

Marfat.com

# مدح حضرت سرکار غوث الثقلین و حضرت سرکار خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہم

رہا جوشِ محبت کا یونہی گر موجزن طوفاں
فدا ہو جائیں گے ہم آپ پر یا حضرتِ جیلاںؒ

یہ ہیں سرتاجِ اہلِ چشت وہ بغداد کے سلطاں
معین الدینؒ کے صدقے ہوں محی الدینؒ کے قرباں

محمدؐ کی جو میمیں ہیں وہ اِن ناموں میں شامل ہیں
معینُ الدینؒ اگر دیں ہیں تو محی الدینؒ ہیں ایماں

وُہ اہلِ بیت کی سب خوبیوں کا عطر ہیں دونوں
سراپائے کرم ہیں یہ وُہ ہیں خلقِ عظیم الشاں

معینُ الدینؒ حسن چشتی کریں گے پار اب کشتی
تو محی الدینؒ ڈالیں گے دلِ مُردہ میں میرے جاں

مرے آقا مرے مولا مرے والی مرے وارثؒ
معین الدینؒ اجمیری محی الدینؒ شہ جیلاں

سگِ درگاہِ عالی ہے اسے در پر بلا لیجے
پریشاں حال کب تک یُوں پھر لگا حیرتِ حیراں

Marfat.com

# مدح حضرتِ سرکار بابا فرید الدینؒ گنجشکر رحمتہ اللہ علیہ

زینتِ شانِ ولایت صدرِ بزمِ اولیا
حضرتِ بابا فرید الدین فخرِ انقیا
مُرشدِ فقر و فنا و رہبرِ راہِ بقا
اَے کہ تیری ذات ہے، فردِ فریدالاصفیا
اِک طرف فارُوقِ اعظمؓ اِک طرف مولا علیؑ
آپ کو دونوں طرف سے محترم رتبہ ملا
بھُولے بھٹکے آ پڑے ہیں آپ کے در پر حضور
اپنے محتاجوں کی جانب بھی اُٹھے دستِ عطا
بیکسوں کے والی و وارث نظام الدینؒ ہیں
اُنکی محبُوبی کا صدقہ اُنکی حیرت ہو عطا

# مدح حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

خواجۂ صبر و رضا مخدومِ کل مخدومیاں
یا علی احمد علاؤ الدین نورِ چشتیاں

آپ کو بخشی گئی اقلیمِ فقرِ لازوال
سرزمینِ چشت کے ہیں آپ مہرِ ضوفشاں

آپ کا در آپ کے محتاج کیسے چھوڑ دیں
آپ کا رحم و کرم ہے دستگیرِ بیکساں

سُن ہی لیجے حضرتِ گنجِ شکر کا واسطہ
غم کے مارے دل شکستہ دردمندوں کی فغاں

سخت مشکل میں پھنسا ہے اب اسے کیجے رہا
آپ کا حیرت ہوا ہے قیدِ غم سے نیم جاں

Marfat.com

## مدحت حضرت سرکار خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی

محبوب الٰہی ہیں دل و جانِ محبت
سلطانِ محبت شہِ ذی شانِ محبت

صدقے مری جاں آپ پہ اے جانِ محبت
ایمان فدا آپ پہ ایمانِ محبت

اُس دِل کو جراحت کی تمنا نہیں ہرگز
جس دل میں لگا آپ کا پیکانِ محبت

محبوبی کا صدقہ انہیں کچھ بھیک عطا ہو
حاضر ہیں ترے در پہ گدایانِ محبت

اس کو بھی عطا کیجئے اب حیرتِ دیدار
حیرت ہے لئے دیدۂ حیرانِ محبت

Marfat.com

# مدحِ حضرتِ سرکارِ وارثِ الاولیاء سرکارِ وارثِ پاک اعلی اللہ مقامہ

وارثؒ مشکلکشا ابنِ شہیدِ کربلاؑ
حضرتِ وارثؒ ضیائے شمعِ تسلیم و رضا

آپ ختم الانبیاءؐ کے لختِ دل لختِ جگر
فاطمہؓ کے لاڈلے حیدرؑ کی آنکھوں کی ضیا

آپ سے عشق و محبت کا جہاں آباد ہے
آپ ہیں سازِ ازل کے سوز کی پہلی صدا

بس ازل سے آپ ہی کا ہو کے آیا ہوں حضور
آپ ہیں ٹوٹی ہوئی کشتی کے میرے ناخدا

آپ کا حیرت زدہ اب آپ ہی کا ہے حضور
پنجتنؑ کا واسطہ اس پر رہے لطف و عطا

## مدح حضرتِ آقائی و مرشدی بلبلِ بستانِ وارث حضور میاں بیدم شاہ صاحب بیدم وارثی رحمۃ اللہ علیہ

میرے آقا میرے مرشد بیدمؔ عالیجناب
در حقیقت آسمانِ وارثی کے آفتاب

رازہائے کُن فکاں تھے آپ پر روشن تمام
جلوۂ حق آپ کی حق بیں نظر میں بے نقاب

کھولتا تھا باتوں باتوں ہی میں اسرار و رموز
آپ کا طرزِ تکلم آپ کا طرزِ خطاب

دم زدن میں ہائے وہ محفل کی محفل لٹ گئی
آسماں تاریک ہے جب ہو نہ روشن آفتاب

وارثِ مشکلکشاؑ کے لاڈلے بھیرِ رسولؐ
اپنے جیرت پر نظر ہو بہرِ وہی حیرت مآب

Marfat.com

# غزلیات

Marfat.com

میں اس میں گم ہوا مری قسمت تو دیکھئے
یعنی کمالِ جذبِ محبت تو دیکھئے

صحرا بھی تنگ ہو گیا وسعت تو دیکھئے
حد سے بڑھی ہوئی میری وحشت تو دیکھئے

دریائے دل کی لہریں فلک بوس ہو گئیں
ہلکا سا یہ تموّجِ اُلفت تو دیکھئے

رُکتا نہیں ہے سیلِ طبیعت بوقتِ جوش
طوفانِ آرزو کی جسارت تو دیکھئے

کرتے ہیں مدح پیرِ مغاں جھوم جھوم کر
بادہ کشوں کا حُسنِ عقیدت تو دیکھئے

حیرت کدے میں حُسن کے حیرت بھی محو ہے
اس چاندنی میں صورتِ حیرت تو دیکھئے

Marfat.com

مژدہ اے جوشِ جنوں پھولا گلستانِ بہار
تو بھی ہو زینت دہِ تختِ بیابانِ بہار
پیشوائی کو تری اے سروِ بستانِ بہار
نغمہ زن ہیں قمریاں با ساز و سامانِ بہار
تیری چشمِ مست کے صدقے مزے ہیں دید کے
ہیں خراماں ہر طرف گویا غزالانِ بہار
اُن کے ذوقِ دید کا اندازہ ہو سکتا نہیں
جو ازل سے ہو رہے ہیں تشنہ کامانِ بہار
ایک جُرعہ ہم کو بھی اے ساقیِ روزِ ازل
جھومتے پھرتے ہیں پی کر جس کو مستانِ بہار
ہائے وہ رُوئے منور جس کے اِک دیدار سے
مہرِ عالمتاب ہے شمعِ شبستانِ بہار
کوئی بیخود کوئی حیراں ہے تڑپتا ہے کوئی
ہے کوئی حیرت کدہ یا محشرستانِ بہار

Marfat.com

برسوں اوجِ زندگی پر زُعمِ باطل میں رہے
غور سے دیکھا مگر جب پہلی منزل میں رہے

ہو گئے حیرت سراپا جب کہا دِل میں رہے
وہ یہی سمجھا کئے ہم اپنی محفل میں رہے

اس کو معراجِ محبت اے دلِ ناداں سمجھ
آخری دم بھی اگر ہم چشمِ قاتل میں رہے

اللہ اللہ یہ سخاوت دِل سمندر ہو گیا
اب تو کچھ حاجت نہیں بس تو مرے دِل میں رہے

واہ رہی مقبولیت خواہش انہیں باقی رہی
اور تھوڑی سی تڑپ اللہ بسمل میں رہے

اے مِرے خورشید یہ ذرہ نوازی ہے تری
ورنہ حیرت ہے ترا جلوہ مِرے دل میں رہے

ابھی کل تک جنوں زنجیر سے دست و گریباں تھا
جو دیکھا آج مجنوں سوئے صحرا پا بجولاں تھا
عجب انداز سے دیوانہ جنگل میں خراماں تھا
کہ گل تھے سامنے دامن کشاں خارِ مغیلاں تھا
سوادِ کفر کا پردہ تھا حائل نورِ وحدت پر
حقیقت میں اگر دیکھا تو وہ کافر مسلماں تھا
کچھ اس سج دھج سے مستانہ ترا میخانہ سے نکلا
کہ بوتل ہاتھ میں تھی جیب میں پوشیدہ قرآں تھا
مرے سینے میں دل اور دل میں ارماں اُن بن بیتابی
ترے صدقے میں یہ اِک بے سر و ساماں کا ساماں تھا
میں آزادِ عدم کانٹوں میں آ کر پھنس گیا آخر
گلستاں تجھ سے تو بہتر مرا پہلا بیاباں تھا
مزا کیا زندگی کا جب نہ اُلفت ہو تری دل میں
مری جاں جب نہ تھا تو دل دِل اِک جسمِ بے جاں تھا
قناعت فقر کی تھی ایک تاجِ خسروی ہم کو
ہمارا بوریائے بے ریا تختِ سلیماں تھا
درِ بُت خانہ پر اب کس لئے حیرت پڑا آ کر
ارے کم بخت تجھ کو کیا ہُوا تُو تو مسلماں تھا

Marfat.com

مآلِ زندگی ہے عشق میں مدہوش ہو جانا
تری آواز سننے کو سراپا گوش ہو جانا
عجب کیا ہے مری ہستی اگر تجھ میں سما جائے
ہے مٹنا قطرے کا دریا سے ہم آغوش ہو جانا
ہزاروں کو ہُوا دھوکا مری تصویر پر تیرا
غضب ہے میری ہستی میں ترا روپوش ہو جانا
زمانے سے نرالی ہیں ادائیں تیری اے جاناں
کہ رہنا دل کے اندر آنکھ سے روپوش ہو جانا
کمالِ محویت ہے آپ کی صورت کے دھوکے میں
جہاں کوئی نظر آیا وہیں بے ہوش ہو جانا
تری آئینہ سازی سے اگر چھا جائے یُوں حیرت
تو کچھ مشکل نہیں عالم کا پھر بے ہوش ہو جانا

Marfat.com

بہ ہزار غمزہ و ناز آ تو کسی طرح کی پھبن میں آ
ترا درد ہے میری زندگی کبھی میرے دل کی جلن میں آ

جو بنا رہا ہوں میں آشیاں اُسے برق بن کے جلا بھی دے
میری کائنات نثار ہو کبھی میرے اجڑے وطن میں آ

تری ہر ادا پہ فدا ہوں میں دل و جان سے وقفِ رضا ہوں میں
مجھے شکلِ عیش میں مِل کہیں کہ لباسِ رنج و محن میں آ

وہ لطیف وحدتِ حال ہو نہ فراق ہو نہ وصال ہو
میری روح بن کے فلک پہ آ میری جان بن کے بدن میں آ

مجھے مہر و ماہ سے کیا غرض مجھے دھوپ چھاؤں سے واسطہ
کہ ازل سے پہلے جو نور تھا اُسی اپنی پہلی کرن میں آ

تو ہزار خرقہ بدل کے چھپ تجھے ڈھونڈ لونگا میں جانِ جاں
مجھے شکلِ نو میں تو مِل کہیں کہ ادائے طرزِ کہن میں آ

تری ہر کلی کو ہے آرزو تو گلوں کو ہے تری جستجو
بہ ہزار جوہرِ رنگ و بو کبھی کاش تو بھی چمن میں آ

تو جہاں سے ایسا نکل کے جا کہ نہ تجھ کو تیری خبر رہے
تو وطن کو اپنے جو چھوڑ دے نہ خیال اہلِ وطن میں آ

میرا دل ہے حسن کا آئینہ کبھی اس میں حیرتِ عشق بن
ترے صدقے اے مرے گلبدن تو کبھی تو دل کی لگن میں آ

Marfat.com

# جوگی کا برنؔ

جوگی کا برن ہم نے لیا یار کی خاطر
کیوں یار کی خاطر ہے دلِ زار کی خاطر

اللہ رے حسنِ رخِ جاناں تیرے جلوے
جو دیکھ لے اِک بار وہ دل کیسے نہ تڑپے
اِک لمحہ بھی آرام سے جو اس کا نہ گذرے
جو کچھ وہ کرے تھوڑا ہے دیدار کی خاطر
کیوں یار کی خاطر ہے دلِ زار کی خاطر

فرصت اُسے کب ہو گی تری یاد سے جاناں
جس دل پہ ہوا نقش خیالِ رخِ تاباں
کیا کھانے کی حاجت ہے اُسے غم سے جو نہاں
ہاں بھیک جو مانگے گا تو دیدار کی خاطر
کیوں یار کی خاطر ہے دلِ زار کی خاطر

Marfat.com

کیا ہو گی صدا اُس کی کہ اے جاں ترے قرباں
دیدار کا بھوکا ہوں نہ ہوں وصل کا خواہاں
ہاں اتنی ہی سینے میں رہے آتشِ سوزاں
اِک اَور جھلک حسنِ طرحدار کی خاطر
کیوں یار کی خاطر ہے دلِ زار کی خاطر

صدقے ترے یہ آتشِ دل بجھنے نہ پائے
پھک جائے کلیجہ مگر اُف لب پہ نہ آئے
ہو جاؤں اگر خاک تو وہ خاک بھی اُڑ جائے
بس اتنی تواضع ہے دلِ زار کی خاطر
کیوں یار کی خاطر ہے دلِ زار کی خاطر

جیرت ہے اگر کوئی ہے مختارِ محبت
کیوں کر نہ خریدے کوئی آزارِ محبت
رگ رگ سے کرے کیسے نہ اظہارِ محبت
دل وقف رہے رُوئے پُر انوار کی خاطر
کیوں یار کی خاطر ہے دلِ زار کی خاطر

کروں تعریف کیا تیری نظر کی
کہ لاکھوں کر دیئے گھائل جدھر کی
یہ ہے ادنیٰ کرامت اُس نظر کی
کہ دُنیا مست کر ڈالی جدھر کی
شبِ غم ہو سکی جیسے بسر کی
مگر اُف اُف وہ اُمیدیں سحر کی
مرے جاتے ہیں دونو اِک نظر پر
خبر لے لے ذرا دِل کی جگر کی
یہی لے دے کے پونجی رہ گئی ہے
حفاظت کیوں نہ ہو زخمِ جگر کی
مری آہِ رسا کی نارسائی
لئے جاتی ہے اب تک بھی اثر کی
اٹھائے پردے حیرت کے نظر سے
ذرا سی جس پہ وارثؔ نے نظر کی

Marfat.com

آیا ہوں دل میں جلوۂ جاناں لئے ہوئے
محشر میں اپنے حشر کا ساماں لئے ہوئے
اے دل تو شاد باش کہ مقتل میں آئے ہیں
وہ آج تیرے قتل کا ساماں لئے ہوئے
کافی ہے میرے واسطے دل کی لگی فقط
مر جاؤں کاش آپ کا ارماں لئے ہوئے
مجبورِ ضبطِ عشق ہوں ورنہ بجوشِ اشک
بیٹھا ہوں دل میں سینکڑوں طوفان لئے ہوئے
للّٰلہ جلا دے خرمنِ ہستی کو برقِ حسن
بیٹھا ہوں کب سے دل میں یہ ارماں لئے ہوئے
آیا جگاہِ حسرتِ انوار ہے یہ دل
سینہ مثالِ طور درخشاں لئے ہوئے

# دل کے ٹکڑے

اس عنایت کے ہیں قرباں دل کے ٹکڑے کر دئے
اِک جھلک سے ہستیِ باطل کے ٹکڑے کر دئے

کیا بتاؤں کس ادا سے دل کے ٹکڑے کر دئے
دل کے ٹکڑے ہاں دلِ بسمل کے ٹکڑے کر دئے

غور کر پردہ نشیں عاشق سے پردہ تا بکے
قیس کی اک آہ نے محمل کے ٹکڑے کر دئے

جوششِ گریہ میں دلِ خوں روتا روتا بہ گیا
موجِ طوفاں نے غرض ساحل کے ٹکڑے کر دئے

اِک نظر سے کُل جہاں کو محوِ حیرت کر دیا
میرے وارثؒ نے حریمِ دل کے ٹکڑے کر دئے

Marfat.com

جب سے مانوسِ محبت ہے طبیعت میری
میں سمجھتا ہوں مکمل ہوئی فطرت میری
جذب ہو جاؤں میں تجھ میں میرے وارث ایسا
تیرا دھوکا ہو جو دیکھے کوئی صورت میری
فکرِ کونین ہے کیا مجھ کو کرم سے اس کے
خود مدد گار ہے اللہ کی قدرت میری
قلبِ مضطر کو کہیں تیرے سوا چین نہیں
بھر گئی اب تو زمانے سے طبیعت میری
میں جو موجود ہوں دنیا میں تو معدوم بھی ہوں
دونوں عالم کا مرقع ہے یہ صورت میری
میں بھی حیران ہوں کیا راز ہے اسمیں پنہاں
آئینہ سب کو بنا دیتی ہے حیرت میری

Marfat.com

اب کوئی موقع نہیں آنسو بہانے کے لئے
جلوے خود بیتاب ہیں دل میں سمانے کے لئے

گر کوئی دنیا میں آتا ہے تو جانے کے لئے
دل میں ہو عہدِ بلیٰ ہر دم نبھانے کے لئے

عشق میں مطلب نہ ہو خواہش نہ ہو حسرت نہ ہو
عشق ہو شانِ عبودیت نبھانے کے لئے

گر تڑپ نالے میں ہو اتنی تو ہو اے عندلیب
برق تنکے چن کے لائے آشیانے کے لئے

وسعتِ دل روزِ روشن کی طرح ہو گی عیاں
پھر فلک آمادہ کیوں ہو آزمانے کے لئے

اے دلِ جانباز تجھ کو جاں نثاری کی قسم
عزم ہو ضرب المثل تیرا زمانے کے لئے

بے طلب ہوں اور حیراں ہوں کہ یہ قصہ ہے کیا
کس لئے حیرت نے میری دل زمانے کے لئے

Marfat.com

# دردِ دل

کون اُن کو اب سُنائے ماجرائے دردِ دل
کشمکش میں نزع کی ہے مُبتلائے دردِ دل

او مسیحا دم مری جاں یاد پر تیری نثار
دردِ ہجراں ہے ترا مجھ کو دوائے دردِ دل

دردِ دل سے دِل کو اب اتنی لگاوٹ ہو گئی
جب کمی دیکھی تڑپ اُٹھا برائے دردِ دل

کِس قدر دونو ہیں اب اِک دُوسرے پر مبتلا
درد ہے دِل پر فدا اور دِل فدائے دردِ دل

حُسن کی دِلداریاں کیوں عشق کا حصّہ نہ ہوں
حُسن میں پنہاں ہیں لاکھوں رازہائے دردِ دل

نامہ بر قدموں پہ تیرے دِل فدا یہ تو بتا
سُن لیا تھا اُس نے میرا ماجرائے دردِ دل

درد کی لذّت پہ دِل تو رفتہ رفتہ مِٹ گیا
اِک سکوتِ مستقل اب ہے بجائے دردِ دل

ختم کر حیرت خدا را داستانِ سوزِ غم
کون سُن سکتا ہے تیرا ماجرائے دردِ دل

Marfat.com

ضبط کہتا ہے آہ نہیں حال سنائے نہ بنے
کیا کرے سینے میں جب بات چھپائے نہ بنے

ہوں جو خاموش، تو پھر جان و جگر جلتے ہیں
راز وہ ہے مرے دل میں جو سنائے نہ بنے

عشق میں پہلا قدم بھی نہیں اٹھ سکتا ہے
ہستیِ دل کوئی جب تک نہ مٹائے نہ بنے

تم نہ چاہو تو میں مرکر بھی نہیں مل سکتا
تم جو چاہو تو کبھی مجھ سے بن آئے نہ بنے

یاد سے اُن کی مری جان نکلی جاتی ہے
اور بھلاؤں بھی جو اُن کو تو بھلائے نہ بنے

یہ تو مانا کہ بُری ہوتی ہے بربادیِ دل
یہ بھی ہے اُن کو مری خاک اُڑائے نہ بنے

آج خاموشی بھی اُس بزم میں ہے نالہ کناں
اور حیرت ہو اگر بزم پہ چھائے نہ بنے

نہ گئیں آہ وزاریاں نہ گئیں
دل کی ناکردہ کاریاں نہ گئیں
حسن کی جلوہ باریاں نہ گئیں
عشق کی بیقراریاں نہ گئیں
پتے پتے میں ذرے ذرے میں
ان کی صنعت نگاریاں نہ گئیں
نہ رکا دستِ ساقیٔ فیاض
میری بھی بادہ خواریاں نہ گئیں
لاکھ بدکار میں رہا لیکن
ان کی آمرزگاریاں نہ گئیں
کرکے حیرت کو خلق میں حیران
ان کی آئینہ داریاں نہ گئیں

# جلوۂ مستانہ

جس روز سے دیکھا ہے وہ جلوۂ مستانہ
ہر دل ہوا میخانہ ہر آنکھ ہے پیمانہ

اب دل کا تقاضا ہے اے جلوۂ جانانہ
بت خانے میں کعبہ ہو کعبے میں ہو بت خانہ

چل اے دلِ وحشی چل ہر ذرّہ پریشاں ہے
سنسان ہے مدت سے پھر نجد کا ویرانہ

محبوس تمنائیں ارمان پریشاں ہیں
دل غیرتِ زنداں ہے دل غیرتِ ویرانہ

سر جائے تو ہاں جائے جاں جائے تو ہاں جائے
بس پاؤں نہ ہٹ جائے اے ہمتِ مردانہ

اک درد کی دنیا ہے حیرت کی طبیعت بھی
اور اس کی غزل خوانی اک نعرۂ مستانہ

Marfat.com

کامیابی کامرانی اَور ہے
میرے اِشکوں کی روانی اور ہے

قِصّہ ہائے حسن و خوبی خوب ہیں
عشق کی لیکن کہانی اور ہے

آبِ شمشیرِ نگہ قاتل ہے پر
شرمگیں چتون کا پانی اور ہے

گرچہ تفسیرِ زباں ہے شرحِ غم
گفتگوئے بے زبانی اور ہے

لاکھ مرقد پر چڑھائیں پھول وہ
مٹنے والی نوجوانی اور ہے

وجہِ حیرت سب ہی جلوے ہیں مگر
جلوۂ حیرت رانی اور ہے

# نوجوان سے

رمیدہ مثلِ ہوائے عالم تری شمیمِ خیال کیوں ہو
تو احسن الخلق ہے جہاں میں تو پھر زبوں تیرا حال کیوں ہو
تجھی سے شیرازۂ جہاں ہے کہ بے نشاں کا تو ہی نشاں ہے
تو رازِ قدرت کا راز داں ہے جہاں میں تو پائمال کیوں ہو
تو جانتا ہے کہ تیری کھیتی ترے ہی ہاتھوں پنپ سکیگی
تو بے خبر جب رہیگا اُس سے تو بار ور یہ نہال کیوں ہو
تو غیر کے در پہ جھک رہا ہے کہاں ہے تیری وہ ہمت عالی
تو اپنے جلووں میں خود سما جا جہاں میں تیری مثال کیوں ہو
تو اپنی ذاتی تجلیوں سے جہاں کو آئینہ خانہ کر دے
کہ جس سے رنگیں ہو سارا عالم وہ حیرتِ خستہ حال کیوں ہو

Marfat.com

نہ ویرانے میں بستا ہوں نہ تیوں آباد بستی میں
نگاہِ یار کے صدقے بسر ہوتی ہے مستی میں،

ارے نادان مٹ جا سر بسر الفت کے کوچے میں
کہ رازِ سربلندی ہے نہاں اس جا کی پستی میں

تری پُرکیف آنکھوں سے پیا ہے جام دونوں نے
غزالانِ ختن ہیں شوخ نرگس مست مستی میں

کسی کے دردِ بے پایاں کی کیونکر تاب ہو مجھ کو
کہاں سے لاؤں اتنی طاقتیں کمزور ہستی میں

یہاں کیا کر سکے گی سوزنِ تدبیر اے ہمدم
رفو کیا ہوں کہ لاکھوں چاک ہیں ملبوس ہستی میں

چراغِ معرفت کی ضیا میں دیکھ او غافل
خدائی طاقتیں موجود ہیں انساں کی ہستی میں

خدا جب میرا وارث ہے خدائی بھی مری وارث
زمانہ کیوں نہ وارث ہو مرا وارث پرستی میں

کہیں ایسا نہ ہو اسرار کے پردے سرک جائیں
خدا جانے میں کیا کیا بک گیا ہوں جوشِ مستی میں

زمانہ تک رہا ہے کیوں مجھے مجھکو بھی حیرت ہے
خدا جانے چھپا ہے کون اس ناچیز ہستی میں

Marfat.com

# آنکھیں

عشقِ مضطر کی اشکبار آنکھیں — حسن کی قربان پر نثار آنکھیں
عشق اب عمر بھر تماشا کر — ہو چکیں وقفِ انتظار آنکھیں
دل کی دنیا ہلائے دیتی ہیں — وہ تری مست و پُرخمار آنکھیں
ہائے کتنی ہیں پیار کے قابل — وہ حسیں وہ ستم شعار آنکھیں
کاش ایسی نگاہ مل جاتی — جس سے دیکھوں وہ بار بار آنکھیں
کفر و ایماں فروش ہیں دونو — ایک کافر کی دیندار آنکھیں
کسقدر ہائے یاد آتی ہیں — وہ کسی کی جفا شعار آنکھیں

بن رہی ہیں مرقعِ حیرت
رشکِ آئینہ آبدار آنکھیں

Marfat.com

اِس سے کچھ مطلب نہیں کیا عشق کا انجام ہے
اُن پہ صدقے ہو کے مرجانا ہمارا کام ہے
عشق کی تکلیف کو تکلیف میں کیونکر کہوں
یہ تو دنیا بھر کے آراموں کا اِک آرام ہے
کیوں نہ سینے سے کلیجے سے لگا رکھوں انہیں
دِل میں جتنے تیر ہیں اُن پر تمہارا نام ہے
جس نے دیکھا دیکھتے ہی مست و بیخود ہو گیا
حسن کا جلوہ نہیں یہ بے خودی کا جام ہے
کثرتِ عصیاں سے لرزاں تھا میں بعید حشر میں
رحمتیں بول اٹھیں بخشش تو ہمارا کام ہے
جس کو دیکھا مست ہے، مدہوش ہے سرشار ہے
چشمِ ساقی کا یہ اِک ادنیٰ سا فیضِ عام ہے
عشق کا بارِ ملامت منت سر پر لے لیا
جرأتِ جانباز کا جرأت فزا ہر کام ہے

Marfat.com

کانوں میں اک صدا جو سمائی ہوئی سی ہے
روزِ ازل کی اُن کی سنائی ہوئی سی ہے

دِل میں یہ اک ادا جو سمائی ہوئی سی ہے
جانے کہاں کی اُن کی دکھائی ہوئی سی ہے

ہم مر کے بھی نہ جائیں گے کوچے سے آپ کے
کچھ اب تو دل میں ایسی سمائی ہوئی سی ہے

وہ آئیں میرے قتل کو ایسے کہاں نصیب
یہ تو کسی کی یوں ہی اڑائی ہوئی سی ہے

کس بیگنہ کے خون سے شرما رہے ہیں آپ
شمشیر آج خوں میں نہائی ہوئی سی ہے

کچھ درد کی تڑپ ہے نہ فرقت کا ہے ملال
وہ شکل دل میں ایسی سمائی ہوئی سی ہے

حیرت غزل نہیں ہے تمہاری یہ سحر ہے
حیرت تمام بزم پہ چھائی ہوئی سی ہے

Marfat.com

# ہوش ہے

جلوہ آرا کون بے پردہ بہ پردہ پوش ہے
ذرّہ ذرّہ بزمِ ہستی کا جواب مدہوش ہے
آپ کی تصویر ہر دم دِل سے ہم آغوش ہے
یعنی وہ بے ہوش ہوں قربان جس پر ہوش ہے
رحمتوں والے سے شکر ہے گنہگاروں کی آج
ہم اِدھر خاموش ہیں اور وہ اُدھر پُر جوش ہے
بے خبر ہونے پہ بھی ہے سارے عالم کی خبر
ایسی بے ہوشی ہیں مستانوں کو ایسا ہوش ہے
ہم بلانوشوں کی ہمّت کو تو اے ساقی نہ پوچھ
دونو عالم سر پہ رکھ لے جائیں اتنا جوش ہے

Marfat.com

تہ کو اِن گہرائیوں کی پائے کیا غواصِ عقل
رودِ بار عشق کا ہر قطرہ قلزم نوش ہے

جانے والے پھر انہیں مستی بھری آنکھوں سے دیکھ
لوگ کہتے ہیں ترے بیمار کو پھر ہوش ہے

اللہ اللہ اِک زمانہ ہے خرابِ آرزو
اُس نگاہِ مست پر صدقے متاعِ ہوش ہے

واہ کیا حیرت فزا منظر ہے دل کی بزم کا
جلوۂ حیراں سے اب حیرت جو ہم آغوش ہے

حسن والوں میں بھی اب تو ہو رہے ہیں تذکرے
سن رہے ہیں آجکل حیرت کفن بردوش ہے

# دیدارِ یار

ہجومِ محشر میں کل سُنا ہے کہ عام دیدارِ یار ہوگا
چمک کے جو طُور پر چھپا تھا وُہ جلوہ پھر آشکار ہوگا
رہِ طلب میں جو مِٹ مٹا کر رہِ طلب کا غبار ہوگا
وُہ سُرمۂ چشمِ شوق ہوگا وُہ غازۂ رُوئے یار ہوگا
تو دِل سے اُن پر نثار ہو جا زمانہ تجھ پر نثار ہوگا
رہِ محبّت کا ذرّہ ذرّہ ترے لئے بیقرار ہوگا
عجیب اُلٹی ہے چال اِسکی عجب محبّت کا فلسفہ ہے
کہ جتنا سرشار کوئی ہوگا اُسی قدر ہوشیار ہوگا
تُو ہی تو اے ساقیِ محبّت سرورِ جاں ہے خمارِ دل ہے
کہ تیری آنکھوں سے جس نے پی لی وُہی ترا بادہ خوار ہوگا
ہنسی کہو اِس حسین صورت کو دیکھ کر آئینے کے اندر
جو دِل تمہارا ابھی جا رہا ہو تمہیں بھی کچھ اختیار ہوگا
نہ پھر سنبھلتے بنے گی تجھ سے ابھی سے اے باغباں سنبھل جا
کبھی جو آ نکلے وُہ چمن میں چمن چمن شعلہ زار ہوگا
نہ پُوچھو حیرت کا کچھ ٹھکانا وُہ اپنی حیرانیوں میں گُم ہے
کِسی کے در پر پڑا ہُوا وہ بحالِ زار و نزار ہوگا

پرتوِ نورِ حُسن سے دِل کو مرے خبر کہاں
زینتِ بزم ہے کوئی اتنی مجھے نظر کہاں

اُف رے وفورِ اضطراب ذوقِ نظر بھی محو ہے
سوزِ دروں پہ مِٹ گئے قلب کہاں جگر کہاں

بزمِ خیال کی طرح بزمِ وجود اُٹھ گئی
شمع کے ساتھ رات کے ٹوٹے ہوئے وہ پر کہاں

ل تو گیا وہ آستاں سجدے نثار کر بھی دے
جذبۂ شوق اب ترا سجدہ فروشِ سر کہاں

کیسی تجلّیٔ جمال اپنا ہی انتخاب ہے
حسنِ تخیّلات ہے شمس کہاں قمر کہاں

کس کی ہے دُکھ بھری صدا راتوں کی نیند اُڑ گئی
پھر سے کہیں جناب اب نالوں میں ہے اثر کہاں

حیرتِ انتشار سے کیوں نہ ہو قلب منقلب
جلووں کا یہ ہجوم ہے حیرتِ گم منظر کہاں

Marfat.com

# انتظار میں

نکلے جو دم کسی کا ترے انتظار میں
کیا خاک چین پائے وہ کنجِ مزار میں

او مستِ ناز اُف تری محشر خرامیاں
اک حشر سا بپا ہے دلِ بیقرار میں
کہنا نہ پھر کہیں ہمیں بدنام کر دیا
دیکھو کہ دل نہیں ہے مرے اختیار میں

اب کیا کہیں کہ کیسے ملا آستانِ یار
سجدے قدم قدم پہ کیے رہگذار میں
اُس عندلیبِ سوختہ ساماں کی کچھ نہ پوچھ
جس کا اُجڑ گیا ہو نشیمن بہار میں

Marfat.com

اُس برق وش کے حسن کی اللہ رے تپش
اِک آگ سی لگی ہے دلِ داغدار میں

قسمت کی نارسائیاں بعدِ فنا رہیں
مر کے بھی دفن ہو نہ سکا کوئے یار میں

کیا پوچھتے ہو دل کا پتہ دل کا کیا پتہ
مدت ہوئی کہ مل گیا گرد و غبار میں

خورشیدِ حشر اپنی دکھاتا ہے تابشیں
میں سو رہا ہوں گوشۂ دامانِ یار میں

حیرت کہ تجھ کو حیرتِ دیدار ہو نصیب
آ دیکھ لے تو شانِ خدا حسنِ یار میں

Marfat.com

حسن گر بے نقاب ہو جاتا عشق خانہ خراب ہو جاتا
چھو جو لیتا تمہارے قدموں کو ذرّہ بھی آفتاب ہو جاتا
آہِ سوزاں سے قلبِ مضطر کی سنگ بھی آب آب ہو جاتا
حسن ناکام رہ نہیں سکتا عشق کیوں کامیاب ہو جاتا
جلوۂ دید کے تماشے ہیں ختم یوم الحساب ہو جاتا
ذرّے ذرّے میں اپنا گھر ہوتا، ہیں جو خانہ خراب ہو جاتا
بن سنور کے جو وہ نہ آجاتے میرا لاشہ خراب ہو جاتا
حسن بہرِ سوالِ دل آتا عشق کیوں لاجواب ہو جاتا
وہ تڑپنے میں دل کو ملتا مزا سر بسر اضطراب ہو جاتا
عشق آئینہ بن کے گر آتا
حسن حیرت مآب ہو جاتا

Marfat.com

# آرزوئے دید

دیدار ہو کسی کا مدّت سے آرزو ہے
کیا کھیل ہے قضا کی خود ہم کو جستجو ہے
صورت کسی کی دل میں ایسی بسی ہوئی ہے
میں اُس کے رُوبرو ہوں وہ میرے رُوبرو ہے
اللہ رے تصوّر اللہ رے سمائی
جسکو بھی دیکھتا ہوں تجھ سا ہی ہو بہو ہے
سوز و گداز بن کر تو دل میں بس رہا ہے
خود کو جو دیکھتا ہوں اے جان تو ہی تو ہے
اے وارثؒ دو عالم اب اس کی لاج رکھنا
تیری ہی رحمتوں سے حیرت کی آبرو ہے

محبت ہی حیاتِ جاوداں ہے رُوحِ انساں کی
یہ مِل جائے تو کچھ حاجت نہیں پھر آبِ حیواں کی
گھٹائیں گھِر کے آئی ہیں غم و اندوہ و حرماں کی
الٰہی خیر ہو اب میرے ضبطِ سوزِ پنہاں کی
یہ شوریدہ سری کس کام آئی میری وحشت میں
وہیں پر ہیں جہاں پر تھیں حدیں دیوارِ زنداں کی
کسی مستی بھری آنکھوں نے پھر میری طرف دیکھا
خبر اب کیا رہے گی مجھ کو اپنے دین و ایماں کی
زمین و آسماں کی وسعتیں دِل میں سمائی ہیں
یہ اِک ہلکی سی جولانی ہے میری طبعِ جولاں کی
کسی کے جلوۂ رخ کی جھلک ہر روز مِل جاتی
اڑاتا دھجیاں ہر روز میں جیب و گریباں کی
تو ہی بتلا ترا حیرتؔ کہاں جائے ترے در سے
بسر ہو گی کہاں پر جا کے اب اس تیرے حیراں کی

Marfat.com

# حسن و عشق

عشق کی سرگرمیاں سرجوشیاں
حسنِ ظالم کی تغافل کوشیاں

اُن کی میرے قتل کی سرگوشیاں
اور مری تیاریاں سرجوشیاں

اب تو اُنکی بھی خبر دِل کو نہیں
اللہ اللہ رے مری بیہوشیاں

جستجوئے یار میں معدوم ہوں
کیوں مخجل ہونگی مری روپوشیاں

خم کے خم پیتا ہوں اور ہشیار ہوں
کیا بلا ہیں میری بادہ نوشیاں

اُن کے استفسارِ حالِ زار پر
کہہ گئیں سب کچھ مری خاموشیاں

حیرتِ شیریں بیاں کچھ اور بھی
حیرت افزا ہیں تری خاموشیاں

Marfat.com

سلام اے انتظامِ عالم سلام میرا سلام میرا
جنوں خرد ہے خرد جنوں ہے نظام ہے بے نظام میرا

پڑا ہوں دُور انکے در سے زاہد ہیں کالے کوسوں ہزاروں منزل
پر اُن کے جلووں سے دِل ہے روشن مثالِ ماہِ تمام میرا

بس ایک تجھ پر جو مر مٹا ہوں زمانہ سب میرا ہو گیا ہے
فنا بھی میری بقا بھی میری جہاں میں باقی ہے نام میرا

تِری محبت میں مر کے پھر بھی میں جی رہا ہوں یہ کیا غضب ہے
نہ زندگی زندگی ہے میری نہ موت کرتی ہے کام میرا

جو قتل گہہ میں شہید سب کو کیا مجھے بھی نہ چھوڑ قاتل
میں زورِ بازو پہ تیرے قرباں ابھی ہو قصّہ تمام میرا

جفا بھی تیری وفا ہے مجھ کو اسی بہانے سے یاد کر لے
رہے زمانے میں نام تیرا بلا سے مٹ جائے نام میرا

دماغ بے حس خیال باطل زبان میری نہ نطق میرا
کسی کی حیرت کے ہیں کرشمے جو ہے مؤثر کلام میرا

# تلاش

بس میں ترے زمیں ہے قبضے میں آسماں ہے
اے دو جہاں کے مالک میرا نشاں کہاں ہے

سینے میں بن کے حسرت اِک تیرِ بے کماں ہے
جب تک رہے یہ دل میں انسان نیمجاں ہے

فصلِ بہار میں تو قیدِ قفس میں گذری
چھوٹے جو اب قفس سے تو موسمِ خزاں ہے

ہر ذرّہ اُس کی منزل صحرا ہو یا ہو گلشن
کیوں بے نشاں رہے وہ تیرا جو بے نشان ہے

لطف و کرم سے اپنے اب اس کو تو اُٹھا لے
حیرت زدہ یہ تیرا بربادِ دو جہاں ہے

Marfat.com

# نصابِ عشق

کیوں نہ ہوں دیوانہ میں عینِ شبابِ عشق ہے
دل میں ہر دم نغمہ زن گویا ربابِ عشق ہے

ایسی دِلداری پہ جان و دل تصدّق ہوں نہ کیوں
اپنے ذرّوں پر فدا خود آفتابِ عشق ہے

او رہینِ بے کسی تو پستئ ہمت مٹا
تیری ہستی خود زمانہ میں نصابِ عشق ہے

عالمِ اسباب کو ادراک اس میں کچھ نہیں
آپ ہی تعبیر ہے اپنی وہ خوابِ عشق ہے

اپنے مٹ جانے کی تجھ کو بھی خبر اے دِل نہ ہو
زندگی کیا ہے بس اِک موہوم خوابِ عشق ہے

Marfat.com

دن نکل آیا تو اٹھ کر اس کی اب تعبیر دیکھ
وجہِ بیداریٔ عالم تیرا خوابِ عشق ہے

کیوں حوادث کے تھپیڑے اس سے ہوں بروئے کار
جو تلاطم سے نہ ٹوٹے وہ حبابِ عشق ہے

جس کے اک قطرے سے دنیا ہوگئی مست و خراب
وہ تو اک ہلکی سی پھیکی سی شرابِ عشق ہے

کون سی آنکھوں سے دیکھوں کس زباں سے ہو بیاں
حسن کا ہر ایک ذرّہ آفتابِ عشق ہے

عشق میں ناکامیوں کا ماحصل مجھ سے نہ پوچھ
کامیابِ عشق بھی ناکامیابِ عشق ہے

ڈھونڈتے ہر کیا ٹھکانا حیرتِ حیران کا
خانماں برباد و بدمست و خرابِ عشق ہے

Marfat.com

تڑپ اور اتنا تڑپ تو اے دِل کہ عین صبر و قرار ہو جا
تو انتہائی خموشیوں سے فضاؤں میں نغمہ بار ہو جا

اگر محبت نبھانی چاہے تو یار سے کچھ طلب نہ رکھ تو
ہزار تجھ سے کرے وہ نفرت تو اس پہ دل سے نثار ہو جا

ارے خرابِ نشاطِ فانی تو دائمی عیش پر نظر رکھ
اگر تجھے اختیار ہے کچھ تو خود ہی بے اختیار ہو جا

تو وضعداری پہ اپنی مِٹ جا کہ مرتے دم تک نبھا دے اسکو
ہزار سرمستِ بیخودی ہو، مگر خودی پر نثار ہو جا

وہ کارنامے ترے سنہری فسانے جھوٹے بنے ہوئے ہیں
زمانے بھر کو جگانے والے تو پھر سے اب ہوشیار ہو جا

جو کامرانی جہاں کی چاہے جو ہو تمنا تجھے مکرانی
کسی کے دُکھ میں شریک ہو جا کسی کے دِل کا قرار ہو جا

خرابِ کیفِ نیاز مندی طلسمِ اُلفت نہ ٹوٹے حیرت
جہاں کو آئینہ خانہ کر دے زمانہ کا رازدار ہو جا

Marfat.com

وہ نہیں ہے مجمعِ عام میں نہ وہ اپنی خلوتِ ناز میں
وہ برنگِ حُسن ہے جلوہ گر مرے قلبِ آئینہ ساز میں
کہوں کیا دکھائی دیا مجھے فقط اِک تجلیِ ناز میں
کہ حقیقتیں ہی حقیقتیں نظر آئیں حُسنِ مجاز میں
تجھے کچھ خبر بھی ہے غزنوی وہ کرشمہ سازیِ عشق تھی
وہ تری ہی آنکھ کا نُور تھا جو چمک رہا تھا ایاز میں
وہ نیاز مندیاں عشق کی ہوئیں اُنکے ناز میں جلوہ گر
کھُلی چشمِ دل تو عیاں ہُوا میں ہُوں ناز میں وُہ نیاز میں
میرا عِشق اب ترا حسن ہے مرا حسن اب ترا عشق ہے
یہی اصل ناز و نیاز ہے جو نیاز میں وہی ناز میں
میں ترے ہی در کا فقیر ہوں میں ترے ہی غم میں اسیر ہوں
مجھے اِک ذرا سی جگہ ملے تری چشمِ بندہ نواز میں
تو کہیں نہیں ہے تو ہر جگہ مجھے کیوں نہ حیرتِ دید ہو
کہ ہزاروں پردوں میں چھپ کے بھی تو نہیں ہے پردۂ راز میں

Marfat.com

# رنگینیِ رُخ

فضائے دہر رنگیں ہے بہارِ رُوئے جاناں سے
کوئی دیکھے یہ جلوے دیدۂ خوں نابہ افشاں سے

ذرا اک اور چھینٹا جاتے جاتے بھی نمکداں سے
کہ ریزش ہے دعاؤں کی لبِ ہر زخمِ خنداں سے

کہاں کے نہر و مہ کیسی تجلّی طورِ سینا کیا؟
مرا سینہ مُنوّر ہے کسی رُوئے درخشاں سے

میں جاؤں تو کہاں جاؤں خرابِ آرزو ہو کر
ہوائیں آرہی ہیں خلد کی جب کوئے جاناں سے

یہ کس کو دیکھ پایا ہے کہ جس کی جلوہ باری سے
نظر آنے ہیں جب حیرت نظر آتے ہیں حیراں سے

Marfat.com

# او کماندار

مجھ سا دُنیا میں کوئی صاحبِ تقدیر نہیں
یعنی ناکام میری کوئی بھی تدبیر نہیں
میں ہوں خاموش مرے عشق کو شایاں ہے یہی
وہ سمجھتے ہیں مری آہ میں تاثیر نہیں
او کماندار! تجھے اپنی نگاہوں کی قسم
کیا مرے واسطے ترکش میں کوئی تیر نہیں
دِل کے سو ٹکڑے ہوئے خون بہا جان گئی
جب کہا اُس نے کہ ترکش میں کوئی تیر نہیں
واہ کیا حُسنِ دلآویز ہے اللہ اللہ
خود بخود دل میں نہ کھُب جائے وہ تصویر نہیں
عقل والوں سے غبیا پاشیاں حیرت کی نہ پوچھ
حیرتِ جلوہ گری ہوش کی تصویر نہیں

Marfat.com

# حسنِ آبرو

دِل کو پابندِ رنگ و بُو کر کے
آبرو کھوئی آرزو کر کے

خود کو کھو بیٹھے اپنے ہاتھوں سے
کیا مِلا اُن کی جستجو کر کے

خدمتِ خلق سے ہوئے مخدوم
آبرو پائی آبرو کر کے

دل کا ویرانہ کر لیا آباد
وقفِ ارمان و آرزو کر کے

رشکِ صد سینا کر لیا سینہ
دلنشیں ایک شمع رُو کر کے

تم نہ کر بیٹھنا کہیں تقلید
وہ بلائیں تمہیں جو تو کر کے

حیرتِ آئینہ ہوئے جبرتؔ
آئنہ رُو کو رُوبرُو کر کے

Marfat.com

# کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

یہ مسجد مندر میخانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے
سب جاناں ہیں تیرے کاشانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

اِک ہستی کا تیرے قائل ہے انکار پہ کوئی مائل ہے
اصلیت لیکن تو جانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

اِک خلق میں شامل کرتا ہے اِک سب سے اکیلا کہتا ہے
ہیں دونوں تیرے مستانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

کہیں حسن میں جلوہ فرما ہے کہیں آتشِ عشق میں جلتا ہے
تو کیا ہے؟ کوئی کیا جانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

اِک مستِ الست ہے دیوانہ اِک دانا بینا فرزانہ
اِک خم سے بھرے دو پیمانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

یوں نام کو بلبل گل پر ہے اور شمع پہ مائل پروانہ
ہیں ایک ہی جلوے کے دیوانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

حیرت میں عالم سارا ہے کیا دل میں بھید چھپایا ہے
اِک بات ہے سو ہیں افسانے کوئی یہ مانے کوئی وہ مانے

نہ یوں محبت میں جان کھوتے نہ دِل لگاتے نہ ایسے ہوتے
نہ چین دن کو نہ شب کو روتے نہ دِل لگاتے نہ ایسے ہوتے
الٰہی فرقت میں کیا گذرتی کہ وصل میں بھی جو پھنک رہے ہیں
نہ ہاتھ یوں زندگی سے دھوتے نہ دل لگاتے نہ ایسے ہوتے
وُہ جی پہ اپنے گذر رہی ہے نہ کہہ سکیں گے نہ سُن سکیں گے
نہ دل کا آنکھوں سے خون روتے نہ دل لگاتے نہ ایسے ہوتے
ہم ایک مٹی کا ڈھیر ہیں اب کسی کے کیا کام آسکیں گے
نہ اس طرح نقدِ جان کھوتے نہ دِل لگاتے نہ ایسے ہوتے
لگی ہے ایسی کہ جل بجھے ہیں مگر تمنا ہے اور سُلگیں
کہ مشعلِ بزمِ عشق ہوتے نہ دِل لگاتے نہ ایسے ہوتے
لبوں پہ اب دم اٹک رہا ہے نہ جی رہے ہیں نہ مر رہے ہیں
سِسک سِسک کے نہ جان کھوتے نہ دل لگاتے نہ ایسے ہوتے
تمام حیرت بنے ہوئے ہیں تمام حسرت بنا چکے ہیں
حواس و ہوش اپنے یوں نہ کھوتے نہ دِل لگاتے نہ ایسے ہوتے

وہ دل ہی نہیں جسکو اے جانِ خوبی ترے درد سے کوئی الفت نہیں ہے
وہ کیا آنکھ جس میں کہ اے نورِ عالم ترے حسن کی کوئی رنگت نہیں ہے

یہ ہے فطرتِ عشق خاموش رہنا کسی کی نہ سُننا کسی سے نہ کہنا
سوائے ترے ذکرِ شیریں کے اے جان کسی ذکر میں کچھ حلاوت نہیں ہے

تری شکل ہو میرے سینہ میں پنہاں ترا درد ہو میری ہستی کا ساماں
تری یاد میں بھی جو نکلے مری جاں مجھے پھر بھی دعوائے الفت نہیں ہے

حقیقت مرے دل پہ سب آشکارا تری رحمتوں پر ہے کامل سہارا
جو غفار تو ہے جو ستار تو ہے مجھے کچھ بھی خوفِ قیامت نہیں ہے

مری پارسائی مرا زہد و تقویٰ یہ میرے لئے ہیں میں جو کچھ کروں گا
کوئی شیخ سے جا کے کہہ دے خدارا خدا کو تو ان کی ضرورت نہیں ہے

یہ دارالاماں ہے یہی جائے عرفاں یہی رندِ میخوار ہیں اہلِ ایماں
جو ساقی نہ ہو اور نہ ہو بزمِ رنداں تو جنت بھی دراصل جنت نہیں ہے

تحیر فزا ہے یہ شفقت کسی کی مجھے ہو چکی ہے زیارت کسی کی
عنایت کسی کی ہے رحمت کسی کی یہ حیرت مری اپنی حیرت نہیں ہے

Marfat.com

# سوز و گداز

حُسن جب محوِ ناز ہو جاتا	عشق کیوں بے نیاز ہو جاتا
وقفِ سوز و گداز ہو جاتا	پھر یہی قدرت کا راز ہو جاتا
اُن کے قدموں پہ جھک گیا ہوتا	سرو بھی سرفراز ہو جاتا
پھر خدائی تری خدائی تھی	تو جو بندہ نواز ہو جاتا
تو جو مخلوق پر فِدا ہوتا	تجھ پہ خالق کو ناز ہو جاتا
بے نیازی کی حد بھی مل جاتی	میں بھی گر بے نیاز ہو جاتا

اُن کی حیرت نصیب گر ہوتی
میں بھی آئینہ ساز ہو جاتا

Marfat.com

# نہ سہی

میں اگر باوفا نہیں نہ سہی
اور تم پُر جفا نہیں نہ سہی

درد کی کچھ دوا نہیں نہ سہی
جس میں تیری رضا نہیں نہ سہی

عشق بھی تو اُسی کا جلوہ ہے
حسن کو گر بقا نہیں نہ سہی

عشق تو مر کے زندہ رہتا ہے
زندگی کو بقا نہیں نہ سہی

موت مقصود ہے بتوں سے سہی
ہاں قضا سے قضا نہیں نہ سہی

شوق سے قتلِ عام کر ظالم
تجھ کو خوفِ خدا نہیں نہ سہی

اُن کے جلوے تو سب سلامت ہیں
میرا کچھ بھی پتا نہیں نہ سہی

میں مروں یا جیوں تجھے کیا ہے
تجھ پہ میں مرمٹا نہیں نہ سہی

وُہ تو دل میں بسے ہوئے ہیں مرے
اُن کو میرا پتا نہیں نہ سہی

حسن آئینہ ساز ہو جائے
عشق حیرت فزا نہیں نہ سہی

# سعی ناکام

خاص کے پیرو نہ حامی عام کے ہم تو بندے ہیں تمہارے نام کے
سب ہیں دیوانے فقط اک نام کے کیوں یہ جھگڑے ہیں رحیم و رام کے
اُنکے در تک آ ہی پہنچے آخرش صدقے اپنی کوششِ ناکام کے
مے چھلکتی جا رہی ہے دیکھنا کچھ اُتارو اب تو صدقے جام کے
زُلف بکھرائے ہوئے اُٹھے ہیں وہ صبح نے جلوے دکھائے شام کے
ایک ہی مقصد تھا جس پر مر مٹے آدمی ایسے بھی تھے کچھ کام کے
کھو چکے ہوش و حواس و عقل و ضبط ہم بھی کوئی آدمی ہیں کام کے
اُٹھو اور اب اُٹھ کے ہمت پھر کرو شکوے کب تک گردشِ ایام کے

وارثی حیرت جہاں پر چھا گئی
صدقے اپنے جامۂ احرام کے

Marfat.com

# ہو جا

محوِ نیاز ہو کر ہم طرح ناز ہو جا
او مٹنے والے مٹ کر ہستی کا راز ہو جا

وہ ناز کرنے والا آ ہی رہیگا اک دن
اے دیدۂ تمنا عمرِ دراز ہو جا

کچھ موت ہی کریگی اب تو علاجِ فرقت
اے درد تو ہی بڑھ کر بس چارہ ساز ہو جا

خود جذب ہو کے ان میں تو دیکھ انکی صورت
نظارہ کرنے والے نظارہ ساز ہو جا

اے حسنِ عشق پرور ہاں پھر وہی تجلی
محمود آ رہا ہے تو بھی ایاز ہو جا

کون و مکاں کی تجھ میں بھر جائینگی صدائیں
خاموشیوں سے اے دل فطرت کا ساز ہو جا

جلووں کے دیکھنے کو حیرت نظر کہاں ہے
اے جذبۂ تحیر آئینہ ساز ہو جا

Marfat.com

# حُسن چارہ ساز

حُسن کی کارسازیاں عشق کی سرفرازیاں
عشق کی دردمندیاں حُسن کی چارہ سازیاں
عشق کی جاں نثاریاں حُسن کی جاں نوازیاں
رنگِ نمود لائی ہیں دونوں کی بے نیازیاں
موت ہے رُوحِ زندگی، زندگی جانِ موت ہے
ایک ہی راز کی ہیں یہ دونوں کرشمہ سازیاں
آہ وُہ بے ثباتیٔ دہر کی حشر زائیاں
محوِ خیال ہوگئیں حُسن کی جلوہ سازیاں
چھپ کے ہوئے ہیں وہ عیاں آئنۂ جمال میں
حیرتِ عشق ہوگئیں حُسن کی جاں نوازیاں

Marfat.com

دِل کی دُنیا کا عجب طور و قرینہ نِکلا
اس میں جو آکے بسا پھر وہ کبھی نہ نِکلا
قُلزمِ حُسنِ محبّت کا سفینہ نِکلا
اِس میں جو ڈوبا وہ انمول خزینہ نِکلا
کینہ ورسینہ زمانے میں کمینہ نِکلا
اُن کو کھو دا تو وہ لعنت کا دفینہ نِکلا
ایسے انداز سے ذی الحج کا مہینہ نِکلا
دِل کا ہر ذرّہ مرا خاکِ مدینہ نِکلا
شانِ رحمت کیلئے کوئی گنہگار نہیں
گنجِ عصیاں میری بخشش کا خزینہ نِکلا
آرزو ضعف و نقاہت سے جو تھک کر بیٹھی
خونِ دِل میرا وہیں بن کے پسینہ نِکلا
حیرتِ جلوہ فلک پر جو رہا چودھویں شب
میرے پہلو میں وہی ماہِ شبینہ نِکلا

اے برقِ تجلّی جلووں سے یوں دل کو مرے روشن کردے
ہر قطرۂ دل کو طور بنا ہر ذرّے کو ایمن کردے

یہ کوچہ نہیں یہ در نہ سہی صحرا ہی سہی جنگل ہی سہی
تو ہاتھ سے اپنے قتل تو کر پھر چاہے جہاں مدفن کر دے

دل صبر و سکوں کا مسکن ہے آسودگیوں کی منزل ہے
پردے سے نکل کر پھر اس کو اک برق زدہ خرمن کر دے

اس در کی پہلے خاک بنا مٹ جائے تمنّا و شما
اے وحشتِ دل ہاں شوق سے پھر آوارہ مجھے بن بن کر دے

اے ساقیِ جلوہ طراز مرے تو وسعتِ جلوہ یوں پھیلا
آنکھوں سے مے کی نہر چلا ساحل میرا دامن کر دے

سینے کے مرے سب زخموں کی اس تیرِ نمکداں کو ہے قسم
چھلنی میں کوئی ذرّہ نہ رہے سینے کو مرے گلشن کر دے

دل جلوۂ حسن سے حیراں ہے کیا اس میں سمائے کیا ٹھہرے
اے کاش کوئی اُن جلووں سے دلِ حیرت کا مخزن کر دے

Marfat.com

# مطلعِ انوار

میری نظروں میں کوئی جلوہ تجلّی بار ہے
سینہ جس کی روشنی سے مطلعِ انوار ہے

دیکھنا وہ پا بہ لغزش کون سا مے خوار ہے
جس کی خاکِ زیرِ پا بھی مست ہے ہشیار ہے

عشق مونس عشق حامی عشق ہی دلدار ہے
عشق میری زندگی ہے عشق جانِ زار ہے

موت کیا ہے زندگی کی ہمدم و غمخوار ہے
زندگی بھی جان سے جس کیلئے تیار ہے

زندگی ہے بےبسی اور بےبسی ہے زندگی
یعنی آسانی بھی میرے واسطے دشوار ہے

چارہ گر کچھ غم نہیں ہے میں ہوں آزادِ الم
پُرسکوں ہے جان جسمیں شورشِ آزار ہے

اب تو ہر عنوانِ حیرت حیرت عنوان ہے
حیرتِ خاموش گویا حیرتِ گفتار ہے

Marfat.com

# حصۂ درد

کسی نے جامِ محبت پیا۔ پیا نہ پیا
کسی نے درد کا حِصّہ لیا۔ لیا نہ لیا
ہزار شوق سے تم پر مسرتیں قرباں
ہمارے سوز کا ساماں کیا۔ کیا نہ کیا
یہ جامہ زیبی تمہاری تمہیں مبارک ہو
ہمارا چاک گریباں سِیا۔ سیا نہ سیا
خوشا نصیب کہ تم جسکے چارہ سوز ہوئے
ہمارے درد کا درماں کیا۔ کیا نہ کیا
تو مشقِ ناز سے پامال کر نہ حیراں ہو
اب اسکا کیا ہے کہ حیرتؔ جیا۔ جیا نہ جیا

Marfat.com

# اظہار عشق

خالی جائے اُس نظر کا وار کیوں
دیکھنے والے رہیں ہشیار کیوں

عشق ہو تو عشق کا اظہار کیوں
رائیگاں ہو یہ دُرِ شہوار کیوں

جوڑ ہے ان کا ازل کے روز سے
گُل کو تنہا چھوڑ دے اب خار کیوں

ذرّے ذرّے میں وہی ہے جلوہ گر
مُضطرب ہو طالبِ دیدار کیوں

عشق تو انوارِ محسوسات ہے
عشق میں ہو زندگی بیکار کیوں

آنکھوں آنکھوں ہی میں ہوں راز و نیاز
لب پہ آئے گفتگوئے یار کیوں

کیوں کھلیں اُسرارِ حیرت دہر میں
مُنکشف ہوں معنئ اُسرار کیوں

Marfat.com

# زینتِ عشق

زینتِ عشق ہے جذبات کا پنہاں ہونا
تنگیٔ ظرف ہے اشکوں کا نمایاں ہونا

بس اُسی خاک کو ہے گورِ غریباں ہونا
واسطے جس کے ہے خاکِ درِ جاناں ہونا

قیس آوارۂ صحرا ہے تو ہونے دو اُسے
یاں تو گھر ہی کو میسر ہے بیاباں ہونا

زیبِ دیدہ ہو اگر جلوۂ پُر نور کوئی
دیکھئے کیا ہو پھر اُس آنکھ کا حیراں ہونا

چھا گئی اُس رُخِ انور کی ضیا سے حیرت
ورنہ حیرت کو میسّر نہیں حیراں ہونا

Marfat.com

# اچھا ہے

زندگی اچھی ہے جب اپنا خیال اچھا ہے
ایسے بیمار کا بستر پہ بھی حال اچھا ہے
عشق میں لاکھ مصیبت ہو مآل اچھا ہے
ہجر اچھا ہے مجھے شوقِ وصال اچھا ہے
فکرِ فردا نہ غمِ حال نہ ماضی کا خیال
سارے عالم سے ترا محوِ جمال اچھا ہے
اِک نظر تیری جو ہو جائے تو سُبحان اللہ
ورنہ جس حال میں تو رکھے وہ حال اچھا ہے
فرطِ حیرت سے چمک اُٹھا ہیں آئینہ صفت
اُس نے جب پُوچھا کہ حیرتؔ ترا حال اچھا ہے

Marfat.com

# پردے میں ہو

سامنے بیٹھے ہوں وہ اور مدّعا پردے میں ہو
حاصلِ اُلفت یہی ہے اور کیا پردے میں ہو

حسرتِ دیدار اِس طرف جلوہ نما پردے میں ہو
بےحجابی جلوہ اُس طرف لیکن ذرا پردے میں ہو

عاشقوں کی موت بھی ہے یادگارِ حُسن و عشق
دیکھنے میں ہو فنا لیکن بقا پردے میں ہو

بندہ پرور ہے یہی رازِ نیازِ عاشقی
ہو جفا لیکن ذرا مشقِ جفا پردے میں ہو

واہ رے ذوقِ طلب یُوں ہی تو کُھلنا چاہیئے
انکشافِ اُلفتِ حیرت نما پردے میں ہو

# اعلیٰ ادنیٰ

بات تو جب ہے رہے وقفِ دلِ آرا ہو کر
اور نا محرمِ ارمان و تمنا ہو کر
وہ نہیں اعلیٰ جو اعلیٰ بنے ادنیٰ ہو کر
وہی اعلیٰ ہے جو ادنیٰ رہے اعلیٰ ہو کر
ابرِ رحمت! میری جانب بھی ذرا سا ہو کر
کر دے زندہ دلِ مُردہ کو مسیحا ہو کر
جائے حیرت ہے رہے دہر میں رسوا ہو کر
ایک عالم میں جو مشہور ہو تیرا ہو کر
کون کہتا ہے کہ رسوائی و ناکامی ہے
کوئی دیکھے تو سہی حسن پہ شیدا ہو کر

کامل آزادیٔ وحشت ہے میسّر مجھ کو
نظر آنے لگا اب گھر بھی تو صحرا ہو کر

اِک محبّت کی نظر سے تری اے پیرِ مغاں
غیر بھی اب تو نظر آتا ہے اپنا ہو کر

تُو ہے وُہ چاند کہ جس چاند سے اے صلِّ علیٰ
طالبِ نُور ہے خورشید بھی ذرّا ہو کر

آنکھ وہ آنکھ ہے جس آنکھ میں تُو ہے پنہاں
دِل وہ دِل ہے جو ہمیشہ رہے تیرا ہو کر

کاش ہو جائے مقدر میرا اتنا یاور
سر نہ اُٹھے ترے سجدہ سے جبیں سا ہو کر

قیس آبادی میں کیوں جائے ضرورت کیا ہے
اُس کو صحرا ہی نظر آتا ہے لیلےٰ ہو کر

بے نیازی بھی تو حیرت میں ہے ماشاءاللہ
وہ جو دریا کو لئے بیٹھا ہے قطرہ ہو کر

# دل کی آگ

ہے کوئی جو برقِ جمال سے میرے دل میں آگ لگا سکے
جو بس ایک جلوۂ ناز سے میرے عقل و ہوش اڑا سکے
مجھے امتیاز تو کچھ نہیں مگر اس صلا پہ نثار ہوں
کہ ازل کے دن جو سُنی تھی دُھن مجھے پھر وہ نغمہ سنا سکے
مجھے کوئی کس طرح سن سکے مجھے کوئی سن کے کریگا کیا
کہ وہ اک شکستہ صدا ہوں میں جو نہ دل سے لب پہ بھی آ سکے
میں نشان اپنا بتاؤں کیا میں وہی نوشتۂ یاس ہوں
کہ جو اپنی ہستی مٹا کے بھی نہ تیرا نشاں کہیں پا سکے
بڑھے کیوں نہ ہمتِ ضبطِ غم جو وہ شاہِ حسن ہی یوں کہے
کہ بس ایک حیرتِ زار ہے مرا بارِ غم جو اٹھا سکے

Marfat.com

# حیاتِ شباب

مجھے نگاہوں میں جذب کر لے مجھے حیاتِ شباب کر دے
مرے جگر کو شراب کر دے مرا کلیجہ کباب کر دے

کسی نظر میں ہو دینِ پنہاں کسی نظر میں ہو رنگِ دُنیا
مجھے تو مطلوب وہ نظر ہے جو دین و دُنیا خراب کر دے

جو تیرے بندے تو اُن کی اُمت جو تو ہے مالک تو وہ بھی آقا
اُنہی کے صدقے میں عاصیوں پر نورِ رحمتِ بے حساب کر دے

نہیں ترے میکدے میں کوئی جو مجھ سا ناکام آرزو ہے
طفیل اپنی نظر کا ساقی مجھے بھی اب کامیاب کر دے

وہی ہو جلوہ وہی ہو حیرت نہ ہوش باقی نہ بیخودی ہو
جو میں تحیّر کا خواب دیکھوں تو مجھ کو حیرانِ خواب کر دے

# قندِ پارسی

زہے اضطرابِ دلِ بیقرارے — سحر شام بر گیسو و رُخ نثارے
مراد او خالق چہ خوش رُو نگارے — دو عالم بہ حسن و جمالش نثارے
چہ فیاض ساقیِ میکش نوازے — بہ بخشیدنِ جام خود بیقرارے
بیا کز برائے تو برپا تلاطم — دلم خون شدہ دیدہ شد اشکبارے
بامیدِ نگہے فنا دم براہت — بچشمِ تلطف ببیں خاکسارے

منِ مردہ دل را بدہ آبِ حیواں
بہ حیرت نگر شاہِ آئینہ دارے

Marfat.com

# پوربی بھاشا

## ویوگ

کٹیلی رسیلی نجروالے موہن پیا تورے کارن جوگنیا بنوں گی
میں بکھرے تمہارے کی جوتنا سے بالم ان اندھیاری راتوں کو روشن کرونگی
میری زندگی اب تمہارے ہی درشن میرے دل کی دنیا تمہیں سے ہے روشن
جیوں گی سو توری مرونگی سو تجھ پر یوں ہی اپنا جیون گزارن کرونگی
سجن سکھ سے تم جو بدلیوا سدہارد تو سندیسوا اسُن لو اپنا ہمارد
تیری یاد من میں بسائے رکھونگی ترا نام لیتے ہی لیتے مروں گی
سجن تورے دکھ پریں وارونگی تن من سوامی تمہارو ہی ہے دھن یہ جوبن
یہی اپنا جیون جو ہو جاوے پورن تو ہر ایک دکھ سے میں جگ میں نرونگی
جو سپنے میں آکر دکھا جاؤ صورت تو حیرت پہ چھا جائے حیرت ہی حیرت
جو آجائے مرنے کی اپنے مہورت تو پھر ایسا مرنا میں نت نت مرونگی

Marfat.com

# پریت کی جیت

پریت کی جگ میں جیت رے بالم
پریت ہی سب کو میت

پریت ہی انگ میں جیون جیوتی انگ ساگر پریت انودھ موتی
ڈوب جا اس میں رول لے سب کو ڈوبے بناں نہیں مول تہارو

پریت کی ایسی ریت رے بالم
پریت ہی سب کو میت

پریم پیارا پریم سہارا پریم بناں نہیں جگ میں گذارا
جگ دوکان پریم ہے سودا جس میں ناہیں مہنگا سستا

جس نے اپنے آپ کو بیچا
اُس کی جگ ماں جیت رے بالم
پریت ہی سب کو میت

پریم ہوائیں بھینی بھینی
پریم کی بتیاں میٹھی میٹھی
دکھیا بیں اب کچھ نہ کہوں گی ایک نجر بس دیکھ مروں گی
جیونا جائے نہ بریت رے بالم
پریت ہی سب کو ہیت
جگ میں سب کو کام ہے اپنا مجھ کو تیرا نام ہے جپنا
سوپن ہی میں اب روپ دکھا دو
پاپ کلیسوا آ کے مٹا دو
برھن گاؤں نہ گیت رے بالم پریت ہی سب کو میت
جیرت نینن رکت بہایو
گم سم پریم کا روگ لگایو
اب یہ روگ ہے جیون اس کا تم ہو اس کے وہ ہے تمہارا
پریت کا انت پریت رے بالم
پریت کی جگ میں جیت

Marfat.com

پریم کی نیا کھیون ہار    اب تو لے چل پرلے پار
پاپ کا ساگر ٹھاٹھیں مارے
ٹوٹی نیا پھنسی منجدھا رے
تم سے گسیاں آس لگی ہے    جیت نہ ہو جائے ہار
اب تو لے چل پرلے پار
ساجن تمہرے پریم بناں مورا جیون رہت دکھی
توری موہنی مورت جب سے چھپی ہیں تو جیت جیت مری
ساجن تمہارا روپ انوکھا نینن بیچ سمایو
نینن کے دروازے ماسے ہردے آن بسایو
ہردے ماسے روم روم میں اپنا رنگ جمایو
پریم پیالو مدھ بھرد جائے لاگت سکھ اک بار
سدھ بدھ سگری بسرو جیرت بہنچت اپرم پار
پریم کی نیا کھیون ہار
اب تو لے چل پرلے پار

Marfat.com

اُن کی خبر با آنے کی پائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
آس درس کی ہردے بسائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
سانجھ سویرے بغیا کو دھائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
پھُول چنبلی بیلا بیں لائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
سوہنی مُورت موہنی مورت بانکی چتون نین رسیلے
جس نے دیکھی ہردے بسائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
پریتم پیارے راج دُلارے نینوں کے تارے جب سے پدھارے
پریم کی بنسی جگ بیں بجائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
شام مراری کرشن بہاری تن من دھن سب توپہ واری
دل کی منتھرا آن بسائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
گوکل باشی مُرلی بجا جا پاپ کلیشوا آکے مٹا جا
بھارت توری دینت دوہائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
یثرب والے احمد پیارے دو جگ کے تم تارن ہارے
اُمتا کی بنا بھنور بیچ آئی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
آؤ رے بالم نین میں رکھ لوں نین سے ہردے بیچ اتاروں
تجھ بن موہے نیند نہ آئی چُن چُن کلیاں سیج سجائی
دیکھو ری سکھیو بھاگ یہ مورے کیسے پیا کی ناری بنی ہوں
جن کی حیرت من پرچھائی چُن چُن کلیاں سیج سجائی

Marfat.com

# عکسِ حیرت

حضرت فقیر حیرت وارثی رح

حق ۷۸۶

# نذر

رہروانِ جادۂ فنا
فدایانِ منزلِ بقا
سالکانِ باصدق و صفا

## فقرائے باتمکین وارثی

کے نام نامی

سے مشرف ہوتا ہوا استدعائے قبولیت
کی بھیک کا متمنی

حیرت زدہ ازلی
فقیر حیرت شاہ وارثی

Marfat.com

خت

# عرضِ حال

## محبان والا قدر

اپنی بے ربط زندگی
زمین و آسمان کی بے پناہ وسعتوں میں سرگردان
قدرت کی ظاہری اور باطنی آئینہ داریوں پہ چلتی پھرتی
ایک صورت حیران - خود بھی حیران
اور زمانے بھر کی حیرانیوں کا سامان
اور آپ صاحبان کا فرمان
بھلا کہاں جبرت حیران —— کہاں طباعت و اشاعت کی پابندی گران —— مگر لیجئے —— لیجئے

مار کے زندہ کیا تو نے مری جاں مجھ کو
اٹھنے دے گا نہ کبھی یہ ترا احساں مجھ کو

کیونکہ بقول حافظؒ

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذتِ شرب مدامِ ما

پاس مالک کونین اور خالق برحق کی حقیقی رحمت کاملہ کا حیرت نشاں کرشمہ ہے۔ کہ کسی نہ کسی اور کسی نہ کسی روپ میں وہ ذات محیط کل منصۂ شہود میں جلوہ افروز ہو کر کائنات کی تسکین کا موجب ہوتی رہی۔

Marfat.com

مثلاً اگر بعثت سرورِ انبیاء سرکار آقائے دو عالم صلعم سے قبل انبیاء علیہم السلام نے مختلف ممالک میں مختلف شانوں کیساتھ نزول اجلال فرما ہو کر شان خلیل و کلیمؑ دکھائی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی بنسری سے صوت سرمدی کی لہر جگائی تو دوسرے بعد کے دور میں

"حالانکہ اسمِ اقدس نبوت کا انقطاع کلی ہوا"

مگر کارنامہ ہائے نبوت بڑی شان و شوکت سے جاری و ساری رہے۔ بالخصوص حضرت سرکار سید الشہداء۔ شیر کربلا حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

حَبِیبِی سَیِّدِی سُعدِی اِمَامِی
شَفِیعُ الخَلْقِ فِی یَومِ القِیَامِی
رَسُولٌ جَدُّہٗ خَیرُ الاَنَامِ
تُبَلِّغ یَا صَبَا تَبْلِغ سَلَامِی

کی ذات گرامی نے تو وہ ازلی کرشمے بکھیرے جو حقیقتاً آپ ہی کا ابدی حصہ تھا۔ بقول پیشوائی و دستگیری حضرت لسان الطریقت قبلہ بیدمؔ شاہ صاحب وارثی علیہ الرحمۃ ؎

ان شہیدانِ وفا کی داستاں سمجھے گا کون
ذرہ ذرہ جن کے خوں کا قلزم صد راز تھا

اور ما بعد حضرات غوث الثقلین میراں محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سرکار والیٔ ہند۔ عطائے رسول صلعم۔ خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ اور سرکاران ما بعد در طول و عرض ملک ہند و ستان عراق و عجم نے کوس لِمَنِ المُلکی بجایا۔ بقول حضور قبلہ و کعبہ ؎

ہر اک ذرے میں ہے انی انا اللہ کی صدا ساقی
عجب میکش تھے جنکی خاک میں بھی جوش ہستی ہے۔

(مصحف بیدمؔ)

Marfat.com

تو اس بر خود غلط - کجرو اور مسموم صدی میں حضور

خیر الوارثین - امام الاولیاء - برہان الاتقیاء قبلہ زبان واہل زبان حضرت سیدنا وارثؒ عالم پناہ

طاب اللہ ثراہ کی ذات اقدس نے انجمنستان ہستی کو منور فرمایا

اور کائنات کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا سے

بہر رنگیکہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

حضور خانہ رسالت کے چشم و چراغ و روح رواں و جانشین بلا فصل سرکار مولائے کائنات حضرت شیر خدا علی کرم اللہ وجہہ تھے جبھی تو اس انوکھی شان سے جلوہ فرمائے دہر فانی ہو کر وہ نقوش لافانی چھوڑ گئے کہ ہر مذہب و ملت - مشرقی و مغربی کرہ ہائے زمین کے بے شمار و بے انتہا افراد نے آپ کی عظمت و ولایت کا ڈنکہ بجایا۔

آپ کی زندگی کے ایک سادے سے پہلو - منزل تسلیم و رضا ہی کو لیا جائے - ہاں میں اتنے اہم مسئلہ کو سادہ ہی کہوں گا - کیونکہ حضور نے خود بزبان فیض ترجمان ارشاد فرمایا ہے کہ

تسلیم و رضا کا مرتبہ بی بی فاطمہؓ نے اپنے بابا جان سے پایا اور حسنین علیہم السلام کی وساطت سے جس قدر جسکا حصہ ہے وہ اس کو ملتا ہے

(حیات وارثؒ)

مکرر فرمایا۔

ہمارا مشرب عشق ہے جس میں انتظام حرام - اور رضائے شاہد حقیقی کے آگے سر تسلیم خم کرنا فرض عین ہے

یعنی اس کی اصلیت کو اس طرح واضح فرمایا - کہ یہ زندگی کا کوئی مخصوص مرحلہ ہی نہ تھا - اور اس کے لوازمات کو ہر پہلو سے اس طرح سے قائم رکھا کہ جسکی ذکر نہ فکر بمصداق -

Marfat.com

## الرضاءُ سُرورُ القلب عن القضاء

جملہ حادثات و عوارض زندگی کو کرشمہ ناز محبوبی جانا اور کسی حالت میں بھی آپ کی زبان مبارک حرفِ شکایت سے آشنا نہ ہوئی۔

ع :- ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

یہ آنحضور ہی کے فیضان کا ایک ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ کہ مجھ ایسا ذرّہ بے مقدار۔ آفتاب و مہتاب کے لئے۔ سرمایہ رشک بنا اور محبت کی مئے دیرینہ سال نے مجھے بھی بیخودی اور حیرت کے جام پر جام پلاکر بادہ گسارانِ بزمِ حقیقت میں شامل کر لیا۔

عاشق کی معراجِ حیات اس کا منتہائے مقصود اور اس کی سعادت عظمیٰ یہی ہے۔ کہ وہ اپنے محبوب کی ہر ادا پر مٹ جائے۔ اس کے نقش کفِ پا پر سجدہ ہائے نیاز لٹائے۔ اس کے تبسّم زیرِ لبی پر ہزار جانیں بھی ہوں تو فدا کر دے۔ اس کے غمزۂ جاں نواز پر لوٹ لوٹ جائے۔ اس کے عشوۂ دلفریب پر پروانہ وار نثار ہو کر گوہرِ مقصدِ حقیقی پالے۔

یوں سمجھئے کہ وجود ایک سمندر کی مثال رکھتا ہے۔ جو ہمیشہ موجزن رہتا ہے۔ اہلِ جہاں میں سے کسی نے بھی اس سمندر سے موج کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ مگر دیکھنے والے دیکھ ہی رہتے ہیں کہ اس کے باطن سے ایک موج اٹھی۔ اور تمام سطح سمندر اس میں چھپ گئی۔ انسان کی زندگی کا مقصد حقیقی بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی ہستی کو اس ہستی لافانی میں ختم کر دے۔ اور یہی عینِ حقیقت ہے۔

اب میں کیسے کہہ سکوں۔ کہ کسی کی مست نگاہ نے مجھے وہ سرمستی ازل عطا کی ہے۔ کہ میں حیرت کی تجلیوں میں کھو کر رہ گیا۔ ؎

تیرے خیالِ زلف نے سب سے ہمیں چھڑا دیا\
گرچہ پھنسے ہیں دام میں۔ دل کو مگر فراغ ہے

(خواجہ میر دردؒ)

Marfat.com

مجھے ذرہ ذرہ میں حسن کی تجلیاں رقصاں نظر آنے لگیں۔ درختوں کا پتہ پتہ اور ٹہنی ٹہنی چنگ و رباب بن گئی۔ اور کسی کی نغمہ نوازیوں نے مجھے سرتا بہ قدم متغیر کر کے رکھ دیا۔ چنانچہ اب میں اپنے وجود ظاہری کو اپنا ایک دوسرا وجود متصور نہیں کر رہا۔ الحمدللہ کہ دوئی کے پردے آہستہ آہستہ اُٹھ گئے۔ نفس مطمئنہ نے مجھ پر اب وہ راز ہائے درون پردہ کھول دئے ہیں۔ جن کے تجسس میں میں نے صحرائے عشق کی بادیہ پیمائی میں عمر کا ایک حصہ صرف کر دیا ہے۔

حضور آقائی و مولائی کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"اگر شوق کامل اور طلب صادق ہو۔ تو ہر
ذرے میں حبیب کی دید نصیب ہو سکتی ہے"

یہی فرمان میرے لئے مشعلِ راہِ حقیقت ہو گیا۔ اور اسی میں مری منزل زندگی طے ہو رہی ہے۔

نیز فرمان دگر ہے کہ:۔

"مرے یہاں محبت ہی محبت ہے"

مری زندگی میں ایک ایسا خوشگوار انقلاب برپا کیا ہے۔ کہ میں غیر معلوم طور پر اپنے اپ کو ہمیشہ محبت کی پُر خلوص فضا میں گم پاتا ہوں۔

دل جز رہِ عشق تو نپوید ہرگز
جز محنت و دردِ تو نجوید ہرگز
صحرائے دلم عشق تو شورستاں کرد
تا مہر کسے دراں نروید ہرگز

(ابوسعید ابوالخیرؒ)

ہاں یہ تمام کچھ انہی کی جادو بھری آنکھوں کا اعجاز ہے۔ انہی کی والہانہ کرشمہ سازی محبت کا کرشمہ ہے۔ اور انہی کی بے پناہ حقیقتوں کا فیضان ہے۔ کہ میرا کلام تمام تر میرے ذاتی جذبات و حقیقی واردات کا مرقع ہے۔ ورنہ

Marfat.com

دماغ بے حس خیال باطل۔ زبان میری نہ نطق میرا
کسی کی حیرت کے ہیں کرشمے جو ہے موثر کلام میرا

اور کیوں نہ ہو

اب تو ہر عنوان حیرت۔ حیرت عنوان ہے
حیرتِ خاموش۔ گویا حیرتِ گفتار ہے
(رقفش حیرت)

محبت جب اپنی آخری منازل کی طرف رجوع پذیر ہوتی ہے تو جنوں یا جذب کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ اس وقت فراق و وصل کا امتیاز اُٹھ جاتا ہے۔ چشمکوں سے واسطہ تک نہیں رہتا۔ لب بام کسی کو جلوہ افروز دیکھنے کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُس وقت معشوق کا وجود عاشق کے وجود میں ضم ہو جاتا ہے۔ اور معشوق کی روح عاشق کے جسم میں حلول کر آتی ہے۔ حالانکہ

؎ عروسِ فطرت ہے چھپ کے بیٹھی ہزار پردوں میں منہ چھپا کر
ہر ایک سینہ میں آرزوئے وصال کی اک خلش لبا کر
(صائب عاصمی)

مگر عشاق کی اور صرف عشاق کی نگاہ پردہ دران حجابات کے پردوں کو اٹھا کے چھوڑتی ہے۔

چنانچہ میرے اشعار میں بھی انہیں عشاق کو تجلیاں نظر آئینگی۔ جن کے سینے شب کو بیدار آنکھیں دن کو آماجگاہ انوار رہیں ؎

منزلِ عشق مکانے دیگر است
مردِ ایں رہ را نشانے دیگر است

اور آخر میں اپنے بزرگ طریقت و شمع حقیقت حضرت قبلہ سید اخفر مولانی وارثی۔ جن کے فیضان خصوصی نے فقیر کو حوصلہ دلایا۔ کہ اس رطب و یابس کو طبع کرا سکوں۔

Marfat.com

محب مخلص جناب عبدالمجید صاحب سالک و عزیزان
والا قدر سید نذیر ترمذی الوارثی و صائب عاصمی صاحب
اور
جناب عبدالرحمٰن صاحب شوق مدیر "عارف" کی

معاونتوں کے لئے فقیر دعاگو ہے

آپ بھی

از راہِ کرم لغزشوں و خامیوں کو عفو فرمائیں
والسلام

خیر اندیش

فقیر حیرت شاہ وارثی

Marfat.com

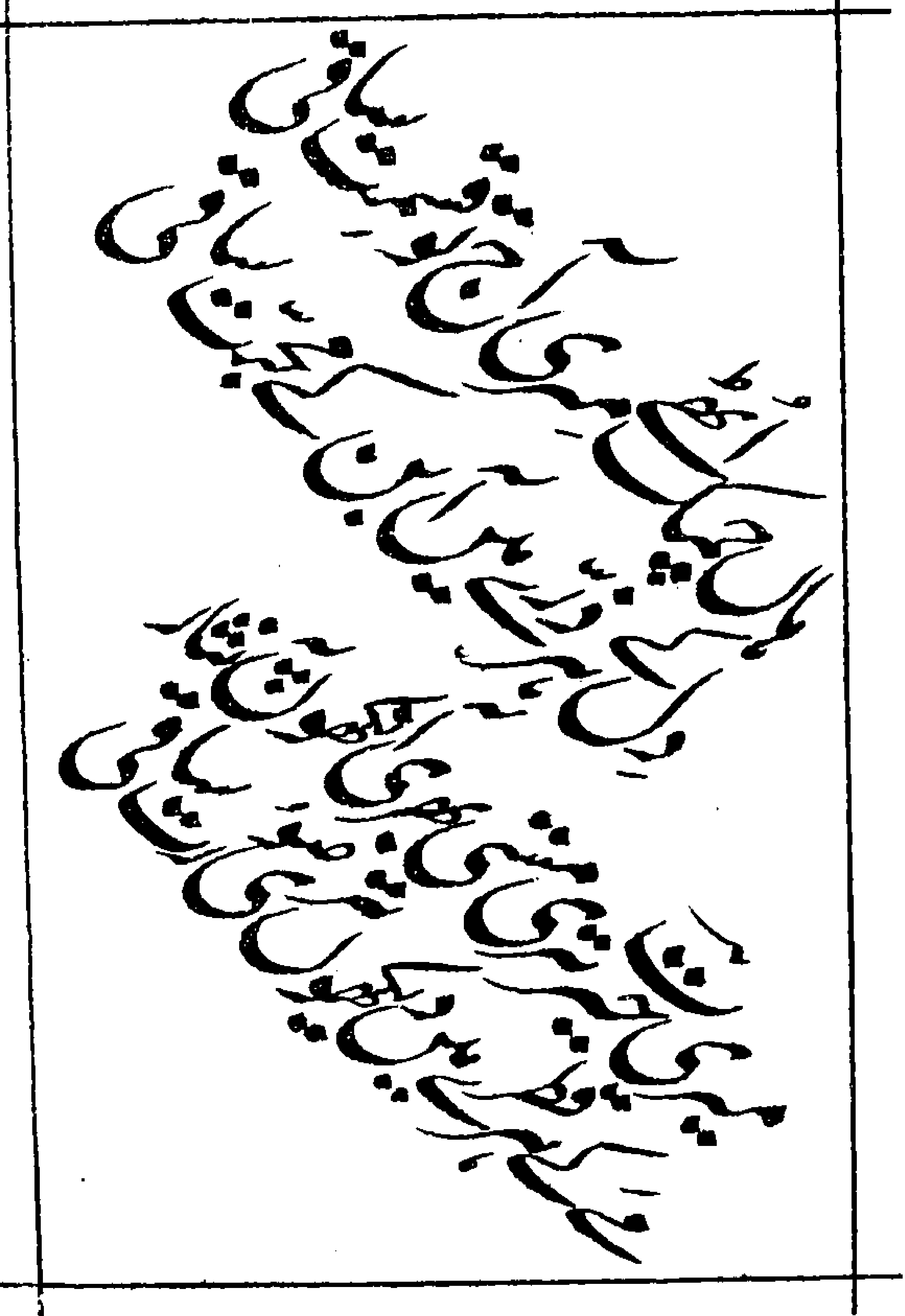

# گنبدِ خضریٰ کے نیچے

# سلامِ حضوری

(مدینۂ عالیہ میں لکھا گیا۔ اور حرمِ نبوی
صلعم میں روزانہ پڑھا گیا)

سنہ ۱۹۷۰ء

اے سرورِ دو عالم شاہا سلام لیجے

Marfat.com

اے سرورِ دو عالم شاہا سلام لیجے
اے ہادیِ معظّم آقا سلام لیجے
اے رحمتِ مجسّم مولا سلام لیجے
ہاں اے کریم واکرم داتا سلام لیجے
حاضر ہیں در پہ بندے اِن کا سلام لیجے

ناکارہ خادموں کا آقا سلام لیجے
دل سے زباں سے جاں سے صدہا سلام لیجے
ہم کیا کہیں کہ شاہا کیسا سلام لیجے
ہم بے لبوں کے آقا جیسا سلام لیجے
دُکھے ہوئے دِلوں کا دُکھیا سلام لیجے

کیوں کر کہیں ہم آقا ہم آپکی ہیں امّت
دل آپ پر ہو قرباں ایسی کہاں ہے قسمت
بھولے ہوئے ہیں راہیں بگڑی ہوئی ہے حالت
لیکن اب آپ سے ہیں امیدوارِ رحمت
ان اپنے حامیوں کا ہو لا سلام لیجے

محرومیوں کی آقا اب انتہا نہیں ہے
کس کو سنائیں بپتا کچھ سوجھتا نہیں ہے
اتنی مصیبتوں کا اب حوصلہ نہیں ہے
جز آپ کے ہمارا کچھ آسرا نہیں ہے
مشکل کشائی کیجے ایسا سلام لیجے

حد سے گذر رہی ہے آقا ہماری پستی
احساس مٹ رہے ہیں رندی ہے اور نہ مستی
اب موت زندگی ہے غفلت ہے اپنی ہستی
ویران ہو رہی ہے آباد دل کی بستی
اپنے مٹے ہوؤں کا مولا سلام لیجے

بطحا کی سرزمیں کی تقدیر کا تصدق
بوبکرؓ کی عمرؓ کی توقیر کا تصدق
عثمانؓ کی علیؓ کی تنویر کا تصدق
ہاں اہلِ بیت کی پھر تطہیر کا تصدق
امت کی لاج رکھیئے مولا سلام لیجے

Marfat.com

حسنینؓ کا تصدق غوثؒ الوریٰ کا صدقہ
خواجہ معینِ دیںؒ کے دستِ رسا کا صدقہ
حضرت نظامِ دیںؒ کی شانِ سخا کا صدقہ
صابرؒ علیہ الرحمتہ نورِ ہدیٰ کا صدقہ
وارثؒ کا صدقہ دیجے مولا سلام لیجے

دلِ طالبِ کرم ہے غربت میں یا محمدؐ
حیران ہو رہا ہے فرقت میں یا محمدؐ
کیا دیر ہے نگاہِ رحمت میں یا محمدؐ
حیرت رہیگا کب تک حیرت میں یا محمدؐ
حیرت زدہ کا اپنے مولا سلام لیجے

Marfat.com

# سلام دویم

مدینہ طیّبہ میں ۱۹۴۱ء میں لکھا گیا۔ اور دربار سرکار دو عالم صلعم میں پڑھا گیا

السّلام اے نورِ حق اے رحمتہً للعٰلمین

Marfat.com

السّلام اے نورِ حق اے رحمتہٌ للعلمین
اے پناہِ بے پناہاں وے شفیعُ المذنبین
السّلام اے نورِ عالم نورِ ربّ العلمین
آپ کی ذاتِ مقدس روئے قدرت کی جبین
السّلام اے آفتابِ گنبدِ خضرے نشین
آپ کے قدموں سے ہے افلاک سے بالا زمین
اللہ اللہ اے فروغِ یثرب و ارضِ حجاز
ہوگیا فرشِ زمیں ہم صورتِ عرشِ بریں
یہ زمانے کی بلند و پست سے بالا رہے
ہر طرح محفوظ ہیں کونین ہیں اِسکے مکیں
ہم گدایانِ ازل بھی آئے ہیں در پر حضور
مبتلائے رنج و غم ہیں عاجز و اندوہگیں
بیکسی بھی اب تو ہم پر خون روتی ہے حضور
مرمٹوں کو آپ کے جائے اماں ملتی نہیں

Marfat.com

ہم وہی ہیں جنکو قرآں نے کہا خیر الامم
لیکن اب ہم میں محبت کی کوئی خو بو نہیں

آپ کے صدقے میں پھلتے پھولتے ہیں غیر بھی
اب مگر اپنوں کی کچھ شنوائی کیوں ہوتی نہیں

ہم بھلے ہیں یا بُرے جیسے بھی ہیں ہیں آپ کے
اپنے در سے اب ہمیں خالی نہ بھجوائیں کہیں

بھولے بھٹکوں پر نظر ہو پھر وہی حیرت نواز
چھوٹ جائیں دہر کی حیرانیوں سے یہ حزیں

پھر یہ دُنیا کیلئے آئینۂ حیرت بنیں
پھر تحیر بنکے چھائے دہر پر دینِ متیں

# مدح

# حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ

فدائے حسن محمدؐ بلالؓ کیا کہنا
ہیں صدقے آپ کے اے باکمال کیا کہنا

ہیں بے مثال جہاں ہیں جو سرورِ عالم
تمہارا عشق بھی ہے بے مثال کیا کہنا

ملاحتوں نے تری کر دیا جہاں روشن
ازل سے لایا وہ حسن و جمال کیا کہنا

تری غلامی پہ آزادیاں ہزار نثار
محبتوں میں رہا مستِ حال کیا کہنا

تمام عمر جو حیراں تری اذاں سے رہا
وہی تھا حیرت سے مستِ خیال کیا کہنا

Marfat.com

غوث الاعظمؒ قطبِ عالم جان جانِ اولیا
نورِ قلبِ اولیا روح روانِ اولیا
آپ کا اسمِ مبارک حرزِ جانِ اولیا
آپ کا ہر نقشِ پا ہے اک نشانِ اولیا
آپ کے انوار سے بغداد ہی جنت نہیں
سارا عالم ہو رہا ہے بوستانِ اولیا
لاتخف ارشاد نے ایسے اٹھائے ہیں حجاب
ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے داستانِ اولیاء
اے دو عالم کے اُجالے اِس طرف بھی اِک نظر
پُرضیا ہے آپ سے ہر آستانِ اولیا
میری مشکل بھی ہو آساں اے علیؓ کے لاڈلے
سب مُرادیں پا رہے ہیں عاشقانِ اولیا
روئے انور کی جھلک نے جس کو حیراں کر دیا
آپ کا حیرت ہے گردِ کاروانِ اولیا

Marfat.com

# مدح

## حضرت سرکار صابر پاک علیہ الرحمتہ

دکھادے یا الٰہی روئے پُر انوار صابرؒ کا
کہ دیدارِ علیؓ ہے اصل میں دیدار صابرؒ کا

جو آیا جھولیاں بھر کر گیا نادار صابرؒ کا
عجب دربارِ گوہر بار ہے دربار صابرؒ کا

لگا ہے جس کے اِک تیرِ جگر افگار صابرؒ کا
وہی دینگے تو پائے گا شفا بیمار صابرؒ کا

میں قطب الدّین کے مے خانے کی تلچھٹ ہی پی لونگا
فرید الدّینؒ کا صدقہ رہوں سرشار صابرؒ کا

ہزاروں جنّتیں ہیں خاکِ کلیر پر فِدا کر دُوں

Marfat.com

کہ راہِ خلد ہے مجھ کو رہِ پُر خارِ صابرؒ کا

وہ جنّت کی شرابوں کی طلب رکھتا نہیں ہرگز
جو پی کر ایک جرعہ ہو چکا سرشارِ صابرؒ کا

معین الدینؒ کا صدقہ مجھے کچھ بھیک مل جائے
کہ میں بھی ایک ہوں ادنیٰ سگِ دربارِ صابرؒ کا

مجھے دونوں جہاں کی اُلجھنیں اُلجھا نہیں سکتیں
میرے دل میں بسا ہے گیسوئے خمدارِ صابرؒ کا

یہی طوقِ غلامی حشر میں مجھ کو بچا لے گا
مجھے کیا ڈر ہے میں ہوں غاشیہ بردارِ صابرؒ کا

اُسے تاریکیِ مرقد کا ڈر اور خوفِ محشر کیا
کہ حیرتؔ ہے ازل سے آئینہ بردارِ صابرؒ کا

Marfat.com

نورِ خالق کا درخشاں ہے ستارا انسان
رازِ قدرت کا ازل سے ہے سہارا انسان
سوزِ فطرت کو نہاں کر لے محبت ہو کر
جلوۂ حق بھی پکارے مرا پیارا انسان

اپنی صورت پہ تجھے حق نے کیا تھا پیدا
تو وہ ہے جسکو ملائک نے کیا تھا سجدا
اپنی پستی کی ضلالت کا تو احساس تو کر
حق کا بندہ نہ ہوا ہو گیا زر کا بندا

Marfat.com

نقشِ قدرت کا درخشندہ نشاں ہے عورت

تیر جس کا نہ خطا ہو وہ کماں ہے عورت

لاکھ فطرت کی ہوں رعنائیاں اس پہ صدقے

پھر بھی دیکھو تو خطاؤں کی کسے پامال ہے عورت

Marfat.com

# غزلیات

## ردیف الف

حق ۷۰ء

# دلِ خراب

کسی نے روئے منوّر جو بے نقاب کیا ، تو آفتابِ قیامت کو لاجواب کیا

تری نگاہ نے دل کا جو انتخاب کیا کرم کیا کہ مجھے خانماں خراب کیا

ہزار شکر کہ سجدے کیے وہیں دل نے کہیں جو اس نے ہمیں موردِ عتاب کیا

جو کوئی غیر بھی ہوتا تو میں سنبھل جاتا یہاں تو اپنے ہی دل نے مجھے خراب کیا

جبھی بنا ہے وہ آئینہ تیری حیرت کا

خرابِ حال کو تو نے جو کامیاب کیا

Marfat.com

مِری اب زندگی کو ٹھوکریں کھانا نہیں آتا
وہ مجبورِ تمنّا ہوں کہ مرجانا نہیں آتا
تمہاری بزم میں آکر مجھے جانا نہیں آتا
حواس و ہوش کھوکر دل کو سمجھانا نہیں آتا
یہ دنیا اپنی دنیا ہے ہمیں تو اِس کے مالک ہیں
کسی بیگانے گھر میں کوئی بیگانا نہیں آتا
ترے مستوں کو ساقی شورِ محشر کیا اٹھائیگا
یہ وہ ہیں جن کو پی کر ہوش میں آنا نہیں آتا
ہزاروں بار مل جاتی ہیں چیزیں سینکڑوں کھوکر
میں وہ کھویا ہوں مجھ کو آپ میں آنا نہیں آتا
ازل سے ہوں ابد تک ہوں فنا کیسی بقا کیسی
مجھے آنا نہیں آتا۔ مجھے جانا نہیں آتا
تری حیرانیوں میں قصّہ کو نہ ختم ہو جاؤں
مری حیرت کو کوئی اور افسانا نہیں آتا

Marfat.com

ذرا میرے دل کا مجھے راز دینا
اسی ساز میں اپنی آواز دینا
مجھے زندگی کا سر سری راز دینا
وہی پہلی نظروں کا اعجاز دینا
نئی ایک نغموں کی دنیا بساؤں
مجھے سوز دینا انہیں ساز دینا
کبھی جو ازل میں سنائی تھی پہلے
محبت بھری پھر وہ آواز دینا
جو ہے شاخِ سدرہ مرا آشیانہ
تو پروازِ شاہین و شہباز دینا
غضب ہے پھنسا کر کسی کو قفس میں
پھر اس کو تمنائے پرواز دینا
زمانے کی حیرت کو چمکانے والا
وہی آئینہ آئینہ ساز دینا

Marfat.com

کیوں سینہ میں پنہاں نہ ہو آزار تمہارا
اچھا ہے اِسی سے تو یہ بیمار تمہارا
ہے غم میں ہی مسرور یہ غمخوار تمہارا
سوتا ہی نہیں قبر میں بیدار تمہارا
آیا ہے ازل ہی سے جو ہشیار تمہارا

دیوانے کو گزرے ہوئے افسانے سے اب کیا
بستی سے غرض کیا مجھے ویرانے سے اب کیا
کعبہ سے غرض کیا مجھے بتخانے سے اب کیا
میں سب سے الگ ہوں مجھے اٹھ جانے سے اب کیا
کافر میں تمہارا ہوں تو دیندار تمہارا

Marfat.com

عاجز ہوئے سب وید تو حیران اطبّا
کہتے ہیں کہ ہو گا نہ کبھی اب تو وہ اچھّا
جز آپ کے در کے ہے کہاں اس کا ٹھکانا
ہو جائے بس اک چشمِ کرم آپ کی شاہا!
اب جائے کہاں اُٹھ کے یہ بیمار تمہارا

مستی بھری آنکھوں سے ہُوا ایسا وہ بیہوش
پھرتا ہے دبائے ہوئے میخانہ در آغوش
وہ جیتے جی رہتا ہے زمانے میں کفن پوش
بے لاگ ہُوا جاتا ہے عالم سے وہ بے دوش
ہے حیرتِ حیران جو سرشار تمہارا

Marfat.com

# جذبِ حسن

میں اپنی بے بسی کو اُن پہ قرباں کرکے چھوڑونگا
یہ اپنے درد کا میں اب تو درماں کرکے چھوڑونگا

یہی گر جوشِ وحدت ہے، تو اِک دن دیکھیگی دُنیا
میں اپنی خانہ ویرانی کا ساماں کرکے چھوڑونگا

میں اُنکے حسن میں خود جذب ہوجاؤنگا مِٹ مِٹ کر
میں حسن و عشق کے جلووں کو یکساں کرکے چھوڑونگا

اگر یونہی رہی دستِ جنوں کی چیرہ سامانی
تو ہر تارِ رگِ جاں کو گریباں کرکے چھوڑونگا

انہیں ضد ہے کہ حیرت کا تماشہ ہم بھی دیکھینگے
اگر ایسا ہے میں بھی اُنکو حیراں کرکے چھوڑونگا

# جانِ بے بسی

بے بسی کی جان ہے لطفِ کریمانہ ترا
ایک دم میں ہو گیا بیمارِ غم اچھا ترا

دل میں ہے جلوہ فگن یوں حسنِ جانانہ ترا
ہے یہی روزِ ازل سے جیسے گہوارا ترا

تیرے اپنے دل میں پنہاں ہے اگر جذبا ترا
ذرّہ ذرّہ عالمِ امکاں کا ہے شیدا ترا

اے مری جاں تو ہی تو ہے زندگی کی آرزو
آرزو کی زندگی ہے جانِ جاں جلوا ترا

Marfat.com

دھجیاں دل کی یہاں آنکھوں کے پڑدے کچھ وہاں
سج رہا ہے کس طرح سے دامنِ صحرا ترا

سرزمینِ دل میں دونو ایک ہو کر مل گئے
درد کا دریا مرا اور حسن کا دریا ترا

کیوں نہ ٹھنڈا ہو کہ اس کو تابِ سرتابی نہیں
آفتابِ حشر نوری دیکھ کر چہرا ترا

ہیں تری قدرت کے صدقے اس سمائی کے نثار
کتنی حیرت ہے کہ دل ہے آئینہ خانا ترا

Marfat.com

# آبادِ بے سروسامانی

دِل خوشی میں بھی بہر رنگ پریشان رہا
گھر بہ آبادی میں بھی بے سروسامان رہا

اُن کے آنے سے یہ گھر رہتا تھا رشکِ جنت
گھر یہ اب گھر نہ رہا اجڑا بیابان رہا

اب وہ آتے بھی نہیں دل سے وہ جاتے بھی نہیں
گھر میں رونق بھی رہی پھر بھی یہ ویران رہا

دم میں دم کیا رہے جب تو مجھے دم دے کے گیا
جان کیا جان رہی تو ہی جو انجان رہا

حسرتِ دید کا حیران رہا جس کیلئے دِل
روئے روشن کا اُسی کے مجھے ارمان رہا

Marfat.com

# گیسو و عارض

آپ کا حسن اور میری تمنّا　　ذرّہ میں مہر اور قطرے میں دریا
شادی و ماتم نغمہ و نوحہ　　حرکتیں دو ہیں ایک ہے جذبا
آپ جدا ہیں میں نہ الگ ہوں　　آئینہ میں ہوں آپ ہیں جلوا
گیسوئے پرخم عارضِ پرنم　　ہستیٔ عالم دونوں کا نقشا
آپ کے ہاتھوں مرنا نہ کیوں ہو　　آپ کے ہاتھوں مرنا ہے جینا
روئے منور حیرتِ عالم
اور وہ نگاہیں آئینہ خانا

Marfat.com

# میری داستان

مضطرب میری جان ہے گویا ۔۔۔ خامشی میں زبان ہے گویا

دیکھیں مقتل میں کون بڑھتا ہے ۔۔۔ میں ہوں اور اک جہان ہے گویا

ذرہ ذرہ ہے غیرتِ خورشید ۔۔۔ یہ زمیں آسمان ہے گویا

کھلنا پھولوں کا اور مرجھانا ۔۔۔ یہ میری داستان ہے گویا

ہاتھ کانوں پہ سن کے دھرتے ہیں ۔۔۔ بانگِ عاشق اذان ہے گویا

خامشی میری عرضِ حال ہوئی ۔۔۔ بے زبانی زبان ہے گویا

شعر حیرت فزائے عالم ہیں
سب کا ان میں بیان ہے گویا

Marfat.com

انتخابِ جمال نے مارا　　جلوۂ خال نمال نے مارا
رحمتِ بے مثال نے مارا　　دولتِ لازوال نے مارا
مجھ کو اپنے ہی حالِ دل کی قسم　　مجھ کو اپنے ہی حال نے مارا
میٹھی باتوں سے لے لیا دِل کو　　ایک شیریں مقال نے مارا
بے کمالی مری کمال ہوئی　　مجھ کو ایسے کمال نے مارا
لوگ مرتے ہیں ہجر کے مارے　　مجھ کو ان کے وصال نے مارا
پھنس کے حیرانیوں میں خود حیرت
مجھ کو اپنے خیال نے مارا

Marfat.com

پھر نیچی نگاہوں کا اک وار کیا ہوتا
پھر جینا مجھے دم بھر دشوار کیا ہوتا

ہاں طور نہیں یونہی دیدار دیا ہوتا
ہر ذرّۂ بینا کو بیدار کیا ہوتا

شعلے ہی بھڑک اٹھتے ہیں سوز سے جل جاتا
سینہ مرا صد رشکِ گلزار کیا ہوتا

کن سینہ فگاروں کا جمگھٹ ہے ترے در پہ
دلچسپ تماشہ تھا دیدار کیا ہوتا

حیران تمنّا کو سرشار بنا دیتے
حیرت زدہ عاشق کو بیدار کیا ہوتا

Marfat.com

# مخمس نعتیہ

مری جانِ پُرغم فدائے محمدؐ
مری آنکھ محوِ لقائے محمدؐ
زمین آسماں ہیں برائے محمدؐ
جو عرشِ معلّٰے ہے جائے محمدؐ
مرا دِل بھی ہے خاکِ پائے محمدؐ

Marfat.com

عجب شانِ قدرت عجب ہیں کرشمے
کوئی ان کو دیکھے تو کس طرح دیکھے
ہوئے جمع یکجا تھے دو نور ایسے
نظر آئے اُن میں جو اپنے ہی جلوے
تو خالق کو بھائی ادائے محمدؐ

دلِ بے نوا ہے جہانِ محبّت
ہے محبوب بھی کون؟ فخرِ رسالت
الٰہی بس اتنی رہے مجھ پہ رحمت
وہ روئے منوّر ہو اور میری بھیرت
رہوں تا قیامت فدائے محمدؐ

Marfat.com

# چادر

یہ چادر رسولِ خُدا کی ہے چادر
یہ فضل و کرم کی عطا کی ہے چادر
یہ مولا علیؓ کی وِلا کی ہے چادر
یہ دو جگ کے مشکل کشا کی ہے چادر
اسے سیّدہ فاطمہؓ نے بھی اوڑھا
حقیقت میں نورِ خدا کی ہے چادر
حسینؓ ابنِ حیدرؓ کے خون میں رنگی ہے
مصیبت کی کرب و بلا کی ہے چادر
غلاموں کے دُکھ درد سب ڈھانپ لیگی
یہ سرکار غوثؓ الورا کی ہے چادر

Marfat.com

اُٹھو چشتیو اِس کو سر پر اُٹھاؤ
یہ خواجہ معینؒ کی رضا کی ہے چادر
مِرے سر پہ صابرؒ کا سایہ رہے گا
جو سر پر مِرے پیشوا کی ہے چادر
مِرا نظمِ ہستی نہ بکھرا نہ بکھرے
کہ سر پہ نظامؒ الہدا کی ہے چادر
یہی دامنِ پنجتنؓ ہے یہی تو
مِرے وارثِؒ دوسرا کی ہے چادر
نہاں اِس میں جلوے ہیں کونین کے سب
مِرے بیدمؒ خوش ادا کی ہے چادر
یہ چادر کی چادر ہے حیرتؔ کی حیرت
کہ اس نورِ حیرت نما کی ہے چادر

Marfat.com

# داغِ تمنا

دِل میں جو رہتے تھے اُمید کی دُنیا ہوکر
وہ چلے جاتے ہیں کیوں داغِ تمنا ہوکر
میرا گھر گھر نہیں تم بن یہ سیہ خانہ ہے
اب سیہ خانے میں آجاؤ اُجالا ہوکر
خود بتا دیجیے یہ دن کس کے سہارے پہ کٹیں
آپ جب چھوڑ گئے دل کا سہارا ہوکر
کشتیِ عمر مری غم کے ہے طوفاں میں گھری
کھینچ لو اب اسے دریا کا کنارا ہوکر
ہوش اُڑے جاتے ہیں فرقت میں بزنگِ حیرت
دِل کو آئینہ بنا برقِ تجلےٰ ہوکر

Marfat.com

# رازِ حسن

تو رازِ حسن کو عالم میں بے نقاب نہ کر
اور آبروئے محبت کو جوئے آب نہ کر

نہ کر تو زندگی یوں وقفِ اضطراب نہ کر
تو اپنی موجِ تخیل کو موجِ آب نہ کر

خرابِ حال کو اب اور بھی خراب نہ کر
مٹے ہوؤں سے تو اے جان اجتناب نہ کر

ہزار پردوں سے چھن چھن کے یہ تو پھیلے گا
تو اپنے حسن کو شرمندۂ نقاب نہ کر

وہ اُٹھی کالی گھٹا ساقیا پلا سب کو
اب ایسے میں کوئی رندوں کا انتخاب نہ کر

قسم ہے تجھ کو جوانی کے مست جلووں کی
کہ چشمِ شوق کو سرچشمہ شراب نہ کر

وہ چڑھ کے گرتا ہے گر کے غروب ہوتا ہے
تو اپنا سوزِ دروں سوزِ آفتاب نہ کر

تو اپنی وضعِ ندامت پہ زندگی کو گذار
اب این و آں میں کوئی اور انتخاب نہ کر

یہ بے حساب ہیں لیکن ترے کرم کے نثار
مرے گناہوں کا مولا مرے حساب نہ کر

ازل سے گم ہے وہ حیرت میں تیری جانِ جہاں
وہ تجھ پہ صدقے تو حیرت سے اب حجاب نہ کر

Marfat.com

ترے جلووں کا نظارہ کروں تیری رضا ہو کر
بقا کی شکل ہو جاؤنگا پھر تجھ میں فنا ہو کر

ترے تیرِ نظر آئے میرے دل میں بقا ہو کر
گزر جائے گی اب تو زندگی عمرِ قضا ہو کر

تمہارے غم میں مرمٹنا حیاتِ جاودانی ہے
رہوں گا تا ابد زندہ غرض تم پر فدا ہو کر

میں تم سے مانگتا ہوں تم کہ محبوبِ الٰہی ہو
کہاں جاؤں کہاں جاؤں میں اس در کا گدا ہو کر

اسے بھی حضرتِ گنجؒ شکر کا واسطہ سُنئے
بھری فریاد آئی ہے صدائے بے صدا ہو کر

اسے بھی اپنی محبوبی کے صدقے میں جلا دیجے
کہ حیرت میری حیرت ہے تمہارا آئینہ ہو کر

# تیرے بغیر

مضطرب زندگی ہے تیرے بغیر      جان پر بن رہی ہے تیرے بغیر
آ کہ تجھ پر نثار ہو جاؤں      زندگی مٹ رہی ہے تیرے بغیر
ہلکا ہلکا سا درد رہتا ہے      دل پہ بھاری بنی ہے تیرے بغیر
کون حاجت روائے عالم ہے      کس کی بگڑی بنی ہے تیرے بغیر
میری مشکل بھی اب تو آساں ہو      سخت مشکل پڑی ہے تیرے بغیر
تو میری جان ہو کے جب ہے جدا      یہ کوئی زندگی ہے تیرے بغیر

تیرا حیرت ہوں تیرا حیراں ہوں
موت اب زندگی ہے تیرے بغیر

میں جاؤں آنکھوں کے بل کس لئے نہ سوئے حجاز

وہ سرزمین ہے تخلیقِ کائنات کا راز

امان پائیگا میرا وہیں پہ ذوقِ سجود

کہ وہ جگہ ہے ملائک کی سجدہ گاہِ نیاز

ہر ایک ذرّہ وہاں کا ہے بے نیازِ عروج

مٹے ہیں اُس جگہ عالم کے سب نشیب و فراز

ہے آپ کے ہی تصرّف میں نظمِ آمد و شد

ہے جنبشِ لبِ اعجاز ہی حیات کا راز

ہزار جان سے اُس رہ پہ میری جان نثار

یہی ہے میری عبادت یہی ہے میری نماز

تباہ و خستہ ہیں آقا حضور کے یہ غلام

کرم کی اب تو نظر اُن پہ بھی ہو بندہ نواز

اِسی لئے تو میں حیرت میں مست رہتا ہوں

وہی ہیں آئنہ میرا وہی ہیں آئنہ ساز

Marfat.com

# دِل

پلٹتا نہیں اُن پہ آیا ہُوا دِل  بنے کیونکر اپنا پرایا ہُوا دِل

کبھی لہلہاتا ہے پامال سبزہ  اُبھرتا نہیں ہے بٹھایا ہُوا دِل

نہیں وہ تو مٹ کر بھی زندہ رہیگا  تمہاری نظر کا مٹایا ہُوا دِل

بلائیں وہ ہاتھوں کی لیگا لہو سے  حنا میں بسا کر لگایا ہُوا دِل

زمانے پہ چھائے نہ کیوں بنکے حیرت

تمہاری نظر میں سمایا ہُوا دِل

Marfat.com

ہوئے آزاد اب قیدِ مکان و لامکاں سے ہم
کہیں بھی جا نہیں سکتے کسی کے آستاں سے ہم

قفس سے چھوٹ کر صیاد جائیں تو کہاں جائیں
کہ ناواقف چمن میں ہیں نشانِ آشیاں سے ہم

تمہارے مرمٹوں کو اب زمانہ کیا اُٹھائے گا
کہاں جائینگے اُٹھ کر اب تمہارے آستاں سے ہم

خدا کو عقل سے پہچانا تم کو آنکھ سے دیکھا
کہیں اس سے زیادہ اور کیا اپنی زباں سے ہم

رہو دلشاد دنیا میں۔ رہیں ناشاد عالم میں
نصیبِ دوستاں سے تم نصیبِ دشمناں سے ہم

یہ دن بھی دیکھنا تقدیر میں لکھا تھا اے ہمدم
قفس کو جارہے ہیں اب نکلکر آشیاں سے ہم

نشانِ سجدۂ پیہم جبیں سے مٹ نہیں سکتا
یہ تحفے لائے ہیں حیرت کسی کے آستاں سے ہم

Marfat.com

# شانِ وارث

وارث پہ ہوئے جاتے ہیں قربان ہزاروں
اور زندہ ہوئے جاتے ہیں بیجان ہزاروں

سجدے جو وہاں کرتے ہیں انسان ہزاروں
گمراہ وہاں پاتے ہیں ایمان ہزاروں

اے شمع ازل آپ کے انوار پہ مٹ کر
پروانے وہاں چڑھتے ہیں پران ہزاروں

کھو بیٹھے وہاں عقل و خرد سینکڑوں دانا
اور پا گئے سب کچھ وہاں نادان ہزاروں

حیرت ہی اکیلا نہیں کچھ آپ کا حیراں
حیرت سے وہاں پھرتے ہیں حیران ہزاروں

Marfat.com

# شامِ زندگی

پاؤں نہ دور دور بھی اپنی خبر کو میں
پھر ڈھونڈتا ہوں آپکی پہلی نظر کو میں
اِک اِک نگہ میں سینکڑوں تیروں کے وار ہیں
رکھوں کہاں سنبھال کے قلب جگر کو میں
ایسے گئے کہ زندگی کی شام ہو گئی
لاؤں کہاں سے ڈھونڈ کے گذری سحر کو میں
مدت میں جلوہ گر ہوئے بالائے بام وہ
اِس چاند کو میں دیکھوں کہ دیکھوں قمر کو میں
جب سے نگاہِ یار نے کیا جانے کیا کیا
حیراں ہوں اب کہاں رہوں جاؤں کدھر کو میں

آنکھوں کو فرشِ راہ کئے جا رہا ہوں میں
اور دِل کو جلوہ گاہ کئے جا رہا ہوں میں

سینے میں دفن آہ کئے جا رہا ہوں میں
پُر نُور اپنی راہ کئے جا رہا ہوں میں

پھر اُن سے رسم و راہ کئے جا رہا ہوں میں
اور زندگی تباہ کئے جا رہا ہوں میں

تیرے بغیر زندہ ہوں کیا لذّتِ حیات
بے کیف سا گُناہ کئے جا رہا ہوں میں

رحمت کو تیری بھُول کے ہوں بے گُناہ میں
کتنا بڑا گناہ کئے جا رہا ہوں میں

مر کے بھی تیرے عِشق میں پھر مر نہیں سکا
زندہ ہوں کیا گُناہ کئے جا رہا ہوں میں

مستی بھری نِگاہ نے حیران کر دیا
جب تک وہی نِگاہ کئے جا رہا ہوں میں

Marfat.com

# عطائے نظر

پردیس سے مطلب ہے، نہ کچھ کام ہے گھر میں
دُنیا مِری آباد ہے بس اُن کی نظر میں
ذرّوں میں کبھی دیکھا کبھی شمس و قمر میں
وہ حسنِ ازل بس گیا کچھ ایسا نظر میں
کچھ زورِ تمنّا میں نہ کچھ جذب نظر میں
ایثار دعاؤں میں نہ کچھ رنگ اثر میں
تو بھی تو اُسی جوشِ محبّت میں انہیں دیکھ
اب تک وہی جلوے ہیں نہاں اُن کی نظر میں

Marfat.com

نیرنگیِ قدرت کی یہ ہمرنگی تو دیکھو
رنگین ہے دُنیا مری رنگین نظر میں

ہاں ہاں تری منزل تو ہے ادراک سے آگے
کیوں لپٹا ہے اَب تک تو یہیں زیروزبر میں

میں آپ کا ہوں مجھ کو محبّت سے جو دیکھو
بیگانہ ہوں میں آپ کی بیگانہ نظر میں

اِس عالمِ حیرت کا تماشہ ہو تو کیونکر
پنہاں ہے جو عالم میری حیران نظر میں

Marfat.com

# تصویرِ تقدیر

تصویرِ محبت میں فضاؤں کو بنا دوں
سجدوں سے ترے کوچہ کا ہر ذرّہ بسا دوں
میں اپنی جبیں درؔ پہ ترے ایسی جھکا دوں
بگڑی ہوئی تقدیر زمانے کی بنا دوں
میں دولتِ کونین بھی تجھ پر سے لٹا دوں
اور ہستیِ نایاب تری رہ میں مٹا دوں
میں بلبل و قمری کی صداؤں کو بھلا کر
اِک نغمہ تو کیا ہے تجھے سو نغمے سنا دوں

Marfat.com

اِک غمزۂ نُرکا نہ سے جو مجھ کو مٹا دے
میں مر کے بھی اُس شوخ کو جینے کی دُعا دوں

جس درد سے عالم کا ہر اِک ذرّہ ہے معمور
اس درد کو اپنے دلِ محزوں میں چھپاؤں

تو سُننے پہ آئے تو مرے بولنے والے
فرقت کی کہانی تجھے نغموں میں سُنا دوں

یہ زورِ سخن ہے کہ تحیّر کی روانی
حیرت سے ہر اک دِل کو میں آئینہ بنا دوں

Marfat.com

امیرِ صادق غریبِ مخلص فقیرِ محبوب نام خسروؒ

ولائے دین کا پیام خسروؒ نظامِ حق کا نظام خسروؒ

جو ناظمِ حق نظامِ دیں تھے تو منتظرِ انتظام خسروؒ

تھے روحِ حق الکلام حضرت کلیم روح الکلام خسروؒ

مراد مندوں کا نور تم ہو ہزاروں تم پر سلام خسروؒ

ہوئے ہیں شاہ و گدا ہزاروں تمہارے در کے غلام خسروؒ

تمہارے سوزِ دروں کے جلوے نگاہِ مرشد میں جلوہ گر تھے

عطا ہو تشنہ لبوں کو اپنے اسی محبت کا جام خسروؒ

پڑے ہیں در پر تمہارے بے بس غریب لاکھوں ہزاروں بیکس

ستم زدوں کا ہو تم سہارا تمہیں سے ہے اب تو کام خسروؒ

وہ حیرتِ چشم مست حیراں کہ جس سے سنبھلا نظامِ دوراں

اسی میں حیرت ہے پریشاں ہیں، دھن صبح و شام خسروؒ

Marfat.com

اپنی ہستی نے رکھا آپ سے پنہاں مجھ کو

اُن کے جلووں نے کیا مجھ پہ نمایاں مجھ کو

مار کے زندہ کیا تو نے مری جاں مجھ کو

اُٹھنے دے گا نہ کبھی یہ ترا احساں مجھ کو

مرتے مرتے بھی رہا آپ کا ارماں مجھ کو

چلتے دم خوب ملا حشر کا ساماں مجھ کو

رُخِ روشن نے کیا آپ کے حیراں مجھ کو

ذرّہ ذرّہ میں نظر آیا چراغاں مجھ کو

کیا کرشمے ہیں مری تازگیِ وحشت کے

روز ملتے ہیں نئے دشت و بیاباں مجھ کو

اک چکاچوند ہوئی آئے بھی در چل بھی دیے

وہ ملے بھی تو ملے برق بداماں مجھ کو

حسن آئینہ ہوا عشق کی حیرت نہ گئی

ان کی حیرت نے کبھی چھوڑا نہ حیراں مجھ کو

Marfat.com

# (خمسہ)

سُناؤں قدرتی اُلفت کا تم کو افسانہ
کھلا شرابِ حقیقت کا جبکہ میخانہ
جمائی قدسیوں نے آکے بزمِ رندانہ
ہزار شوق سے جس نے پیا وہ پیمانہ
بلالؓ تھا وہ محمدؐ کا ایک مستانہ

زباں سے اُن کا بیاں ہو سکیگا کیا قطعاً
وہ تھا بطیں بھرتا ہوا عشق کا تھا اِک دریا
اُٹھائے صدموں پہ صدمے مگر خموش رہا
مصیبتوں میں رہا مست حال بے پروا
وہ گویا جانؔ سے آیا تھا ہو کے بیگانہ

Marfat.com

یہودیوں نے عجب اُن پہ ظلم ڈھائے تھے
وہ ان کو جلتی ہوئی ریت پر لٹاتے تھے
وہ سیخیں لوہے کی سینے پہ گرم رکھتے تھے
ہزار جان نکل جائے وہ یہ کہتے تھے
کہ میری جانِ حزیں ہے نبیؐ کا نذرانہ

کہیں جو حضرتِ صدیقؓ اِس طرف آئے
تو دیکھا سُرخ تھے سب زخم خون سے اُنکے
مگر زباں سے یہ کلمہ نبیؐ کا پڑھتے تھے
وہیں چھڑایا یہودی سے اُن کو حضرت نے
چُکا کے سودا دیا اُس کو تھوڑا بیعانہ

Marfat.com

پھر اُن کو لائے حضورِ نبیِ کون و مکان
کہ جن پہ مرتا تھا سو جان سے عاشقِ بیجاں
لگایا زخموں پہ حضرت نے جب لعابِ دہاں
تو زخم بھر گئے جن سے ہُوا تھا خون رواں
کھُلا تھا رحمتِ عالم کا یہ شفاخانہ

اُدھر خدا کے تھے روح الامیں پیام رساں
وہی پیام سُناتے تھے ان کو شاہِ جہاں
یہ اُس پیام کو خلقت میں جا کے کرتے بیاں
نبی خدا کی زباں تھے تو یہ نبیؐ کی زباں
وہ حق سے آئے منادی کا لے کے پروانہ

Marfat.com

جو آئی جوش پہ دونوں جہان کی رحمت
تو بھر دی سینے میں کون و مکان کی دولت
سنی جوان کی صدا میں عجیب سی رقت
سپرد ہوگئی اُن کے اذان کی خدمت
فضا میں گونجی پھر ان کی اذانِ مستانہ

وہ اپنی قدرتی لکنت کے جو شکار ہوئے
غلط زباں کی شکایت کے اُن پہ وار ہوئے
اذان چھوٹنے پر ایسے بیقرار ہوئے
کرشمے قدرتِ حق کے یہ آشکار ہوئے
جو اُن کی عرش پہ پہنچی صدائے مستانہ

Marfat.com

صدا یہ آئی کہ اے تاجدارِ خستہ دلاں
اذان دے گا نہ جب تک بلالؓ پاکؓ ہاں
نکلنے دیگا نہ سورج کو ربِ کون و مکاں
بلایا اُن کو جو حضرتؐ نے آکے دیں وہ اذاں
تو بیٹھا حجرے میں روتا تھا حق کا دیوانہ

ہے خستہ حال ہمارا تباہ ہے حالت
ہے پائمال زمانے میں اب بھی یہ امّت
اذاں کی آپ کی محتاج اب بھی ہے خلقت
کہاں یہ حیرتِ حیراں کہاں تری مدحت
قبول ہو شہا حیرت زدہ کا نذرانہ

Marfat.com

# نعتیہ گیت

اے شاہِ عرب کشتی مری پار لگا دے

آ غم سے چھڑا دے

صدقے ہوا اللہ ترے حسن پہ شاہا

پیدا ہوئی تیرے ہی تصدق میں جو دُنیا

مجھ کو اسی دنیا ہی میں اے شاہ لبادے

پھر بگڑی بنا دے

آ غم سے چھڑا دے

بوبکرؓ و عمرؓ حضرتِ عثمانؓ کا صدقہ

اور مولا علیؓ اُس شہِ ذیشان کا صدقہ

حیرانِ غمِ ہجر کی حیرت کو مٹا دے

داروئے شفا دے

آ غم سے چھڑا دے

Marfat.com

# نعتیہ گیت

رحمت نبی کی چھا گئی ۔ بخشش کا مینہ برسا گئی
آ گئی لو آ گئی ۔ رحمت نبی کی چھا گئی

کھل گئے جنت کے باغ ۔ ٹھنڈے ہوئے سینے کے داغ
ہنسنے لگے روتے ہوئے ۔ اُٹھ بیٹھے سب سوتے ہوئے
وہ حُور و غلماں آتے ہیں ۔ اور وجد میں سب گاتے ہیں
امت نبی کی آ گئی ۔ لو آ گئی ۔ رحمت نبی کی چھا گئی

جن کے لئے حیران تھے ۔ بیتاب تھے بے جان تھے
جن کے لئے روتے تھے ہم ۔ جاں ہجر میں کھوتے تھے ہم
صورت پھر ان کی دیکھ لی ۔ بگڑی ہوئی سب بن گئی
حیرت دلوں پہ چھا گئی ۔ لو آ گئی ۔ رحمت نبی کی چھا گئی

Marfat.com

# غزل

عاشقِ نورِ نبیؐ خواجہ اویسؓ قرنی　　مرحبا لائے جو سینے میں جمالِ ازلی

مر مٹے حسن پہ انہیں دیکھا نہ اک آنکھ کبھی　　انکو اللہ سے بے دیکھے ملی دیدہ وری

بدلے اک دانت کے سب دانت گئے دم میں شہید　　جاں نثاری بھی انہیں حصّہ میں قدرت سے ملی

ہم بھی عاجز ہیں ترے بے بس و مسکیں شاہا　　ہم پہ بھی ایک نظر لطف کی اے حق کے ولی

اسکی بھی زندگی اب ایک ٹھکانے لگ جائے
آپکا حیرتؔ حیراں ہے غلامِ ازلی

# نورِ اویسیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

مرحبا دیدہ پر نورِ اویسِ قرنی
لوحِ محفوظ سے لائے تھے جو انوارِ نبیؐ
جب شہادت دُرِ دندانِ مُبارک کی سُنی
خونِ دل کھول اُٹھا سینے میں اک آگ لگی
کر دیئے مجھے دم میں شہید آپ نے بھی دانت سبھی

روزِ میثاق ہی چمکا جو نبیؐ کا جلوہ
ہو گئے دونوں ہی آپس میں وہیں سے آگاہ
آکے دیکھا نہ کبھی دنیا میں پائی وہ نگاہ
آپ کے عشق کے سرکارِ دو عالم ہیں گواہ
آپ عشاق کے سرتاج ہیں اللہ غنی

Marfat.com

ایک دن چل دیئے وہ جوش میں سمتِ بطحیٰ
نیل گائے کو وہاں راہ میں پیاسا دیکھا
اضطراب اُس کا نظر آیا جو اپنے دل سا
اُس کے پیچھے چلے اِک سوز کی لیکر دُنیا
لے چلی جانے کہاں اُن کو یہ کلیجے کی لگی

وہ تڑپتی ہوئی پہنچی جونہی پانی کے قریب
بجھ گئی پیاس ہوئی سینے کی ٹھنڈک نصیب
بس پلٹ آیا وہیں سے وہ جواں مردِ عجیب
دل میں رکھے ہوئے بیتابیٔ دیدارِ حبیبؐ
کہیں بجھ جائے نہ اِسطرح مرے دل کی لگی

Marfat.com

آخر اک دن ہُوا اک ایسا کرشمہ ظاہر
بے خودی آپ کی لے تم پہنچی درِ اقدس پر
دیکھا تشریف نہیں رکھتے ہیں گھر پہ سرور
سیّدہ فاطمہؓ بولیں ہے کہاں آپ کا گھر
آپ تشریف رکھیں آئینگے ابا جی ابھی

بولے یا سیّدہؓ کیا بیٹھے یہ فرقت کا شکار
اپنے ابا سے نہ کہنا یہ مری حالتِ زار
قلبِ نازک کو کوئی صدمہ نہ ہوئے زنہار
ان کے کندھوں پہ ازل سے ہے شفاعت کا جو بار
مجھ پہ سب آن پڑے جیسی بھی ہو ان پہ پڑی

Marfat.com

چلدیئے آپ تو گھر پہنچے شہ کون و مکاں
دیکھا خوشبو ہے نئی گھر میں ہے، کچھ اور سماں
پوچھا بیٹی سے یہاں آیا تھا کوئی مہماں
کیسی صورت تھی تجھے جاد بتا اے مری جاں
آتی ہے عالمِ ارواح کی خوشبو جیسی

سیدہ بولیں میں کیا اُن کا بتاؤں نقشہ
اُن کی ہیبت سے لرز اٹھی تھی میں تو ابا
بال بکھرے ہوئے اور جسم ہوا تھا کانٹا
اور آنکھوں میں نظر آتی تھی قدرت کی ضیا
باتیں کرتے ہوئے پھولوں کی لگی جیسے جھڑی

بولے حضرت کہ اویسؓ آیا تھا اور چل بھی دیا
روزِ اوّل میرے جلوؤں کی ملی جس کو ضیا
کس طرح آیا تھا کس چال سے وہ آ کے گیا
اب مری لاڈلی بیٹی تو مجھے چل کے دکھا
اب کہاں مجھ کو ملیگا وہ مرا حق کا ولی

بولے حیدرؓ سے نبیؐ جب مِرا دم ہو آخر
کُرتہ لے جانا مِرا سوئے اویسِ دلبر
اس کو پہنائیں انہیں آپ بھی ہوں اور عمرؓ
جامۂ خاصِ نبوت کی امانت لے کر
چل دیئے سوئے قرن حضرتِ فاروقؓ و علیؓ

Marfat.com

کرتہ پہنا تو گرے سجدے میں وہ بہرِ دعا
بخش دے امّتِ محبوب کو تو میرے خدا
دین و دنیا کی انہیں برکتیں ساری ہوں عطا
ان کے ہر کام میں حاصل ہے سدا تیری رضا
آپ کے فیض سے امت کی ہر اک بات بنی

اُس کو کیوں ہوگا کوئی خوفِ قیامت دل میں
موت کے وقت رہے آپ کی اُلفت دل میں
مثل آئینہ رہے آپ کی صورت دل میں
حیرتؔ دید کی لیجائے نہ حسرت دل میں
اپنے حیرتؔ کو دکھا دیجئے دیدار کبھی

Marfat.com

انوارِ حق عیاں ہیں خواجہؒ کے آستاں سے

اُس بے نشاں کو پایا ہیں نے اسی نشاں سے

روشن ہے کل زمانہ جس حسنِ ضوفشاں سے

حسنِ معین دیںؒ ہے چمکا جو لامکاں سے

خواجہؒ کی برکتوں سے خواجہؒ کی رحمتوں سے

اجمیر کی وہ گلیاں ملتی ہیں آسماں سے

جود و عطا و بخشش فیضانِ کرم کے

چشمے اُبل رہے ہیں خواجہؒ کے آستاں سے

بے بس ہوں ناتواں ہوں بربادِ دو جہاں ہوں

آخر کہاں میں جاؤں اب تیرے آستاں سے

محتاج و بے نوا کی اب لاج ہے تجھی کو

سب کچھ اٹھوں گا لیکر تیرے ہی آستاں سے

تیری تجلیوں میں گم ہو چکا ہے حیرتؔ

پائے نشان اپنا حیرت زدہ کہاں سے

Marfat.com

مرے مخدوم محبوبؒ الٰہی

نہ رکھ محروم محبوبؒ الٰہی

مرا مقسوم محبوبؒ الٰہی

مرا مفہوم محبوبؒ الٰہی

نبیؐ کی جان علیؓ کا دل یہی ہیں

سنی معصوم محبوبؒ الٰہی

مرا ایمان ہے تجھ کو مرا حال

ہے سب معلوم محبوبؒ الٰہی

ترے کوچے میں نقشِ پا کی صورت

رہوں معدوم محبوبؒ الٰہی

فریدالدینؒ کا صدقہ اک نظر ہو

کھلیں مقسوم محبوبؒ الٰہی

نظامِ حیرتِ بے نظمِ حضرت!

نہ ہو منظوم محبوبِؒ الٰہی

Marfat.com

# مخمس

عاجزوں پر اپنے مولا اب تو احساں کیجئے
دردمندوں کی دوا عیسیٰ دوراں کیجئے
غم نصیبوں پر کرم کچھ اب تو ایجاں کیجئے
وارثِ مشکل کشا مشکل کو آساں کیجئے
پنجتن کا واسطہ ہر دکھ کا درماں کیجئے

دل کے داغوں کو مرے رشکِ گلستاں کیجئے
سینۂ تاریک کو پرنورِ عرفاں کیجئے
گلشنِ ویران کو جانِ بہاراں کیجئے
شامِ غربت کو ہماری صبحِ خنداں کیجئے
اک جھلک دیجے ہمیں اور اہلِ ایماں کیجئے

Marfat.com

ہم نہیں کہتے کہ ہم کو دولتِ دُنیا ملے
عزت و حرمت ملے شوکت ملے رتبہ ملے
آپ کے ہاتھوں ہمیں جو کچھ ملے اچھا ملے
مل گیا سب کچھ اگر اک بھیک کا ٹکڑا ملے
دیجئے اور لے نیازِ دستِ شاہاں کیجئے

ہم بُرے ہیں یا بھلے کہلاتے ہیں اب آپ کے
جینے پہ لاچار ہیں مجبورِ غم ہیں جی رہے
اپنے محتاجوں کو اب للہ نہ یوں ترسائیے
ہاں کرم فرمائیے مولا کرم فرمائیے
ہم گداؤں پر نظر اے شاہ خوباں کیجئے

Marfat.com

اُس کا سر ہے آپکے در پر ہی جُھک کر سرفراز
غیر کے آگے وہ کیسے کرسکے دستِ دراز
اُس کو ایسا آئنہ دے اے مرے آئینہ ساز

دوسری حیرانیوں سے دل ہو اُسکا بے نیاز
اپنے حیرت کو فقط اپنا ہی حیراں کیجئے

Marfat.com

اپنے جلوؤں کو مری ذات میں پنہاں کر دے
ذرّے ذرّے کو مرے مہرِ درخشاں کر دے

ذوقِ دیدار مری زیست کا ساماں کر دے
میرا ہر تارِ نظر تارِ رگِ جاں کر دے

قلبِ مضطر کو یہاں بھی تو پریشاں کر دے
کاش پامال کوئی گورِ غریباں کر دے

داغہائے دلِ پر سوز نمایاں کر دے
ان کی محفل میں بھی اب چل کے چراغاں کر دے

پاؤں چھلنی ہوئے لیکن نہیں جاتی وحشت
اب تو تلوؤں میں نہاں کوئی بیاباں کر دے

چاک دامن سے نظر آتے ہیں انوارِ ازل
اے جنوں اب تو مجھے صاحبِ عرفاں کر دے

میری حیرت ترے جلوؤں کیلئے وقف ہے اب
ہوش میں لا کے اسے یا اور بھی حیراں کر دے

اُن کے رُخ سے جلوے بکھر جائینگے　　سارے عالم کو روشن وہ کر جائینگے
مرنے والے ہیں آخر تو مر جائینگے　　نام اُن کا تو دُنیا میں کر جائینگے
تو جفا کر نہ کر ہے تجھے اختیار　　ہم وفاؤں پہ اپنی ہی مر جائینگے
آستانہ ترا ہے در اپنی جبیں　　اس کو چھوڑیں گے ہم تو کدھر جائینگے
ابنِ حیدرؑ پہ سو جاں ہیں نثار　　نام شبیرؑ پر ہم تو مر جائیں گے
درد تیرا ہی ہے زندگی جانِ جاں　　تیرے اس درد بن ہم تو مر جائینگے

اپنی حیرت کی ان کو خبر ہو نہ ہو
ہاں دلوں کو وہ حیران کر جائینگے

# دیوانوں کی دنیا

محفل آباد رہی سب کے آپ دیوانوں کی
دل میں اک بھیڑ رہی مر کے بھی ارمانوں کی

سر ہتھیلی پہ لئے قتل گہ ناز میں آئیں
عشق رکھتا ہے طلب ایسے ہی دیوانوں کی

حسن کی شمع ہے روشن تو انہیں کے دم سے
زندگی مٹ نہ سکی مر کے بھی پروانوں کی

ایک ہی جست میں دیوانے ہوئے دار سے پار
انکو دیواریں کیا روک سکیں زندانوں کی

حیرت عشق ہوئی سارے جہاں کی حیرت
دنیا حیران رہی آپ کے حیرانوں کی

Marfat.com

# حجابِ زندگی

حجابِ زندگی اُٹھتے نہیں یونہی اُٹھانے سے
کسی سے دل لگا کر دُور ہو بیٹھو زمانے سے

غرض کیا ہے جہاں سے واسطہ کیا ہے زمانے سے
پڑے ہیں آپ کے در پر لگے ہیں اب ٹھکانے سے

مِری مٹی لگی ہے مدتوں میں اب ٹھکانے سے
کہاں جاؤں گا اُٹھ کر اب تمہارے آستانے سے

Marfat.com

کسی کے غم میں مرمٹنا حیاتِ شادمانی ہے
ابد تک نام زندہ ہے کسی کے کام آنے سے

مری بے تابیوں سے برق لرزاں چرخ سرگرداں
الگ رہتی ہے کوسوں برق میرے آشیانے سے

سُلایا ہے کچھ ایسا تھپکیاں صیاد نے دیکر
سمجھتے ہیں قفس کو اب تو بہتر آشیانے سے

زبانِ نو اسیرانِ قفس صیاد کیا سمجھے
نتیجہ کیا ہے رودادِ الم اس کو سنانے سے

بس اب رہنے بھی دیجے ایسی بھی تیر افگنی کیا ہے
جدھر بھی تیر پھینکا آپ نے بیٹھا نشانے سے

Marfat.com

محبت فقر و محبوبی سخن دانی و حق بینی
ملا خسرؒ و کو حسن ایسا نظامیؒ آستانے سے

بھنور میں کشتیِ دل کو جہاں دیکھا وہیں پہنچے
ازل سے وہ لگاتے آئے ہیں سبکو ٹھکانے سے

نگاہِ لطف اس جانب بھی محبوبی کے صدقے میں
کہ لگ جائے ہماری کشتیٔ دل بھی ٹھکانے سے

مری حیرت کا ہر جلوہ تصدق اُنکے روضہ پر
بنا ہوں نقشِ حیرت میں اُسی آئینہ خانے سے

# آتشِ خاموش

## (گیت)

مجھے سوز نے پھونکا  میں جان سے ہاری
کیسے کیسے جیون  غمِ ہجر کی ماری
دیکھا ایک نظر
بھولی اپنی خبر
میرے قلب اور جگر
بن گئے زخم کاری  مجھے سوز نے پھونکا
میں جان سے ہاری

Marfat.com

نہ تو مجھ سے ملے
نہ جُدا ہی رہے
نہ کچھ اپنی کہی
نہ سُنی میری زاری ۔ مجھے سوز نے پھونکا
میں جان سے ہاری

اب نہ جا ہی سکوں
نہ بُلا ہی سکوں
نہ مروں نہ جیوں
ہائے رے بیقراری ۔ مجھے سوز نے پھونکا
میں جان سے ہاری

Marfat.com

اُن پہ میں مٹ گئی

مجھ میں وہ بس گئے

دونو ایک ہوئے

رہ گئی پردہ داری — مجھے سوز نے پھونکا

میں جان سے ہاری

اُن کی چاہت ہوں میں

میری رنگت ہیں وہ

میری حیرت ہوئی

اُن کی آئینہ داری — مجھے سوز نے پھونکا

میں جان سے ہاری

Marfat.com

# آئینۂ نور

مری زندگی بھی ٹھکانے لگا دے
مٹا دے مِری جان اب تو مٹا دے

سُلگتا ہوں مُدّت سے میں سوزِ غم میں
اِسے ایسا بھڑکا کہ تن من جلا دے

وہ نغمے کہ ارض و سما جس سے گُونجیں
مرے سُونے دِل میں اُنہی کو بسا دے

ہر اِک ذرہ جس نور کا آئینہ ہے
وہی نورِ حیرت کو بھی جگمگا دے

Marfat.com

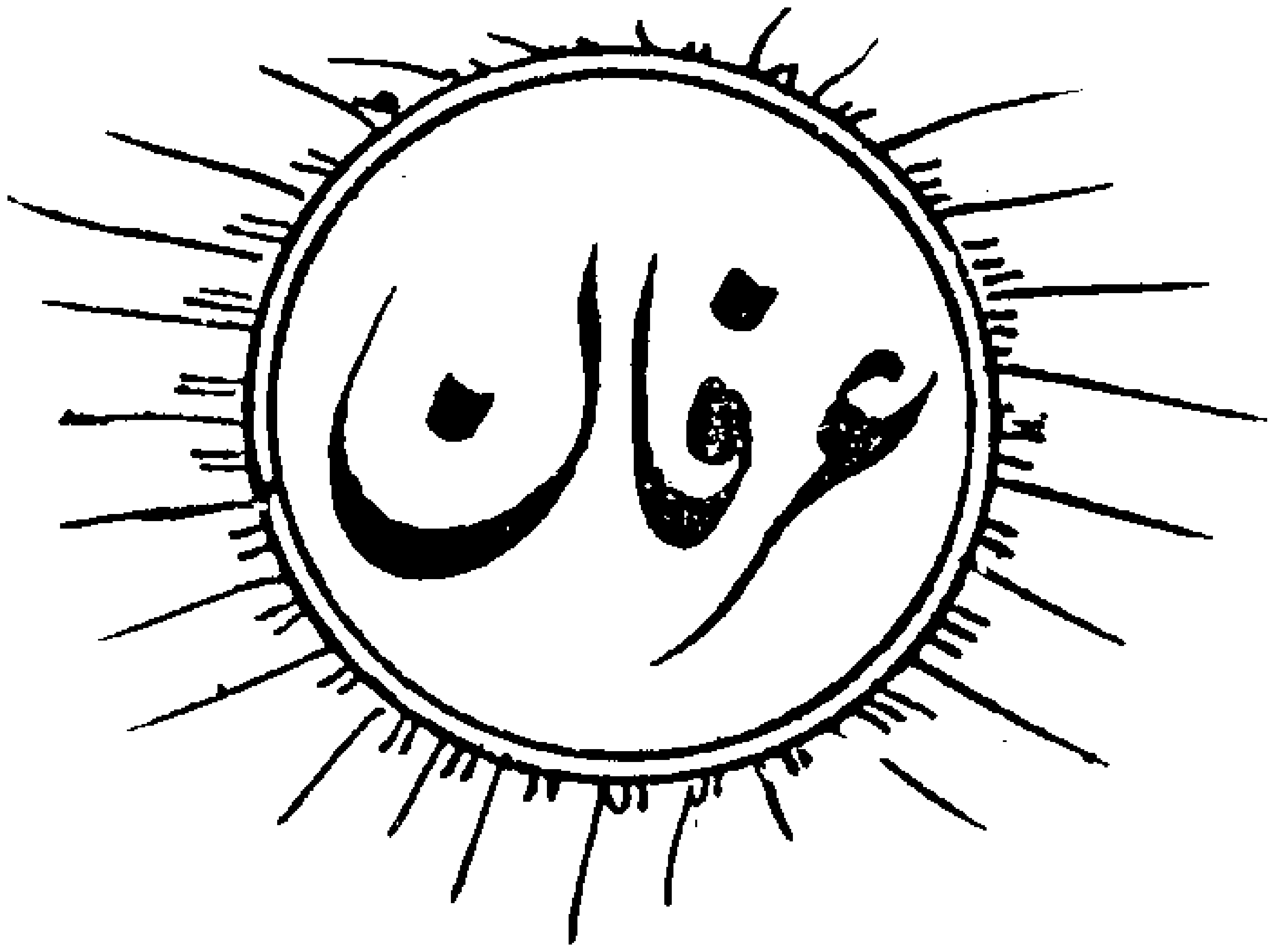


میرا دل ٹوٹا ہوا ارمان ہے     جب سے تو اے جانِ جاں انجان ہے
تجھ پہ صدقے جان و دل قربان ہے     تجھ پہ مر مٹنا مرا ایمان ہے
ٹکڑے کر دے دھجیاں میری اڑا     میں کہوں گا شکر ہے احسان ہے
دیکھتا ہوں اپنی ہستی میں تجھے     یہ حقیقت ہے، یہی عرفان ہے
مجھ کو کوئی کام بھی آساں نہیں     اُن کو ہر مشکل مری آسان ہے
تیرے ہونے سے وہ حیرت ہو تو ہو     اصل میں بے بس سا اک انسان ہے

اُن کے جلوے میری حیرت ہیں مگر
یہ دلِ حیراں عبث حیران ہے

Marfat.com

# پناہ گاہ

کیوں مِری زندگی تباہ رہے　　مجھ پہ جب آپ کی نگاہ رہے

مے و مینا سے رسم وراہ رہے　　میکدہ ہی پناہ گاہ رہے

سر نہ اُٹھے کبھی ترا جھک کر　　اُنکے قدموں سے ہی نباہ رہے

حشر کیا ہے کرم کی بارش ہے　　بھول میں ہم تو بیگناہ رہے

اُسکی حیرت کی انتہا نہ رہے

اتنی حیرت پہ بھی نگاہ رہے

Marfat.com

# حسنِ تصور

تمہارے در پہ مٹ کر طے کئے کون و مکاں ہم نے
کہاں چھوڑا تھا اپنے آپ کو پایا کہاں ہم نے

تصور میں کسی کا حسن پایا جاوداں ہم نے
اُسی حسنِ تصور کو بنایا حرزِ جاں ہم نے

مٹایا عاشقی میں اپنا سب نام و نشاں ہم نے
سجایا لختِ دل سے گلشنِ کون و مکاں ہم نے

Marfat.com

گرائیں باغ پر آہ و فغاں کی بجلیاں ہم نے
جلایا اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا آشیاں ہم نے

اِدھر بجلی جلانے کیلئے آئی نشیمن کو
اُدھر جانا اسی برقِ تپاں کو آشیاں ہم نے

شرابِ ناب برسی بادلوں سے ہم جدھر پہنچے
بدل دی ایک لغزش میں فضائے آسماں ہم نے

کسی کے خونِ بیکس پر کبھی آنسو جو روئے تھے
تو ہر آنسو کو پایا ایک بحرِ بیکراں ہم نے

مِری حیرت کے نقشے میں سمایا گلشنِ عالم
ہر اک ذرّے کو پایا اپنی حیرت کا نشاں ہم نے

Marfat.com

سینہ ہے میرا لالہ زار سوزِ دروں بہار ہے
درد ہے میری زندگی دل کی تڑپ قرار ہے

دل میں تمہاری یاد ہے آنکھوں کے رُوبرو ہو تم
کیسے کہوں کہ ہجر میں آنکھوں کو انتظار ہے

غم اُسے غم نہیں کوئی اُسکو خوشی خوشی نہیں
سب سے ہے بے نیاز جو محوِ جمالِ یار ہے

اُس کو کسی سے کیا غرض روئے نہ روئے اب کوئی
کشتۂ انتظار کی خاک بھی سوگوار ہے

او میرے بے خبر تو دیکھ اُسکو نہ پائمال کر
تیرے ہی غمگسار کا ڈھیر نہیں مزار ہے

اپنی سی ہم تو کر چلے اُن کی رضا پہ مر مٹے
اپنی تو بات بن گئی اب نہیں اختیار ہے

بارگہِ نیاز سے اُس کو نہ کیجئے جُدا
حیرتِ زار آپ کا بندۂ خاکسار ہے

Marfat.com

# (خمسہ)

وہ حسن جو مجھ سے مجھے بیگانہ بنا دے
اجڑے سے مرے دل کو پریخانہ بنا دے
ہر سانس کو اک درد کا افسانہ بنا دے
مجبورِ غمِ عشق کو دیوانہ بنا دے
عالم کو اسی حسن کا پروانہ بنا دے

وہ تیرِ نظر جنکا زمانہ ہوا شیدا
سینے میں اتر جاتے ہیں جو بنکے تمنّا
جن کیلئے ہر عاشقِ بیدل ہؤا رسوا
آباد تھی ایک ایک میں سو حسن کی دنیا
دل کو انہیں تیروں کا تو نذرانہ بنا دے

Marfat.com

جس دل میں سمایا ترا سودائے محبت
مسرور ہے ہر حال میں شیدائے محبت
ہے جس کو ملا دیدۂ بینائے محبت
دم بھرتا ہے تیرا ہی وہ رسوائے محبت

فرزانہ بنایا اُسے دیوانہ بنا دے

دزدیدہ نگاہوں سے مرا دل جو چرایا
حیران بنایا کبھی آئینہ دکھایا
آنکھوں سے چھپا اور کبھی وہ دل میں سمایا
حیرت کا وہ عالم ہے مٹایا نہ بنایا

حیران تمنا کو وہ کیا کیا نہ بنا دے

Marfat.com

ترے درد کی کہانی مرا رازِ زندگانی
ترے حسن کا فسانہ ہے مرا غمِ نہانی
مرا راز ہے اگر تو۔ تو میں ہوں تیری نشانی
نہ تری حیات فانی نہ مری حیات فانی
کروں دید کی طلب کیوں سنوں کیوں میں لن ترانی
ہے ابھی مری نظر میں وہ ادائے من رآنی
میں تجھے ازل میں کھو کر رہا عمر بھر تڑپتا
اسی جستجو میں آخر بجھی شمعِ زندگانی
مری تیرہ بختیوں کی نہ مٹی کبھی سیاہی
رہی عمر بھر فروزاں مری شمعِ زندگانی
وہی بیقراریاں ہیں۔ وہی اضطراب اس کا
بجز اس کے کیا ہے حیرت دلِ زار کی کہانی

Marfat.com

# پیمانۂ چشم

اُس دل کو کسی آنکھ کا پیمانہ بنا دے
پھر جان کو میخانوں کا خمخانہ بنا دے

میں یہ نہیں کہتا مجھے فرزانہ بنا دے
تو چاہے تو اے جاں مجھے دیوانہ بنا دے

اپنا نہیں کرنا ہے تو بیگانہ بنا دے
بیگانگی بھی ہاں مجھے تیرا نہ بنا دے

روشن ہیں تری ذات سے عالم کی فضائیں
میرا بھی سیہ خانہ ضیا خانہ بنا دے

اِس حسنِ تماشا گرِ عالم کو مرا جذب
دُنیا کے تماشوں کا تماشا نہ بنا دے

حیرت ہوں کبھی اور کبھی گم کردۂ حیرت
وہ حسن مجھے عشق میں کیا کیا نہ بنا دے

# آئینۂ حیرانی

سنگِ درِ جاناں ہے اور ہے مری پیشانی

بیخود کئے دیتی ہے ہر ذرّہ کی تابانی

وہ تیرِ نظر آیا دل ڈبنے کی ٹھانی ہے

لازم ہوُا کرتی ہے مہماں کی مہمانی

صدقے ترے جلوؤں کے اے ساقیِ لاثانی

حیرت کو بنا ڈالا آئینۂ حیرانی

دنیائے سکوں بھی ہے جمعیتِ دل بھی ہے

الفت کی پریشانی کیسی ہے پریشانی

جس سمت نظر اٹھی بیدار کرشمے ہیں

حیرت کا تصوّر ہے اور جلوۂ نورانی

Marfat.com

خموشی کے سوا ہو اور کیا طرز بیاں میری
کہ اک لفظ محبت ہے مکمل داستاں میری

تمہارے دم سے جب بگڑی رہے گی مہرباں میری
تو کیوں تقدیر بن جائے نصیب دشمناں میری

فریب پردہ داری ہے حیات بے زباں میری
الم نشرح نہ کر دیں مجھ کو پردہ داریاں میری

تیرے تیروں کا صدقہ ہے حیاتِ جاوداں میری
مجھے زندہ کئے دیتی ہے مرگِ ناگہاں میری

مری بے تابیوں سے برق لرزاں چرخ سرگرداں
لرزنے بھی نہ دیں گی برق کو بے تابیاں میری

دل پر سوز کے تاروں کو تنکوں کی جگہ رکھ دوں
حفاظت آشیاں کی خود کرینگی بجلیاں میری

یہ کس کا عکس حیرت ہے عیاں ہو کر بھی میں گم ہوں
کہ حیرت زائے عالم ہو گئیں حیرانیاں میری

کلام ھذا عنائیت کرنے کا شکریہ امجد فرید صابری الوارثی قوال

Marfat.com

کسی کا تیرِ نظر دل کے پار ہو کے رہا
تو دل نے دم بھی نہ مارا نثار ہو کے رہا

تمہاری سوزنِ مژگاں نے کی وہ بخیہ گری
کہ رختِ ہستی مرا تار تار ہو کے رہا

کھلا تو خانۂ دل میں وہ چھپ کے بیٹھ رہا
چھپا تو ہر جگہ وہ آشکار ہو کے رہا

یہ جذبِ عشق کی تصویرِ زندہ کھنچ کے رہی
مرا مزار تری راہگذر ہو کے رہا

تمہارے روئے منوّر کی روشنی کی قسم
کہ اس سے قلبِ سیہ جلوہ بار ہو کے رہا

کسی کے دم پہ دلِ زار صبح و شام مٹا
کہ جس کے صدقے وہ شبِ زندہ دار ہو کے رہا

حریمِ حسن میں لرزہ نہ کس لئے آئے
نہ مزار کوئی بے قرار ہو کے رہا

قسم ہے ان کی عطا کی کہ بے بسی کے عوض
ہر اختیار مرا اختیار ہو کے رہا

اگرچہ حسن کی حیرت اسے ملی نہ ملی
مگر وہ عشق کا آئینہ دار ہو کے رہا

کلام ھذا عنائیت کرنے کا شکریہ امجد فرید صابری الوارثی قوال

Marfat.com

# پوربی بھاشا

Marfat.com

ساجن دھاؤ ہمری اور
ہمرے نیناں تم بن کور
کارے کارے بدرا آئے    بجری چمکت من کرپائے
رات اندھیری گہری ندیا    پپنیا مچاوت شور
ساجن دھاؤ ہمری اور
کوئل کوکت بھنورا ڈولت    کلین کلین نگ رس ڈھونڈت
پی پی پپیہا بن میں پکارے    مور مچاوت شور
ساجن دھاؤ ہمری اور

Marfat.com

میں داسی بن تمرے داسی     تمرے درس بن جات نراسی
آؤ ساجن گروا لگالو     ساجھ بھئی اب بھور

ساجن دھاؤ ہمری اور

کرم کی پھوٹی جنم کی ہاری     سہاگ کی رات برہ کی ماری
نام پہ تمرے بیٹھے رہونگی     نئی نویلی نکور

ساجن دھاؤ ہمری اور

باٹ دگر موری بہیاں گہنی     اندان پکرت لجیا چھینی
کون نگر اب چھپائے ہو حیرت     او بالم چت چور

ساجن دھاؤ ہمری اور

Marfat.com

پریمی آگ سے کاہے ڈرے

تورا پریم ہے تورا رکھیا

پریم کی آگ تو ہر دے جرائے تن من سگرو راکھ بنائے
پریمی تیرا اب کیا بچا ہے جس کی تو فکر کرے

پریمی آگ سے کاہے ڈرے

پریم نے تجھ کو آگ بنایا آگ نے آگ کو کب نھا بجھایا
آگ تو آگ کو اور بھڑکائے بچے جو ایسے مرے

پریمی آگ سے کاہے ڈرے

جن نین ل نیر بہایو جگ کی آگ کو ور و بجھایو
جگ کو ٹھنڈا کریں پریمی وہ نیناں جیت بھرے

پریمی آگ سے کاہے ڈرے

تورا پریم ہے تورا رکھیا

پریمی ...............

ختم شد

Marfat.com